
الجہاد
مصنفہ:
فقیہ ملت ابو مسعود خواجہ سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی
سجادہ نشین خانقاہ محبوب آباد شریف چیلیاں ضلع ہزارہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

ہر طبقہ کے افراد ملت وطن کو
اعتقاد و عمل کی خوبی دکھانے والی
مومن مسلمان کو سچا مجاہد اسلام
بنانے والی پہلی مستند و موثر
کتاب

الجہاد

ملقب بہ تحفہ مجاہدین
اور
جہادی ترانے

سنہ ۱۳۸۵ھ
۱۹۶۵ء

مجاہد کا نکلنا کس قدر اللہ کو پیارا ہے
فرشتے بھیج دیتا ہے کہ اپنا چاند تارا ہے

جہاد

جارحیت کے فتنہ و ظلم کو دبانے اور باطل کو مٹانے کے سلسلے میں فرضیت جہاد کے بنیادی دلائل و
مسائل اور ہدایات و فضائل کا سرمایہ از افادیت فقیہ ملت ابو مسعود خواجہ سید محمود شاہ صاحب
محدث ہزاروی سجادہ نشین خانقاہ محبوب آباد شریف حویلیاں ضلع ہزارہ باہتمام عقیدتمندان سلسلہ

سید اسرار حسین شاہ حیدری
0345 4417348

وقت کا ترانہ

غیرت جہان بھر کو دکھانے کا وقت ہے
کشتی بھنور سے پار لگانے کا وقت ہے

اے جانشینِ خالدؓ و کرارؓ اب تو جاگ
خوابیدہ قوم کو بھی جگانے کا وقت ہے

اے ابنِ قاسم آ یہاں ناموس لُٹ چکی
آج اپنی بگڑی آپ بنانے کا وقت ہے

ہو جائیں آج ایک جہاں بھر کے کلمہ گو
باطل کو حق کے ہاتھ چکھانے کا وقت ہے

انسانیت کا ننگ یہ کفارِ ہند ہیں
مٹ جائیں خود یا اُن کو مٹانے کا وقت ہے

کیا کیا ہوا بیاں ہی یہ کس زباں سے ہو
معمورۂ ستم کو مٹانے کا وقت ہے

حمیت نہیں کمینہ ستمگر کو چھوڑنا
باطل پہ حق کا سکہ بٹھانے کا وقت ہے

پھٹ جائیں اب تو قوم کے آتش فشاں پہاڑ
کفارِ ہند پھونک جلانے کا وقت ہے

مجاہد جہاں میں نعرۂ تکبیر سے نکل
محمود آج ایسے ترانے کا وقت ہے

جہاد

فہرست مضامین

جہادی خاص خطاب اور ترانے

(ملٹری پریس گوالمنڈی راولپنڈی)

افرادِ ملت وقوم کے دین ایمان کی تقویت و ترقی اور اصلاح اعتقاد دعوت عمل کیلئے فقیہِ ملت محدث ہزاروی کی ۶۲ مبارک تصنیفات سے مل سکنے والی مطبوعات کی فہرست درج ذیل ہے!

نمبر شمار	نام کتاب و مضمون	نمبر شمار	نام کتاب و مضمون
۱	"جہاد" ہر فرد ملت وقوم میں حقیقتِ ایمان جذبۂ جہاد کا غیر فانی طوفان پیدا کرنے والی بے مثال بصیرت افروز کتاب جو ہر فرزند اسلام کے پاس ہونا لازمی ہے۔		کتاب افراد ملت کی وحدت و تنظیم میں ہدایت والے اور دوسرے گروہ کی نشاندہی پر بے لاگ تبصرہ ہے۔
۲	"تحقیق خیر" اسلامی معمولات کے متعلق اعتراضات و شکوک کے مدلل جواب اور ملت و قوم کی ذہنی اعتقادی و عملی اصلاح میں بہت مفید کتاب ہے۔	۵	"جامع الخیرات" شریعت و طریقت کی بنیادی ہدایات و مسائل نکاح سیدہ شجرہ کی فلاسفی، مجرب کارآمد دعائیں، تعویذات اور نسخہ جات پر قابل قدر ذخیرہ۔ ۱۳۹ صفحات۔
۳	"الدولة القادرية فی حلّ ذبائح الاسلامیة" اہل اسلام کے منت نذر کے ذبیحہ پر بصیرت افروز علمی ایمانی تحقیق و معلومات کا خزانہ ہے۔	۶	"زادِ محمود" دربارِ محبوب جلد اول و دوم دین ایمان، ادب و عشقِ حق پر دلائل و ترغیب میں مقالات کا بیش بہا ذخیرہ ہے۔ یا اللہ رسول کی محبت و ادب کا معلم۔
۴	"حفظِ دین و ایمان" ملقب بہ دین ایمان کی راکھی، یہ مقدس		اگلے صفحہ پر دیکھئے

۷ **صحیفۂ تحقیقات** "یعنی زادِ محمود کی جلد سوم۔ افرادِ ملت و قوم میں جہادی قوت کی بنیاد و اصل۔ ادب و عشقِ حق کا سرمایہ، تاریخی معلومات کا خزانہ ہے۔

۸ **ذکرِ جمیل** "زادِ محمود کی جلد چہارم ادب و عشقِ حق کی ترغیب، ہدایت کا پاکیزہ سامان۔ اہلِ محبت کیلئے محبوب تحفہ ہے۔

۹ **محفلِ محبوب** "ادب و عشق کی ہدایت و تقویت میں اپنے اور دوسروں کیلئے بہترین ذخیرہ ہے محدث ہزاروی کے پنجابی منظوم و منثور کلام ہے۔

۱۰ **مقامع الشنیعہ** "مسئلہ کفائیت سیدہ اور غیر کفوء سے عقد کی غیر مشروعیت پر علمی ادبی تحفہ نایاب ہے اور مسئلہ کی سیر حاصل بحث و تحقیقات کا دریا ہے۔

۱۱ **شجرۂ ایمان** "شعوب و ضروریاتِ ایمانیہ کو ایک چارٹ کی صورت میں طبع کرایا گیا۔ جو ملک و بیرون ملک بیحد مقبول و مفید رہا۔

۱۲ **اربعین نبویہ** "یہ چالیس حدیثوں کا مجموعہ ہے جو اصلاحِ اعتقاد و عمل کا موجب ہے۔

۱۳ **نظامِ مقصود و شرح سلامِ محمودیہ** "یہ دین ایمان بنیادِ اتحاد و تنظیم ملت و قوم کا اعلیٰ پیارا سرمایہ ہے۔

۱۴ **نعتِ محمود** "کتاب و سنت و آثار کی روشنی میں نعتِ رسول ہے۔

۱۵ **کتاب الذکر** "یہ ذکرِ الٰہی و عبادت کے احکام مسائل اور فوائد بیمثال کتاب ہے جو ہر مسلمان کے گھر ہونا چاہیئے۔

۱۶ **السیف المسلول** "مسلم نما دشمنانِ اسلام خوارج کے رد میں۔ اہلبیت اولاد رسول اور صحابہ کرام کے شرعی حقوق و آداب پر یہ کتاب حجت و دلیل محکم ہے۔

۱۷ **اربعین خواتین** یہ مقدس کتاب چالیس حدیثوں کا مجموعہ، اسلامی خواتین کے اعتقاد و عمل و اخلاق کی اصلاح میں نادر روزگار ہے۔

ملنے کا پتہ: ۱۔ سیکرٹری دارالعلوم حنفیہ خانقاہ محبوب آباد جو لیاں ہزارہ۔ ۲۔ حافظ حکیم محمد حیات صاحب اکبری دواخانہ بازار کلاں کوہاٹ۔ ۳۔ حاجی عبدالعزیز صاحب نقشبندی سپرنٹنڈنٹ سنی حنفی نقشبندی جماعتی محلہ نیازی کوہاٹ۔ ۴۔ حاجی دین محمد صاحب قادری محمودی ٹمبر مرچنٹ حسین بھائی بندر روڈ کراچی ۲ انڈ پرانا حاجی کیمپ۔ ۵۔ حضرت مولانا مولوی عبدالقیوم صاحب نبیرہ ہزاروی خطیب جامع مسجد غوثیہ باغ بیرون شیرانوالہ دروازہ لاہور

(کتبہ شمشاد علی اختر)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝



جہاد

ملقب بہ تحفۂ مجاہدین اور جہادی ترانے ۱۳۸۵ھ ۱۹۶۵

جارحیت کے فتنہ وظلم کو دبانے اور باطل کا فساد مٹانے کے سلسلہ میں فرضیت جہاد کے بنیادی دلائل و مسائل اور ہدایات و فضائل کا مایہ

از افادات فقیہ ملت ابو مسعود خواجہ سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی سجادہ نشین خانقاہ محبوب آباد شریف حویلیاں ضلع ہزارہ

(باہتمام عقیدتمندان سلسلہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ط
ہمارے دین ایمان کی بنیاد اور اصل ہے جس کا مطلب مختصر یہ ہے کہ اللہ
کے سوا اور کوئی سچا معبود نہیں حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اللہ کے سچے اور آخری پیغمبر ہیں۔

دین اسلام کی ہدایت و تعلیم کے مطابق ہمارا خدا معبود برحق
بھی ایک اور دائرہ وسلسلۂ نبوت و رسالت کے اوّل و آخر محمد
رسول اللہ بھی ایک اور ہماری بنیادی ہدایت کی کتاب بھی اپنی بے لاگ
تشریح سُنتِ رسولؐ کے ساتھ ایک ہے ہمارا قبلہ بھی ایک اور ہمارا
ہمیشہ قائم رہنے والا ناقابل ترمیم دین اسلام بھی ایک اور ہم تمام دنیائے اسلام
کے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان رکھنے والے مسلمان بھی
دین ایمان میں ایک ہیں اور یہی دین ایمان و اتحاد ہماری ملّی بنیادی
قوت و طاقت ہے۔

تمام جہان کے کمال علم و حکمت والے خالق مالک نے جہان کے تغیر
انقلاب سے اس کا حادث فانی ہونا ظاہر فرمایا اور جہان کی چیزوں کی
قیمت پہچان ان کے مقابلہ اور ٹکر سے ظاہر ہوتی ہے۔ مخلوق میں بنی
آدم (انسان) سب سے اعلیٰ و اشرف ہے اُسی کا ارشاد ہے

فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ اے بنی آدم اللہ نے
تم کو پیدا فرمایا تو تم میں اُسی نے کافر اور مومن بنائے اور کافر، مومن
بھی ایک دوسرے کی ضد ہیں کافر میں شیطان کی خاص صفت

کفر بطور میراث پائی جاتی ہے اور مومن میں کفر کی ضد ایمان ہے
شیطان ابلیس کی مرضی اور کوشش تمامتر یہی ہے کہ اپنی طرح
انسان کو بھی کافر بے ایمان نافرمان عہد شکن ادب امن کا دشمن
بنا کر اپنے ساتھ جہنم دوزخ پہنچا دے اور یہ اللہ کو ہرگز پسند نہیں
اُس نے اپنے بندوں کو آخری اور سچے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم کے ذریعہ اسلام وایمان کی تعلیم اور ہدایت مکمل فرمائی جس میں سب کی ظاہری
باطنی سلامتی اور بھلائی ہے۔ حتیٰ کہ یہ ناقابل انکار حقیقت کہ "امن ایمان سے سلامتی اسلام سے"
یہی سبب ہے کہ کفر کے ہاتھوں تمدن مخدوش ہی رہا
آئے دن انسانیت کا امن فتنہ فساد کا شکار ہو کر رہ جاتا ہے۔
کفر باطل ہے اسلام حق ہے۔ ان میں بنیادی اور قدیمی اختلاف
اور ضد و مقابلہ رہا ہے۔

اور دونوں کی ہمیشہ یہی منشاء رہتی ہے کہ جہان
میں وہ اپنا سکہ جمالیں لہذا کفر اپنے پھیلاؤ اور ترقی واقتدار
کے لئے جو سعی و ہمت کرے وہ اصولی اور واقعاتی طور پر فتنہ
فساد اور جنگ کہلاتا ہے۔

اور اسلام اپنے پھیلاؤ ترقی اقتدار کے سلسلہ میں جو
سعی واقدام کرے وہ بنیادی اصولی اور واقعاتی طور پر جہاد
اصلاح اور تبلیغ کہلاتا ہے یا یوں کہو کہ انسانیت کی تخریب کی
بنا پر لڑائی ہے تو جنگ ہے اور تعمیر آدمیت اصلاح کی خاطر

باطل کا مقابلہ ہے تو جہاد ہے اسے خوب یاد رکھو۔

جہاد بہت ہی اعلیٰ عبادت اور انسانیت کا عظیم کارنا
ہے کہ اس سے شیطانی قوتیں اور منصوبے کچل کر ایمانی طاقتوں ا
منصوبوں کو بر روئے کار لانا مقصود ہوتا ہے۔ جہاد خدا و مصط
کے حکم و ہدایت پر ہوتا ہے اور تمام جہان کی خیر خواہی و عالمی امن کا موجب
ہے جہادی منصوبہ نہ ہوتا تو جہان فساد اور بدامنی سے تباہ ہو جاتا
چنانچہ رب العالمین نے اپنے اس بے نظیر محبوب آخری
پیغمبر کو جسے رحمتہ للعالمین (تمام جہانوں کے لئے رحمت) بنا کر
بھیجا اسے جہاد کے لئے مامور فرمایا

يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَ
اغْلُظْ عَلَيْهِمْ ط اے نبی (بعطاء الٰہی غیب بیان کرنیوا
جہاد کر (حق کے) کھلے اور چھپے دشمنوں سے اور ان پر شدت کر
کفار منافقین کے ساتھ جہاد کا عام حکم رحمت عالمین صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا گیا جو صاحب خلقِ عظیم ہیں معلوم ہوا ک
اہل کفر و فساد پر جہاد فرض ہے اور یہ اللہ کو اس قدر محبوب ہے
کہ اس کے خلق عظیم والے محبوب رحمتہ للعالمین کے خلقِ عظیم میں
داخل ہے ؎

زورِ باطل را بزورِ حق شکن
جَاهِدِ الْكُفَّارَ حکمِ ذوالمنن

بے تعصب تحقیق سے ثابت ہے کہ دنیا بھر کے تمام دینوں اور مذہبوں میں سچا اور سب سے اعلیٰ مذہب اسلام ہی ہے چنانچہ سچے اور ایک اللہ کا فرمان ہے اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ بے شک سچا دین اسلام ہے۔

اسلام ہی اپنے اندر عالمی امن اور سارے جہان کی بھلائی کا قطعی منصوبہ رکھتا ہے اور کسی قسم کے ظلم جارحیت اور فساد کو روا نہیں رکھتا اور ہر بدامنی کا موثر اور بامقصد دفاع پیش کرتا ہے۔

دین اسلام میں اہل باطل کی جارحیت بدامنی فساد کی سرکوبی کے لئے اہل حق کو ہمیشہ طاقتور مسلح ہو کر تیار رہنے کا ارشاد ہے انفال ۱/۴ وَاَعِدُّوْا لَھُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّۃٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَیْلِ تُرْھِبُوْنَ بِہٖ عَدُوَّ اللّٰہِ وَعَدُوَّکُمْ وَاٰخَرِیْنَ مِنْ دُوْنِھِمْ لَا تَعْلَمُوْنَھُمْ ج اَللّٰہُ یَعْلَمُھُمْ ط وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یُوَفَّ اِلَیْکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝

اور ان کے لئے تیار رکھو جو قوت طاقت تم سے ہو سکے (ہر قسم ہتھیار سامان جہادی ضروریات و نئے طریقے) اور جہاد میں کار آمد گھوڑوں کے رباط مہیا رکھنے سے (یعنی بری بحری اور فضائی

قسم کے ہتھیار) تیار رکھو اس سے ان کے دلوں پر دھاک بٹھاؤ جوا
کے اور تمہارے دشمن ہیں (تمام کفار) اور ان کے سوا کچھ اوروں کے د
پر جنہیں تم نہیں جانتے (منافق ففتھ کالم) اور اللہ کی راہ (جہ
میں جو کچھ تم خرچ کرو گے (جان مال علم عقل) تمہیں (اس کا اج
ثواب بدلہ) پورا دیا جائیگا اور تم کسی طرح گھاٹے میں نہ رہو گے
اس میں ہر مومن مجاہد کو بتلایا گیا ہے کہ ایمان اور تقویٰ کے سا
اولین فرض ہے کہ دین ایمان کے دشمنوں کے مقابلہ اور روک تھا
کے لئے اور انہیں تبلیغ دین و ایمان کی خاطر ہر لحاظ سے موثر او
مکمل طاقت ہتھیار ہے جس سے کھلے چھپے دشمنوں پہ ایسا دباؤ پڑ
سر اٹھا نہ سکیں۔

پھر بتلایا کہ دشمن کی تین قسمیں ہیں اول وہ کہ اللہ رسولؐ کے
ادب و عشق کے کھلے مخالف و منکر ہیں یعنی کفار۔ دوسرے وہ
کہ دین ایمان والے (مجاہدین اسلام) کے امن و سلامتی اور طاقت
قوت کی تباہی کا موجب ہیں یعنی اسلامی ملی سیاست کے دشمن
تیسرے وہ کہ جنہیں عام لوگ نہیں جانتے مگر اللہ تعالےٰ کو خوب
معلوم ہیں وہ منافق ہیں جو بظاہر مسلمان کہلا کر دشمنِ اسلام قوتوں اور
دالتوں کے جاسوسی اور حمایت کرنے والے ہیں یہ تینوں قسم کے دشمنوں
میں بدترین دشمن ہیں اور سب سے زیادہ نقصان اور ضرر پہنچانے
والے بھی ہیں اس لئے یہ منافقین کا ٹھکانہ جہنم میں کافروں سے بھی بدتر

اور گہرا ہے کہ ارشاد ہوا اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ○ بے شک منافق دوزخ میں سب سے نیچے طبقہ میں ہیں اور تو ہرگز ان کا کوئی مددگار نہ پائیگا۔

اس سے صاف معلوم ہوا کہ جو اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے اللہ رسولؐ کا بے ادب و منکر مخالف گستاخ ہو اور دین ایمان والوں کی مخالفت و بد خواہی کرے اور ان کو نقصان پہنچانے کو کفار کو راز بتلائے۔ کفار کا ساتھ دے وہ ہرگز مسلمان مومن نہیں بلکہ وہ کھلے کفار سے بھی بدتر اور زیادہ نقصان پہنچانے والا کافر ہے خصوصاً کفر اسلام کی ٹکر اور مقابلہ میں ایسا کرنے والا کسی بھی رعایت اور معافی حمایت کا حقدار نہیں لہذا مسلمانوں کی جاسوسی کر کے کفار کو مدد دینے والا خدا رسولؐ اور اسلام اور مسلمانوں کا ایسا دشمن ہے جو گھر کا بھیدی ہے۔ اسے دنیا میں مجاہدین اسلام کی دستبرد سے اور آخرت میں اللہ کے بے پناہ قہر و غضب سے بچانے والا کوئی نہیں۔

آگے اللہ تعالےٰ نے جہاد میں خرچ کرنے کی بابت خوشخبری اور ترغیب دی کہ اس کا بھرپور اجر تمہیں ملے گا اور اس طرح خرچ کرنے والوں کا حق نہ مارا جائے گا۔

اہل ایمان کو تین بنیادی حکم | مائدہ ۶/۱۰ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

اے ایمان والو اللہ کا تقویٰ رکھو یعنی اُس کی منشا و اصول کی مخالفت سے پرہیز کرو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم فلاح (دنیا و آخرت کی کامیابی) پاؤ

ایمان والوں کو اس آیت میں فلاح و ظفر اور مکمل کامیابی کے لئے تین اقدام کی بنیادی ہدایت فرمائی گئی ہے۔ کامیابی فلاح تین جزوں کا مرکب جسم ہے اور ایمان اس کی روح اور جان ہے اگر یہی نہ ہو تو کامیابی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا لہذا اس عظیم مقصد کے لئے خطاب بھی ان لوگوں سے ہوتا ہے جو ایمان کی دولت رکھتے ہیں۔

پہلا قدم ایمان کے ساتھ تقویٰ پر قائم رہنا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ بندہ کا ظاہر باطن ہر حال اللہ رسولؐ کی منشا و اصول کے مطابق ہونا ہے اور یہ اللہ کے سچے اور قرب و رضا والے بندوں کی معیت و موافقت سے میسّر آتا ہے چنانچہ ارشاد ہے وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ لہذا جھوٹے بزدل لالچی اور بے ایمان کو تقویٰ کی نعمت کبھی نصیب نہیں ہوتی مومن کی قوت و طاقت اور اس کا لباس اور زینت ہے جس کی بنا پر وہ ملت و قوم سے غداری

کر ہی نہیں سکتا۔

دوسرا قدم اللہ کی طرف کارآمد وسیلہ کو تلاش کر کے اختیار کرتا ہے اور اس بارگاہ میں مقبول وسیلہ صرف رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اور ایمان کے ساتھ آپ کی سنہری ہدایات پر ادب و عشق سے عمل کرتا ہے اور یہی دین کی دائمی اصل ہے اور حقیقت ہے

اس سے کچھ مطلب نہیں کیا عشق کا انجام ہے
ان پہ صدقے ہو کے رہ جانا ہمارا کام ہے

تیسرا قدم ان ہر دو قدموں کے بعد تیسرا قدم فلاح کی طرف آخری اور کامیاب اور نتیجہ خیز بامقصد جہاد ہے جو اللہ کی راہ میں یعنی اس کی مرضی اور ہدایت کے مطابق اہل باطل کفار کی وہ تمام طاقتیں اور امکانات ختم کرنے میں سر دھڑ کی بازی لگا دینا جو ناحق عالمی امن کی تباہی کا موجب اور دنیا میں بدامنی فساد و ظلم اور حق کی بلا وجہ مخالفت میں سرگرم ہوں اور جارحیت پر عمل پیرا ہوں پس جہاد اسلامی اہل عالم کے لئے یقیناً رحمت و امن ہے

جہاد کی اہمیت و ضرورت

توبہ ۱۲/۱۰ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا وَّ جَاھِدُوْا بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ط ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ

تَعْلَمُوْنَ ہ

نکلو (جہاد کے لئے) ہلکی جان سے چاہے بھاری دل سے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو اپنے مال اور جان سے یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر جانو

معلوم ہوا کہ جہاد مسلم قوم کی تطہیر و تہذیب کا قطعی و حتمی مکتب ہے جس سے اللہ رسولؐ کے مستثنا کرنے بغیر کوئی مستثنا نہیں کیونکہ لائق نالائق قابل ناقابل کا فیصلہ تو مدرسہ کے امتحان ہی میں ہوتا ہے اور آزمائش میں ہی اپنے بیگانے کھرے کھوٹے دیانتدار بد دیانت مخلص اور لالچی بہادر اور بزدل مومن اور منافق کا پتہ چلتا ہے لہذا جہاد سے بد دلی یا جی چرانا یا اسے خلاف مصلحت تصور کرنا اسلامی ایمانی ذہنیت و تخیّل نہیں بلکہ یہ کسی سربستہ راز خرابی کی علامت ہے پس افراد ملّت میں ایسی خرابیاں یقیناً تباہ کن اور انتہائی خطرناک ہیں ایسے افراد کی میل کچیل کو جہاد کی بھٹی ہی دور کر سکتی ہے پس جہاد تمام جہان کے لئے عموماً اور ملت اسلامیہ کے لئے خصوصاً ایک عظیم المرتبت نعمت ہے جس کے فوائد دنیا اور آخرت ظاہر و باطن کو محیط ہیں۔

جہاد کی اصلیت و اجر اور مجاہدین کی علامات

توبہ ۱۳ اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَ اَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ ط یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَ یُقْتَلُوْنَ قف وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا فِی التَّوْرٰىۃِ وَ الْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ ط وَ مَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ ط وَ ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ○ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰکِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاھُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَ الْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰہِ ط وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ○

بے شک اللہ نے مومنوں سے ان کی جان مال خرید لئے اس بدلے پر کہ ان کے لئے جنت ہے اللہ کی راہ میں لڑیں تو ماریں اور مریں اس کے ذمۂ کرم پر سچا وعدہ توریت اور انجیل اور قرآن میں اور اللہ سے زیادہ قول کا پورا کون تو خوشیاں مناؤ اپنے سودے کی جو تم نے اس سے کیا اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

توبہ والے۔ عبادت والے۔ حمد والے۔ روزے والے رکوع والے۔ سجدہ والے۔ بھلائی بتانے والے۔ برائی سے روکنے والے۔ اللہ کی حدوں کی نگہداشت رکھنے والے۔ یعنی حدوں سے تجاوز نہ کریں نہ کرنے دیں۔ اور اے مجبوب ایمان والوں کو خوشی سناؤ۔

اللہ نے مومنوں کی جان مال کے بدلے جنت ان کو دیدی ایمان کے ساتھ ان کا سب سے اعلیٰ کارنامہ یہ ہے کہ راہ خدا میں جہاد کرتے ہیں چاہے قتل کریں یا قتل ہوں ٥

غازیوں کو حیات بحر رہتے ہیں پاک جوں کے توں
کام انہیں جہاد سے خیر وہ یوں ہوا کہ یوں

راہ حق میں لڑنا۔ گناہوں سے توبہ کرنا۔ عبادت پر استقامت۔ اللہ کی حمد کرنا۔ روزیداری طاعت حق میں جھکے ہوئے سجدہ شکر و نیازمندی میں پڑے ہوئے۔ نیکیوں کی نشر و اشاعت کرنے والے۔ بدیوں کے سلسلے بند کرنے والے۔ اللہ کی حدوں کی محافظت کرنے والے یہ دس جلیل القدر علامات مجاہدین اسلام کی ہیں جو ہر مجاہد و غازی میں لازمی ہیں جو بڑی کامیابی ہے۔

جہاد کا مقصود مدعا

انفال ۹/۱۹ وَ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ج فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ط نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ ○

اور ان سے لڑو یہانتک کہ کوئی فساد باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے۔

پھر اگر وہ باز رہیں تو اللہ ان کے کام دیکھ رہا ہے۔ اور اگر وہ روگردانی کریں تو جان معرکہ اللہ تمہارا والی مددگار ہے تو کیا خوب والی اور کیا اچھا مددگار ہے۔

اس میں مومن مجاہدین کو جہاد کا مقصد بتا کر جہاد جاری رکھنے کی حد بھی بتا دی کہ دنیا میں جب تک فتنۂ کفر و ضلال ہے جہاد جاری رہے تا آنکہ فتنۂ کفر ختم ہو کر سب اللہ کا دین اسلام ہی رہ جائے کہ عالمی امن اور سلامتی کی ضمانت اسی میں ہے۔ اور عارضی امن کی صورت بھی اس قدر ہے کہ اہل باطل بدامنی فتنہ فساد سے ہاتھ روک رکھیں اور کہیں دست درازی نہ کریں تو خیر

تاہم تم چوکس رہو اللہ ان کے کام خوب دیکھ رہا ہے اور اگر وہ ایمان لانے سے منہ پھیریں اور ایمانداروں کا خلاف کھلم کھلا کرنے لگیں تو بدستور جہاد کرتے بڑھے چلو اللہ والی و مددگار سب سے بہتر ہے

جہاد کی مثال اور اسکی بنیادی قوت اور اس کے ۲ دو جہانی فوائد

صف ۲۸ پ ۱۰ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ھَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی تِجَارَۃٍ تُنْجِیْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ○ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ وَ تُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِکُمْ وَ اَنْفُسِکُمْ ط ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ۙ یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَ یُدْخِلْکُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ وَ مَسٰکِنَ طَیِّبَۃً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ط ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ○ۙ وَ اُخْرٰی تُحِبُّوْنَھَا ط نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَ فَتْحٌ قَرِیْبٌ ط وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ○

اے ایمان والو کیا میں بتا دوں وہ تجارت جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے ایمان رکھو اللہ اور اس کے رسول ؐ پر اور اللہ کی راہ میں اپنے

مال و جان سے جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو وہ تمہارے گناہ بخشدیگا اور تمہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور پاکیزہ محلوں ہیں جو بسنے کے باغوں میں ہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

اور ایک نعمت تمہیں اور دیگا جو تمہیں پیاری ہے اللہ کی مدد اور جلد آنے والی فتح اور اے محبوب مسلمانوں کو بشارت دو۔ اہلِ اسلام نے کہا تھا کہ اگر ہم جانتے کہ اللہ تعالےٰ کو کونسا عمل بہت پسند ہے تو ہم وہی کرتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس عمل کو تجارت سے تعبیر فرمایا گیا جس طرح تجارت مالی منافع کی امید پر کی جاتی یہ جہاد کا عمل اہل ایمان کی وہ تجارت ہے جس سے عالمی اور دو جہانی مفاد متعلق ہے پس یہ جہاد کی نفیس ترغیب اور فضیلت ہے

مجاہدین کیساتھ اللہ کی محبت اور انکی بہادری و شجاعت

صف ۲۸/۹ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ○

بے شک اللہ دوست رکھتا ہے ان لوگوں کو جو اللہ
کی راہ میں لڑتے ہیں پرا باندھکر گویا وہ عمارت ہیں
سیسہ پلائی ہوئی معلوم ہوا کہ اللہ کو مجاہد راہ خدا
میں لڑنے والے بڑے پیارے ہیں کہ کلام الٰہی میں
اس کا اعلان ہوا۔ پھر ان کی شجاعت اور
مہارت کا بیان فرمایا گیا کہ باطل طاقتوں کا مقابلہ
کرنے میں فولادی دیوار بن کر ثابت قدم رہتے ہیں
یہ جہاد کی اور جہاد میں ثابت قدمی و بلند ہمتی
کی تعریف و ترغیب ہے۔ نیز عام ارشاد سے صاف
معلوم ہوا کہ جہاد کبھی بند نہیں نہ موقوف ہونیوالا
ہے جب تک دنیا میں اہل باطل ہیں اہل حق کو
جہاد کرنا ہے حسب ہدایت کتاب و سنت۔

جہاد پر ترغیب کا فرمان خداوندی

انفال ۱۰/۵ یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ
عَلَی الْقِتَالِ ط اِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ
صٰبِرُوْنَ یَغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ ج وَاِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ
مِّائَةٌ یَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا
بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ ۝

اے بعطاء الٰہی غیب بیان محبوب مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو اگر تم میں کے بیس صبر والے ہوں گے دو سو پر غالب ہوں گے اور اگر تمہارے سو ہوں تو کافروں کے ہزار پر غالب آئیں گے اس لئے کہ وہ سمجھ نہیں رکھتے۔

بخاری میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو مسلمانوں پر فرض کر دیا گیا اپنے سے دس گنا کفار کا مقابلہ کریں ان کے مقابلہ سے جی نہ چرائیں پھر اس سے اگلی آیت نازل ہوئی کہ "اب اللہ نے تم پر تخفیف فرمادی اور اسے معلوم ہے تم میں ضعف ہے تو اگر تم میں سو صبر والے ہوئے تو دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں کے ہزار ہوئے تو دو ہزار پر غالب ہوں گے اللہ کے حکم سے اور اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے"

تب یہ اپنے سے دس گنا کا مقابلہ کرنے کی

فرضیت منسوخ ہوکر دوگنا کا مقابلہ کرنا فرض رہا سبحان
اللہ یہ دین وایمان کی برکت کہ ایک مسلمان مومن مجاہد
کو اللہ تعالےٰ نے دس گنا اور دوگنا کفار پر غالب
بناکر جہاد کا فرمایا ہے

جہاد خصوصاً فرض ہے جب کفار حملہ آور ہوں

حج ۱۳ أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ
ظُلِمُوْا ط وَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ
جہاد کرنے کا اذن (حکم) دیا گیا اُن لوگوں کے
لئے جن سے کفار لڑتے ہیں اس لئے کہ ان پر ظلم
کیا گیا ہے اور بے شک اللہ ان کی مدد
کرنے پر ضرور پوری قدرت والا ہے۔

اہل اسلام پر کفار مکہ ظلم و تشدد
کرتے تھے صحابہ حضور ہادئی عالم سے عرض
کرتے تو ارشاد ہوتا صبر کرو ابھی جہاد کا حکم

نہیں ملا ہجرت کے بعد یہ پہلی آیت ہے جس کے ذریعہ کفار کے ساتھ جہاد کا حکم دیا گیا پاکستان ہند کی تقسیم سے قبل انگریز کی عملداری میں اور تقسیم کے وقت انگریز اور ہندو قوم سے مسلمانوں پر قسم قسم کے ظلم وستم روا رکھے گئے اور پھر تو کفار ہند کے مظالم کا سیلاب ہی آگیا لاکھوں مسلمان آج تک انتہائی سفاکی سے بے گناہ شہید کئے گئے لاکھوں کی آبرو لوٹی گئی۔ ان کے تمام مال جائداد مکانات زمینوں پر قبضہ کر لیا گیا۔ لاکھوں ملک سے مار کر بدر کر دیئے گئے اور آج تک یہ سلسلہ جاری ہے۔ جوناگڑھ۔ دکن۔ کشمیر پر ناحق تسلط جما رکھا ہے اور وہاں سے مسلم اکثریت کو ختم کرنے کے منصوبہ پر عمل در آمد ہو رہا ہے کشمیر کے متعلق رائے شماری کے وعدے کر کے آج تک

رائے شماری نہ ہونے دی اور مسلم آبادی پر بے پناہ ظلم روا رکھے ہوئے
ہیں قتل و غارت کا بازار گرم ہے بھاری تعداد ظلم و ستم کر کے
ہلاک کر دی اور لاتعداد ملک سے دھکیل باہر کئے او
اب دن رات جو مظالم ہو رہے ہیں ان کے سننے دیکھنے
میں بڑا فرق ہے بازو باندھکر پیٹ چاک کر کے
چھوڑ دیا جاتا ہے ۔ آنکھیں نکال کر ۔ اور ٹانگیں
کاٹ کر زبانیں کاٹ کر کشمیر سے نکل جانے پر مجبور کیا
جاتا ہے اور جو ہاتھ لگیں ان کو گاؤں میں گھیر کر
مکانات میں بند کر کے مکانوں کو آگ لگائی جا رہی ہے
جو بھاگتا نظر آئے اسے گولیوں سے مارا جاتا ہے لہذا تنگ
آکر کشمیر کے پچاس لاکھ مسلمانوں نے ایسے ظالم سفاک
حکام سے آزادی کی تحریک شروع کر دی ہے پس یہ دیکھکر
کسی اسلامی ملک کا خاموش رہنا کسی طرح روا نہیں لہذا
پاکستان نے ان مظلوموں کی ایسے ننگ انسانیت ظالموں
سے نجات دلانے میں مدد کی اور ان کی ہر ممکن حمایت

کے لئے کمربستہ ہوگیا اور اُسے مذہباً اخلاقاً ہر لحاظ سے
ایسا کرنا ہی لازم تھا مگر جمہوریت کے باطل ڈھنڈورچی
ستم شعار ہندوستان کے کفارہ نے نمرودی فرعونی اور
تاتاری اور چنگیزی ظلم وستم کو بھی شرما دیا اور بہار میں
بے گناہ پُر امن مسلمانوں کے خون کی ندیاں بہا دیں۔
جوناگڑھ - بھوپال - حیدر آباد دکن اور کشمیر پر ناحق
قبضہ جما کر مسلمانوں کے نام ونشان مٹا رہے ہیں
ہندوستان میں رہنے والے پانچ کروڑ مسلمانوں پر جو
کچھ ہو رہا ہے اور ہو چکا ہے اس کے بیان سے قلم
کی زبان اور انسانیت کا کلیجہ شق ہے نامی گرامی
مقتدر مسلمانوں کی یادگارِ زمانہ اور شہرۂ آفاق
املاک وجائدادوں کے نقشے تو کیا ریکارڈ ہی گم کر دیئے
گئے جن کے نام کا ڈنکا ملک میں تھا۔ ان کی انسانیت
پروری اور بیکس نوازی کے خوان سے کروڑوں غیر مسلم
پلتے اور زمانہ ان کی مردمیت سے گونجتا تھا آج انکا کھوج

نہیں ملتا گویا ہے

جن کے ہنگاموں سے تھے آباد ویرانے کبھی
شہر ان کے لٹ گئے آبادیاں بن ہوگئیں

یہ کچھ کر چکنے کے بعد مظلوم و مجبور کشمیر کو حق خود ارادیت دلانے کے حامی پاکستان پر بھی کفار ہند نے بغیر اعلان جنگ کئے یلغار کر دی ملکی حدود میں ڈاکو ظالم قتل و غارت اور ہر درندگی و بربریت انسانیت سوزی کا سیلاب بنکر گھس آئے اور بری - بحری فضائی طاقتوں سے پُر امن شہریوں پر گولہ باری شروع کر دی اور ۲۴ گھنٹے میں مسلمانوں کے محبوب ملک پاکستان کو قبضہ میں لاکر شراب نوشی و بد معاشی کا اعلان کر دیا

ان حالات میں ہر مسلمان اپنے ایمان اور دل سے فتویٰ لے کیا ہر فرزند اسلام پر جہاد فرض ہوگیا ہے یا نہ کیا کفار پر جہاد کرنے کا اس سے زیادہ اہم موقع کونسا ہوگا - کفار ہندوستان کے ایسے ایسے

ظلم وستم کرنے پر یقیناً بلا شک وشبہ جہاد کرنا فرض ہے اور اس جہاد میں جان و مال کی قربانی فرض ہے۔

آج یقیناً اسلام وکفر کا مقابلہ ہے۔ آج قطعاً حق و باطل کی ٹکر ہے آج بلاشبہ مظلوم و ظالم کی رزم ہے آج حقیقتہً اولاد آدم اور اولاد ابلیس کا معرکہ ہے۔ آج پھر حسینیوں اور یزیدیوں کی ٹھن گئی ہے۔ آج پھر ہدایت اور گمراہی آمنے سامنے ہے آج پھر آدمیت اور ابلیسیت کا اکھاڑہ ہے آج پھر انصاف و ظلم میں کشاکش ہے آج پھر انسان اور انسان نما حیوان میں زور آزمائی ہے۔ آج پھر وفا وجفا کا دنگل ہے۔ آج انصاف پسندی وستم شعاری کا میدان ہے آج سچائی اور جھوٹ کا میدان کارزار ہے۔ آج رحم و بے رحمی کے پنجہ کرنے کی ساعت ہے آج شاہد اور چور کی دست وگریبانی کا عالم ہے کتاب و سنت اور انسانی اخلاق و دستور

آئین کے رو سے کفار ہند کے خلاف جہاد فرض ہے
بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ شاید ہی اسلامی جہاد خلافت
راشدہ کے بعد اس قدر اہمیت وضاحت کے ساتھ
فرض ہوا ہو۔

ارباب بصیرت پر مخفی نہیں کہ کفار ہند پر جہاد کرنا
اب اتنا واضح فرض ہے کہ دین ایمان علم عقل انصاف
کے ساتھ ان حالات میں جہاد کے فرض ہونے میں تردد
کی بھی گنجائش نہیں بلا شک و تردد ان ظالم سفاک کفار
کے خلاف جہاد فرض قطعی ہے

جہاد کا حکم اور اجر عظیم کا وعدہ

نساء ۵/۷
فَلْيُقَاتِلْ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا
بِالْاٰخِرَةِ ؕ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا
پس انہیں اللہ کی راہ میں لڑنا چاہیئے جو دنیا کی

زندگی بیچکر آخرت لیتے ہیں اور جو اللہ کی راہ میں لڑتے پھر مارا جائے یا غالب آئے تو عنقریب ہم اسے بڑا ثواب دیں گے۔

یہ جہاد کا حکم ہے۔ اور مجاہدین اسلام کی تعریف ہے کہ وہ دنیا کی زندگی دیکر آخرت لیتے ہیں وہ راہ خدا میں مارے جائیں یا غالب آئیں بہر حال ان کے لئے اجر عظیم کا وعدہ ہے۔

مغلوب ومظلوم مسلمانوں کی امداد کیلئے جہاد فرض ہوجاتا ہے

نساء ۵ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاۤءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ج وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ج وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ٥

اور تمہیں کیا ہوا کہ نہ لڑو اللہ کی راہ میں اور ان کمزور مردوں اور عورتوں اور بچوں کے واسطے جو یہ دعا کر رہے ہیں کہ اے ہمارے ربّ ہمیں اس بستی سے نکال جس کے لوگ ظالم ہیں اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی حمایتی دیدے اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی مددگار عطا فرمادے۔

معلوم ہوا کہ جہاں اسلام اور مسلمانوں پر کفار کی دست درازی ہو جائے اور ملّت و قوم پر ظلم تعدی ہو رہی ہو تو دوسرے مسلمانوں پر ان کی امداد اور نجات و آزادی کے لئے جہاد فرض ہو جاتا ہے اور اس سلسلہ میں جان و مال کی قربانی سے بھی دریغ نہ ہوگا۔

الحمد اللہ آج کشمیر کے مظلوم ستم رسیدہ مسلمانوں کی حالت بعینہ یہی ہے اور اس کی آزادی و نجات دلانے میں بد عہد ننگ انسانیت ستم شعار ہندوستان کے کفار کا مقابلہ کر کے پاکستان نے اسلامی اخوت اور وفاداری کا حق ادا کیا ہے اور اللہ نے اسے ہر

محاذ پر حیران کن کامیابی اور فتح دی اور تمام دنیا میں عزت اور نیک نامی دی۔

اور پھر جب ہندوستانی کفار نے پاکستان پر ناحق اور خلاف انسانیت و قانون بغیر اعلان ظالمانہ حملے شروع کر دیئے تو ہر جگہ رسوائے عالم ہو کر ناکام ہوا۔

تو تمام اسلامی ممالک نے پاکستان کے موقف کی زبردست حمایت کی اور کشمیر کے عوام کو حق خود ارادی کا مستحق قرار دیا اور زبردست اعانت بلکہ یکجان و تن ہونے کا ثبوت دیا مگر انڈونیشیا نے تو سب سے آگے رہنے کی ہمت کی اور نمونہ دیا یونہی ایران اور ترکی شرق اردن اور دیگر عرب اسلامی ممالک نے عظیم اتحاد کا حیات افزا ثبوت دیا بلکہ غیر اسلامی ممالک نے بھی ہندوستان کے کفّار کی بربریت عہد شکنی دروغ بافی

قانون سوزی و ستم ظریفی کی بے لاگ مخالفت کی مگر جیسے
اس میں سب سے آگے اور بلند و بالا رہا
ملک کے ہر مرد و زن بچے بوڑھے شہری دیہاتی
نے جان و مال کی قربانی میں وہ عزم و استقلال
دکھایا کہ یقیناً مسلمانوں کی یہ تاریخ تمام دنیا کے لئے
ایک نئی تاریخ ہوگی لاہور۔ سیالکوٹ میں خاص کر
اپنے سے پانچ گنا سے بھی زائد فوج اور غلغلہ انداز بری
ہوائی اسلحہ سے مجاہدین اسلام نے بذات خود جس
طرح ٹکرا کر اسے مفلوج کر ڈالا گویا یہ بھی سورۂ فیل کی
ایک زندہ جاوید اور تازہ تفسیر ہے کہ سینوں سے
بم باندھکر آہنی فولادی ٹینکوں کی یلغار کو پاش پاش
کر کے رکھ دیا دو بٹالین نے ساٹھ ہزار فوج چھ سو
ٹینکوں کا نہ صرف رُخ پھیر دیا بلکہ رہتی دنیا تک ان
کا حلیہ بگاڑ کر رکھدیا فضائیہ کی جواں مردانہ تاخت
و تاراج نے باطل کے ہر ٹھکانے کو بے ٹھکانہ بنا دیا

بحر یہ نے بھی داد شجاعت پائی ۔ کفار ہند کی ظالمانہ گولہ
باری کی زد میں آنے والے عوام نے جس حوصلہ اور جرائت
کا مظاہرہ کیا ملت و قوم پر بے مثال جذبہ سے جان دے
جانے والوں نے اور ان کے ماں باپ بیوی بچوں نے
جس دریا دلی اور بلا پسندی کا اظہار کیا ہے وہ اس
دور کی مثالی تاریخ کے انمٹ نقوش ہیں اور جہاد اسلامی
کے فرض ہونے کے یہ کھلے نشان ہیں اور ان کے علاوہ
یہ کہ یکا یک فسق و فجور اور بدیوں کے دروازے اپنے
آپ بند ہو گئے مسجدیں آباد ہو گئیں ۔ سینما اور دیگر لہو و
لعب غیر مشروع جو نفس و ذہن انسانی میں برائیوں کے اور
غفلتوں کے بیج بونے والے مشاغل ہیں خود بخود ختم ہوتے
چلے جا رہے ہیں ذکر طاعت حق سے ہر طبقہ لذت آشنا
ہو گیا کفر و اسلام کے اہم ترین معرکوں میں غیبی امدادیں
اور سبز لباس سفید جھنڈوں والے خدائی لشکروں کا خویش
و بیگانوں کو دکھائی دینا امداد کرنا وغیرہا امور جہاد

کی فرضیت وضرورت کو اور بھی واضح و قطعی بنا دیتے ہیں۔

کفر و اسلام کی جنگ میں ایمان والوں کی فتح کا اعلان

آل عمران ۲/۵ وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○

اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ تم ہی غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو۔

معلوم ہوا کہ جہاد کے سامان اسباب و مہارت میں کسی قسم کی سستی جائز نہیں غلبہ مسلمان کا ہے۔ مومن مجاہد کی فتح ایمان کے ساتھ وابستہ ہے

جہاد میں سستی کرنا گناہ ہے

توبہ ۶/۱۲ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ط اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ فَمَا

مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ۝ اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْئًا ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

اے ایمان والو تمہیں کیا ہُوا جب تمہیں کہا جائے کہ خدا کی راہ میں نکلو تو بوجھ کے مارے زمین پر بیٹھ جاتے ہو کیا تم نے دنیا کی زندگی آخرت کے بدلے پسند کرلی اور دنیا بھر کی زندگی کا ساز و سامان آخرت کے سامنے نہیں مگر تھوڑا سا اگر نہ کوچ کرو گے تو اللہ تمہیں سخت سزا دیگا اور تمہاری جگہ اور لوگ لے آئیگا اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

معلوم ہوا کہ جہاد پروردگار عالم کی محبوب اور اعلیٰ بندگی ہے جس میں دنیا اور آخرت کی بھلائی ہے اس سے ناحق کوتاہی ایسا عظیم گناہ ہے جو تباہ کن عذاب کا موجب ہو سکتا ہے۔

جہاد میں مومن اور کافر کا فرق

نساء ۵/۷

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ج وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِیَاۗءَ الشَّیْطٰنِ ج اِنَّ کَیْدَ الشَّیْطٰنِ کَانَ ضَعِیْفًا ۝

ایمان والے اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور کفار شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں تو شیطان کے دوستوں سے لڑو بے شک شیطان کا داؤ کمزور ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مومن مجاہد حق پر اور غالب ہیں کافر باطل پر جھوٹے فسادی ہیں مومن اللہ کے حکم اور رضا کے لئے جہاد کرتا ہے۔ اور کافر شیطان کے کہنے پر اور فساد و ظلم کے لئے لڑتا ہے مومن مجاہد کا مقابلہ نہیں کر سکتا آخر تباہ ہو کر رہے گا شیطان کے چیلوں سے خوب لڑو اور فساد کی جڑ کاٹ کر رکھ دو۔

جہاد میں کفّار سے بھاگنا دوزخی کا کام ہے

انفال 9/16 وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ط وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

اور جو اُس دن اُنہیں پیٹھ دیگا مگر لڑائی کا ہنر کرنے یا اپنی جماعت میں جا ملنے کو تو وہ اللہ کے غضب میں پلٹا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا بری جگہ پلٹنے کی۔

ایمان ہجرت جہاد اور اسمیں مدادوالوں کی شان و اجر

انفال 10/6 وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ط لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ

رزقٌ کریمٌ ○

اور وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور راہ خدا میں
اور جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی وہی سچّے ایمان والے ہیں
ان کے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

اس سے معلوم ہُوا کہ ایمان ہجرت جہاد اور اس میں ا
کی ساری صورتیں اخلاص کے ساتھ خالص سچّے ایمان وال
کی باتیں ہیں ایسے لوگوں کو اللہ نے مُؤمِنُوْنَ حَقًا
فرمایا ہے سچے ایماندار اور ان کے لئے بخشش اور باعزت
روزی کا وعدہ فرمایا جو دنیا اور آخرت کی بھلائی اور خیر

جہاد کے متعلق رحمتہ للعالمین کی سنّت و سیرت کی مشعلیں

۱۔ اٰیت واعدّ والھم ما استطعتم من قوۃ
پڑھکر حضور ہادی عالم رحمتہ للعالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ الہ وصحبہ وسلم نے منبر پر فرمایا آگاہ رہو کہ وہ قوت
(کفار پر کاری) ضرب لگانا ہے۔ خبردار رہو وہ قوّت

(اعداء دین پر کارگر) ضرب لگانا ہے سن لو وہ قوت (بے ایمان منکر ظالموں پر فناہ کر دینے والی) ضرب مارنا ہے (مسلم)

۲- ہادی خلق علیہ وآلہ والسلام نے فرمایا مجاہد وہ ہے کہ اللہ کے لئے اپنے نفس کا مقابلہ کرے (ترمذی) یعنی نفسیانیت کی آلائش سے پاک مخلص ہو۔

۳- حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ابوذر رضؓ نے پوچھا یا رسول اللہ سب اعمال سے افضل کون سا عمل ہے فرمایا اللہ پر ایمان اور اس کے راہ میں جہاد (بخاری)

۴- اللہ تعالےٰ کے نائب اعظم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کی راہ (جہاد) میں ایک تیر (وار کافر تک) پہنچایا تو وہ اس کے لئے ایک (خاص) درجہ ہے جنت میں اور جس نے تیر (وار) چلایا راہ خدا میں وہ اس کے لئے آزاد کئے ہوئے غلام کے برابر ہے اور جو دین

اسلام میں پیری کو پہنچا یہ پیرانہ سالی اس کے لئے قیامت کے روز ایک نور ہوگی (بیہقی۔ ابو داؤد)

۵۔ بے نظیر معلّمِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں سو درجے راہ خُدا میں جہاد کرنے والوں کے لئے بنائے گئے ہیں ہر دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین میں ہے (بخاری)

۶۔ بہترین عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے مسلمانو تم میں سے کسی کا صفِ (جہاد) میں کھڑا ہونا ساٹھ برس کی نماز سے بہتر ہے (احمد)

۷۔ خواجۂ کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ایک دن جہاد میں (دشمن کے مقابلہ میں) رہنا دنیا اور اس کی ہر شے سے بہتر ہے (بخاری مسلم ترمذی)

۸۔ آخر المبعوثین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جہاد میں مہینہ بھر کا قیام زمانہ بھر کے روزوں سے افضل ہے جو اسی حال میں فوت ہو جائے قیامت کی بڑی گھبراہٹ

سے محفوظ ہو گا روزانہ مجاہد کی روزی پائے گا اور جنت کی ہوا قیامت کو اٹھنے تک جہاد میں قائم رہنے کا اجر اسے ملتا رہے گا (طبرانی)

۹۔ دائرہ نبوت رسالت کے خاتم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں لیلتہ القدر سے افضل رات نہ بتاؤ؟ جہاد میں مجاہد سنتری کی رات خوفناک زمین (جگہ) ہیں کہ لوٹ کر اہلخانہ سے ملاقات کی امید نہ ہو (حاکم)

۱۰۔ حبیب خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جہاد میں ایک رات کی محافظت اس ہزار لیلتہ القدر سے افضل ہے جس کی رات یاد الٰہی میں قائم اور دن روزہ دار رہے (حاکم)

۱۱۔ باعثِ ایجاد و بقاء عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تین آنکھیں ہیں جنہیں دوزخ کی آگ نہ چھوئے گی جو آنکھ جہاد میں نکالی گئی۔ جو جہاد میں محافظت کے لئے جاگتی رہی جو خوفِ خدا سے روئی (حاکم)

۱۲۔ ہر آنکھ نے قیامت کو رونا ہے سوا اس کے جو اللہ

کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بند رہی ہو۔ اور جو جہاد میں
جاگتی رہی اور جو خوف الٰہی سے روئی (اصبہانی)

۱۳ - جہاد میں ایک ساعت (کعبہ شریف میں) حجر اسود
کے پاس لیلتہ القدر کے قیام سے افضل ہے۔
(ابن حبان۔ بیہقی)

۱۴ - جس نے راہ خدا میں کچھ خرچ کیا اس کے لئے سات
سو گنا کا اجر لکھا جاتا ہے (نسائی۔ ترمذی۔ ابن حبان)

۱۵ - معراج شریف کی حدیث میں ہے حضور ایک قوم
پر تشریف فرما ہوئے کہ وہ لوگ اسی روز کاشت کر کے فصل
کاٹ لیتے ہیں جب کاٹ چکتے ہیں تو وہ فصل پھر ویسا ہی
ہو جاتا ہے فرمایا جبرئیل یہ کون لوگ ہیں حضرت جبرئیل
نے عرض کیا (حضور) یہ مجاہد لوگ ہیں ان کی ہر نیکی سات
سو سے ضرب دی جاتی ہے اور جو خرچ کریں برکت کے
ساتھ انہیں پھر دیا جاتا ہے (الحدیث) (بزار مختصراً)

۱۶ - (طبرانی کبیر میں بسند راوی غیر موسوم لائے ہیں) فرمایا

مبارک انہیں جو جہاد میں بکثرت اللہ کا ذکر کریں مجاہد کے لئے ہر کلمہ کے بدلہ ستر ہزار نیکی (اجر) ہے اور ہر نیکی دس سے ضرب دی جاتی ہے سمیت اس زیادت کے جو اس کے لئے اللہ کے نزدیک ہے عرض کیا گیا حضور نفقہ (خرچ) کا کیا حکم؟ فرمایا اس کا ثواب بھی اسی طرح ہے۔ عبدالرحمٰن نے بیان کرنے والے معاذؓ سے کہا خرچ کا اجر سات سو گنا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ تم نہیں سمجھے وہ تو جب ہے کہ گھروں میں مقیم ہوں اور اہل عیال ہیں ہوں نہ کہ جہاد و غزا میں۔ جہاد و غزا میں تو اللہ تعالےٰ ان کے لئے وہ کچھ خزانے جمع فرماتا ہے کہ بندوں کے علم و بیان سے باہر ہیں (مجاہد و غازی) تو فوج خداوندی ہیں اور اللہ کی فوج غالب ہے۔

۱۷۔ جانِ جہان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے راہ خدا میں مجاہد کی اعانت (امداد) کی یا غازی کی تنگی میں اسے سہولت پہنچائی یا غلام گرفتار کی آزادی میں حمایت کی اسے اللہ روز قیامت کو سایۂ رحم و کرم میں جگہ دیگا جہاں اس کے

سوا کہیں سایہ اور پناہ نہیں (احمد - بیہقی)

۱۸ - معرکۂ احد کے روز ایک شخص (مجاہد غازی) نے نبی کریم صلے اللہ علیہ والہ وسلم سے عرض کیا حضور میں مارا جاؤں تو میرا ٹھکانہ کہاں ہے فرمایا جنت میں اس کے ہاتھ میں کھجوریں تھیں انہیں پھینک کر جہاد میں مشغول ہُوا لڑتے لڑتے شہید ہوگیا (متفق علیہ) اس سے حضور کا علم اور مجاہد کا ٹھکانا معلوم ہُوا۔

۱۹ - عالمِ مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو اپنے اہل و عیال کی نگہداشت بچاؤ کرتے ظلم سے مارا گیا وہ بھی شہید ہی ہے۔ اور جو اپنے مال کی محافظت میں مظلوم مارا گیا وہ بھی شہید ہی ہے اور جو اپنے پڑوسی ہمسایہ کی مدد کرتے ہوئے ظلم سے مارا گیا تو وہ بھی شہید ہے اور جو ذات باری تعالےٰ کے حق میں مارا گیا وہ بھی شہید ہے۔

(ابن النجار)

۲۰ - سراپا علم و حکمت و منشاء الٰہی سے بولنے والے صلی اللہ

علیہ والہ وسلم نے فرمایا جنگ ہوشیاری۔ داؤ۔ بچاؤ کی
تدبیر ہے (متفق علیہ)

(۲۱) خداوند لاشریک کے مظہر اتم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جب مجاہدین غازیوں کو جہاد کے لئے بھیجتے تو فرماتے
بِسْمِ اللّٰہِ وَ عَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ یعنی اللہ کے
نام اور رسولؐ خدا کے دین وملّت پر جاؤ نہ کسی بوڑھے ناکارہ
کو قتل کرنا۔ اور نہ کسی شیر خوار چھوٹے بچے کو۔ اور نہ کسی (بے گناہ)
عورت کو اور نہ خیانت کرنا (خالق ومخلوق کے حقوق میں
کسی قسم کی حق تلفی) اپنے مال غنیمت کو محفوظ اکٹھا کرنا۔ اور آپس
میں اصلاح کرنا (یعنی خویش بیگانہ کی اصلاح حسب
ہدایت وتعلیم اسلام ہمیشہ پیش نظر رکھنا) اور نیکوکار
رہنا (یعنی ہر بدی اور گناہ وغفلت سے بچنا کہ تقویٰ
یہی ہے اور اللہ تقویٰ والوں کو پسند فرماتا ہے اور انہی
کے ساتھ ہے) پس بے شک اللہ احسان والوں کو پسند
فرماتا ہے (ابو داؤد)

۲۲ - سید الانبیاء المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کفار مشرکین کے بڑوں کو قتل کرو چھوٹے بچوں کو رہنے دو (ترمذی - ابو داؤد)

۲۳ - جہاد کی بعض لابدی ضرورتوں میں تجربہ کار خواتین سے مناسب خدمات لی گئی ام سلیم اور کچھ انصاری مستورات اُم عمارہ ام عطیہ مازینہ - نسیبہ وغیرہ نے پانی پلانا - طعام تیار کرنا - زخمی بیماروں کی دوا مرہم پٹی - سامان کی نگہداشت کھوکھے روند کی فراہمی وغیرہ خدمات کا موقع بحالت اشد ضرورت پایا (مسلم وغیرہ)

۲۴ - روح الکون صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جس کے قدم راہ خدا (جہاد) میں گرد آلود ہوئے اس کا سارا بدن اللہ نے دوزخ پر حرام کر دیا (طبرانی)

۲۵ - شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں جو خوف خدا سے رویا آگ میں نہ جائیگا جیسا دودھ کھیری

میں واپس نہیں جا سکتا اور راہ خدا (جہاد) کا غبار (دھول) اور جہنم کا دھواں اکٹھے نہ ہوں گے (ترمذی) اس میں خوف خدا سے توبہ کر کے رونے اور جہاد کی فضیلت ہے۔

۲۶۔ ابن عمرؓ فرماتے ہیں جب بقرہ ۳؍۴ کی آیت مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝ نازل ہوئی جس کے معنے ہیں۔

اُن کا حال ایسا ہے جو اپنے مال راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں اس دانہ کی طرح جس نے سات سٹے نکالے ہر سٹے میں سو دانے ہوں اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ وسعت اور کمال علم والا ہے۔

حبیب خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دُعا فرمائی
رَبِّ زِدْ اُمَّتِیْ اے رب میری امت کے
لئے اس میں زیادت فرما تب یہ آیت نازل ہوئی
اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ
حِسَابٍ بات یہی ہے کہ صبر کرنے والوں کو ملنا
ہے ثواب ان کا بے حساب (ابن حبان۔ بیہقی)
سُبحان اللہ کیا شانِ محبوبی ہے کہ اپنے بے نظیر
پیارے کے غلاموں مجاہدوں صابروں کے لئے اجر
میں حساب ہی نہ رکھا قُلْتُ ؎

مانگا جو مصطفےٰ نے خدا نے عطا کیا
یعنے دعا عطا میں نہ کچھ فاصلہ رہا

۲۷۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں ہمارے مجمع میں ایک دن رسول
کریم صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے قیام فرما کر ابتداء پیدائش
سے لے کر جنتیوں اور دوزخیوں کے اپنی اپنی منزلوں میں
داخل ہونے تک کی خبر ہمیں دی جس نے اسے یاد رکھا

اسے یاد رکھا اور جس نے بھلا دیا بھلا دیا یعنی جو کچھ ہونا ہے سب بیان فرما دیا اس سے حضور کا سب کائنات کو محیط علم اور معجزہ ثابت ہوا (بخاری)

۲۸ - عمر بن اخطب رضؓ انصاری کہتے ہیں ایک دن حضورؐ نماز فجر پڑھا کر منبر پر ہمیں خطاب فرمانے لگے بیان فرماتے رہے نماز ظہر و عصر کے لئے اترتے اور پھر بیان فرماتے رہے حتیٰ کہ سورج غروب ہوا فَاَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا تو حضور نے ہمیں سب خبر دی جو کچھ ہونا ہے روز قیامت تک سو ہم میں زیادہ علم والا وہ ہے جو زیادہ یاد رکھنے والا ہے یہ حضورؐ کے کمال علم و خبر اور معجزہ کا ظہور و ثبوت ہے سبحان اللہ (مسلم - مشکوٰۃ)

۲۹ - حضور شاہد عالم صلے اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں بے شک اللہ تعالےٰ نے میرے لئے دنیا کو اٹھایا

(کھولا ظاہر فرمایا) تو میں اُسے دیکھتا ہوں اور و
جو اس میں ہونے والا ہے روز قیامت جیسا اپنی یہ
ہتھیلی دیکھتا ہوں (طبرانی) مواہب لدنیہ ۲/۱۹۲ مص

۳۰ - (کفار ہندوستان کا جنگ) حضرت ابوہریرہ رض
کہتے ہیں ہم سے رسولِ خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے
وعدہ فرمایا ہے جنگِ ہندوستان کا وعدنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم غزوۃ الهند
فان ادرکتها انفق فیها نفسی و مالی
فان اقتل کنت من افضل الشهداء
وان ارجع فانا ابو هريرة المحرر
(نسائی مطبوع مصر ۲/۶۴)

لہذا اگر میں نے وہ غزوہ ہند (جنگ ہندوستان)
پایا تو اُس میں اپنی جان اپنا مال دولت خرچ کر دونگا
سو اگر میں اس میں قتل ہوا تو افضل شہیدوں میں ہوا۔
اور اگر زندہ بچکر واپس آیا تو میں آزاد کردہ ابوہریرہ ہوں

یعنی اس جنگ کے شہید افضل اور بچنے والے غازی دوزخ و عذاب سے آزاد کئے ہوئے ہوں گے (نسائی ۲/۶۴)

اس سے معلوم ہوا کہ جنگ ہندوستان میں جان مال کی قربانی دینے والوں کو بشارت ہے جانثار افضل شہید زندہ مجاہد غازی عذاب سے آزاد ہیں۔

۱۳۱۔ سیّد العالمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے غلام صحابی ثوبانؓ سے مروی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا میری امت کے دو گروہ کو اللہ تعالےٰ نے بچا لیا ہے دوزخ سے ایک گروہ ہندوؤں سے جنگ کرے گا دوسرا گروہ جو عیسیٰؑ بن مریم کا ساتھ دیگا۔ (نسائی مطبوعہ مصر ۲/۶۴)

معلوم ہوا کہ کفار ہند کے ساتھ غزا کر کے ان کے بے پناہ مظالم کا انسداد کرنا اور دجال کے گمراہ کن دجل و فریب سے بچکر دین ایمان بچا لینا حضور علیہ السلام کی امت کے خوش نصیب دو گروہوں کا یہ عظیم کارنامہ خاص

فضیلت ہے اور انسانیت میں ایک مثالی کردار ہے
لہذا کفار ہند سے جہاد کرنے والوں کا بصورت
شہادت افضل شہداء میں شمار اور بچ جائیں تو دوزخ
سے آزاد دوسرے دجال کے فتنہ و فساد و دجل و فریب
سے بچ نکلنے والے گروہ کو یہ انعام ملا کہ امت محمدیہ
سے ہونے اور سلامتی ایمان کے علاوہ ان کو حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کی صحبت و زیارت اور معیت کی
نعمت بھی ملی اور دوزخ سے محفوظ رہنے کی بشارت
بھی پائی۔

تنبیہ :۔ یہ سمجھ لینے کے بعد اگر فہم و دیانت آفت
رسیدہ نہ ہو تو بخوبی کھل جاتا ہے کہ کفار ہند کا اس صورت
میں اب ساتھ دینا حمایت کرنا کسی مسلمان کے لئے سلامتی
دین و ایمان کے ساتھ ممکن نہیں رہا :۔

۳۲۔ ہادئ عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا راہ
خدا میں جس کسی کو زخم لگا روز قیامت ویسا ہی آئے گا

جیسا زخم لگنے کے وقت تھا اس کے خون کی خوشبو کستوری کی ہو گی اور رنگ خون کا (متفق علیہ)

۲۳- دو جہان میں جان مومن سے زیادہ حقدار والی و مولا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں شہید کو تکلیف نہیں ہوتی مگر ایسی جیسے کسی کو ایک خراش لگے (ترمذی نسائی)

۲۴- اعلم العالمین آخر المبعوثین صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا قرض کے سوا شہید کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں (مسلم)

۲۵- وحی حق سے متکلم صلے اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد ہے دو ساعتوں میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور شاید ہی ان میں دعا کسی کی ہو جو قبول نہ ہوتی ہو اذان پر فریضۂ عبادت کے لئے حاضری کی ساعت اور راہ خدا میں جہاد کی صف باندھنے کے وقت

(ابو داؤد - ابن حبان)

۲۶- اولین و آخرین کا علم رکھنے والے صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم فرماتے ہیں جسے میرے ہمراہ ہو کر جہاد کرنا نہ ملا وہ بحری جہاد میں شامل ہو (طبرانی)

۳۷۔ بعطاء الٰہی غیب کی خبریں بیان فرمانے والے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں کے اندر رہتی ہیں عرش کے ساتھ ان کی قندیلیں لٹکتی ہیں سیر کرتی پھرتی ہیں جنت میں جہاں چاہیں پھر ان قندیلوں میں آجاتی ہیں ان کا رب اُنپر اپنی صفت وشان سے تشریف فرما کر فرماتا ہے کیا کچھ چاہیئے وہ کہتی ہیں اور کیا چاہیئے جبکہ ہم جنت میں جہاں چاہیں سیر کر رہے ہیں یونہی ۳ بار ان سے دریافت ہوتی ہے جب وہ دیکھتے ہیں کہ کچھ مانگنے بغیر چھٹکارا نہیں تو عرض کرتے ہیں اے رب کریم یہی چاہتے ہیں کہ ہماری روحیں ہمارے بدن میں پھر ڈالی جائیں تاکہ ہم واپس دنیا میں جاکر تیری راہ میں جہاد کرکے دوبارہ قتل ہو جائیں تو جب دیکھ لیتا ہے پروردگار کہ اب انہیں کوئی حاجت نہیں تب یہ سوال ہونا موقوف

ہوجاتا ہے (مسلم - ترمذی) کنزالعمال

۳۸ - غیب وشہادت کا مشاہدہ کرنے والے صلے اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں شہید کے لئے اللہ کے نزدیک سات بزرگ خصلتیں ہیں اس کے خون کے پہلے قطرہ کے گرتے ہی اسکی مغفرت ہوجاتی ہے - اور اپنا ٹھکانہ جنت میں دیکھ لیتا ہے - اور اسے ایمان کا خلعت پہنایا جاتا ہے اور بہتر حورین اس کی زوجیت میں دی جاتی ہیں - اور عذابِ قبر سے بچایا جاتا ہے - قیامت کے دن کی بڑی گھبراہٹ سے بےغم کر دیا جاتا ہے - اور اس کے سر پر عزت کا یاقوتی تاج رکھا جاتا ہے کہ ایک یاقوت بھی اس کا دنیا اور دنیا کی سب نعمتوں سے اعلےٰ ہے - اور شہید بخشائیگا اپنے خاندانی ستر آدمیوں کو (احمد - ترمذی - ابن ماجہ) کنزالعمال

۳۹ - اکرم الاولین والآخرین صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں - روز قیامت ایک جنتی پیش ہوگا حق تعالےٰ فرمائیگا اے بنی آدم تونے اپنا ٹھکانہ کیسا پایا؟ عرض کرے گا اے

رب تعالیٰ بہت عمدہ پھر حکم ہوگا سوال کر اور جو چا
مانگ وہ جواب دیگا یا رب نہ میرا کوئی اور سوال ہے
نہ خواہش مگر یہ تمنا ہے کہ مجھے پھر دنیا میں بھیج تاکہ میں تی
راہ میں دس دفعہ شہید ہو جاؤں یہ تمنا شہادت کا فض
مرتبہ جو دیکھے گا اس کے واسطے کریگا۔

اور ایک دوزخی پیش ہوگا تو اسے فرمان ہوگا ا
بنی آدم تو نے اپنی منزل کیسی پائی وہ عرض کرے گا
اے رب بہت بری منزل ہے فرمائے گا اگر تیرے
پاس زمین بھر سونا ہو دیکر اس سے نجات پانا پسند کرے
وہ عرض کرے گا اے رب ضرور تو فرمائیگا تو نے جھوٹ
کہا ہیں نے تو اس سے کہیں کم کا مطالبہ کیا تھا اور آسان وہ
تو نے نہ کیا پھر وہ جہنم کو بھیجا جاویگا (احمد مسلم)
کنز العمال ۔

۴۰ ۔ جن پر دَورِ نبوت و رسالت کا خاتمہ ہوا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم وہ فرماتے ہیں دین اسلام کی بلندیوں کی چوٹی

اکمال، جہاد ہے اس تک رسائی افضل مسلمانوں کو ہی نصیب ہوتی ہے (طبرانی)

اگلی پچھلی امت کو بشارت

انس رض سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت کا حال مانند مینہ کے ہے نہ جانے اول اس کا بہتر ہے یا آخر (ترمذی)

دین اسلام بھیجنے قرآن پاک اتارنے کے تین بنیادی مقصد

فتح ۲۶/۹ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۭ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝

اے نبی محبوب بے شک ہم نے تمہیں بھیجا گواہ اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ اور رسولؐ کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح شام اللہ

گی پاکی بولو۔

نہایت غور کا مقام ہے کہ دین اسلام بھیجنے قرآن مجید اتارنے کا مقصود ہی پروردگار عالم تین باتیں ارشاد فرماتا ہے اول یہ کہ لوگ اللہ ورسولؐ پر ایمان لائیں دوم یہ کہ دائرہ نبوت ورسالت کے مکمل اور پورا فرمانے والے آخری نبی رسول خدا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمال تعظیم وتوقیر کریں سوم یہ کہ اللہ تعالےٰ کی عبادت وطاعت میں رہیں۔

اہل اسلام! ان ہر سہ بنیادی مقاصد دینیہ کی پیاری ترتیب ملاحظہ ہو کہ سب سے پہلے ایمان کو اور سب میں پیچھے اپنی عبادت کو اور بیچ میں اپنے پیارے حبیب لبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمال تعظیم وتوقیر کو دکھا گویا کہ ایمان وعبادت میں ایسی ہے جیسے بدن جسم میں جان یا مکان میں مکین۔

لہٰذا ہر مجاہد اسلام کو اپنی ملت کے ان بنیادی

تین مقاصد کو آخر دم تک پیش نظر رکھنا درکار ہے اور ان ہر سہ عظیم وجلیل مقاصد سے کبھی بھی غفلت سستی اور بے پرواہی برتنا جائز نہیں کہ یہ تینوں سنہری مقصد گویا ملت کی عمارت کے سنگ بنیاد ہیں ۔

علم وعرفان والوں نے تو ایمان عشق رسُول کا دوسرا نام بتلایا ہے اور دین تعظیم رسُول کا حاصل ٹھہرایا ہے اور اللہ کی عبادت و طاعت دین ایمان کا لازمی نتیجہ وثمر تصوّر فرمایا ہے ۔

اور واقعی بے تعصب طور پر دیکھا جاوے تو یہ حقیقت بخوبی کھل جاتی ہے کہ ایمان اور کفر ایک دوسرے کی ضد ہیں

توبہ ۳ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِیْمَانِ ؕ وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

اے ایمان والو اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست

نہ رکھو اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کریگا تو وہی ظالم ہیں ۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایمان اور کفر میں باہم کوئی رشتہ و تعلق وابستگی نہیں کہ بنیادی یگانگت نہیں بلکہ تضاد ہے ۔

ایمان کے حکم و حقیقت سے محروم لوگوں کے اعمال خیر و حسنات کے حق فیصلہ ثابت ہے فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ۝ ہم نے ان کے کئے کرتے اعمال کو نیست و نابود کر دیا ایمان نہ ہو تو علم زہد تقویٰ صدقہ عبادت جہاد تبلیغ وغیرہ خیرات و حسنات میں عمر بھر مشقت اٹھائیں جانیں کھپائیں شہرت و ناموری حاصل کریں مگر ہونا کیا ہے عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝ بڑے سے بڑے عمل کریں مشقتیں کر کے تھک جائیں انجام کیا ہوگا بھڑکتی آگ میں جائیں گے ایسوں ہی کے حق میں مناسب ہے ؎

مَنْ لَّمْ يَكُنْ لِّلْوِصَالِ اَهْلًا + فَكُلُّ طَاعَاتِهٖ ذُنُوْبٌ

ترجمہ ۱۰/۹ قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ وَاَبْنَآؤُکُمْ وَاِخْوَانُکُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ وَعَشِیْرَتُکُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ کَسَادَهَا وَمَسٰکِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَیْکُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ط وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۝

آپ فرما دیں اے محبوب! اگر تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ تجارت (سوداگری) جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے (جہاد کرنے) سے زیادہ پیاری ہوں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ

نہیں دیتا۔ اللہ تعالےٰ کے اس کلام پاک سے معلوم ہُوا
جسے دنیا جہان میں کوئی معزز کوئی عزیز کوئی مال کوئی چیز اللہ
رسُولؐ سے زیادہ محبوب ہو وہ بارگاہ الٰہی سے مردود ہے
اللہ اسے اپنی طرف راہ نہ دیگا۔ اسے اللہ کے عذاب کی
انتظار چاہیئے۔

سنتِ رسُولؐ سے محبّتِ رسُولؐ کا مقام

حضور ہادیٔ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں لَا
یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ
مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ؎
تم میں کوئی مسلمان نہ ہوگا جب تک میں اسے اس کے
ماں باپ اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ
ہوں (متفق علیہ) کتاب وسنت نے تو فیصلہ فرمادیا
کہ جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کسی
کو عزیز رکھے ہرگز مسلمان نہیں۔

عنکبوت ۲۰/۱۳ الٓمّٓ ۝ أَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۝

کیا لوگ اس خیال میں ہیں کہ اسی پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ وہ کہدیں ہم ایمان لائے اور اُن کی آزمائش نہ ہوگی۔ معلوم ہوا کہ دعویٰ ایمان سے ہی چھٹکارا نہیں ہو جاتا بلکہ اس کے بعد ایمان واقعی ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ ضرور امتحان سے ہوگا اور اس طرح واضح طور پر کھل جائیگا کہ کون ایمان کے دعویٰ میں سچا ہے اور کون جھوٹا ہے۔

میم واو میم نون تشریف نیست

لفظ مومن جز پئے تعریف نیست

چنانچہ پروردگار عالم وحدہٗ لاشریک نے ہمارے بزرگ اور مقتدا صحابہ کرام کو ادب و عشقِ رسولؐ میں عظیم امتحانات کے لئے اول نہایت اعلیٰ درجہ کی جامع مانع تعلیم و ہدایت فرمائی پھر اُن امتحانات میں ان کو جانچا ان میں کامیاب رہنے والوں کو درجہ اور انعام ملا اور

ان کی سچائی کا اعلان فرمایا گیا۔

سب سے بڑا اور عالمگیر امتحان ادب و عشق رسُول کا ہُوا منافقوں نے راعنا کا لفظ بے ادبی کی نیت و معنی میں بولا صحابہ کرام اہل اسلام کو حکم ہُوا یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا ایمان والو راعنا کہنا ہی چھوڑ دو اس کی بجائے کمال ادب سے اُنْظُرْنَا کہنا تعلیم فرمایا گیا ہم پر نظر رہے ہمیں نگاہوں سے نہ گرایا جائے نگاہ عنایت سے سمجھ لینے کا موقع دیا جاوے۔ اور آئندہ راعنا کہنے کی جرأت والوں پر کفر کا تازیانہ رکھا گیا وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے صاف کھل گیا کہ محبوب خدا محمد مصطفےٰ کا بے ادب گستاخ اللہ کے ہاں ایمان دار نہیں بلکہ صاف صاف کافر ہے۔

سفر تبوک میں مجاہدین اسلام صحابۂ کرام میں چند منافقوں نے محبوب خدا کے حق میں آپس میں گفتگو کے

دوران کہا وَمَا یُدْرِیْهِ بِالْغَیْبِ محمدؐ غیب کیا جانیں انہیں غیب سے کیا لگے؟ علام الغیوب وحدہٗ لاشریک نے اپنے نائب اعظم مظہر اتم کی اتنی سی بے ادبی کو برداشت نہ فرمایا اس غیبی بات سے بھی مطلع فرما کر بے ادبی والوں کی پیشی کرادی دربار رسالت میں انہوں نے قسمیں کھا کر کہدیا کہ ہم نے تو کوئی کلمہ حضور کی شان میں بے ادبی تنقیص و کسر شان کا نہیں بولا راستہ کاٹنے کو یونہی دل لگی کی باتیں کر رہے تھے۔ پروردگار عالم سے انہیں جھٹلا کر شرمسار فرمایا توبہ ۱۰/۱۶ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم نے بے ادبی کا بول نہ بولا اور البتہ وہ ضرور کفر کا کلمہ کہا ہے اور اسلام میں آکر کافر ہو گئے عذر بہانہ کچھ نہ سنا گیا ارشاد ہوا لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ

(توبہ ۱۰/۱۴)

عذر بہانے نہ کرو تم ایمان کے بعد کافر ہو چکے۔

اس سے صاف معلوم ہوا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی بے ادبی کی بات کفر ہے خواہ جس طرح بھی ہو اس میں عذر بہانہ نہیں چلتا۔ چاہے کتنے ہی بڑے سے بڑے درجہ کا کوئی عالم فاضل صوفی مجاہد واعظ متقی پیر یا مصنف یا افسر یا امیر یا کوئی اور ہو۔

حجرات ۲۶/۱۳ یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ۝

اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بیان (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات بلند آواز سے نہ کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے کرتے ہو۔ کہ کہیں تمہارے سب عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔ بخاری ۳/۱۲۴ میں اس کی تفسیر میں

ہے کہ یہ عظیم انتباہ دو عظیم شخصیتوں حضرت ابوبکر رض و حضرت عمر رض کو ہُوا بنی تمیم (کا گروہ) آیا اس کی تنظیم کے سلسلہ میں ان ہر دو بزرگوں کی آواز بلند ہوگئیں تو یہ ارشاد ربّانی ہُوا پھر تو انہوں نے کمال ادب سے سرگوشی کی طرح کلام کی عادت کرلی حتیٰ کہ کئی بار حضور کو فرمانا پڑتا کہ اے عمر تم کیا کہتے ہو اس مبالغہ کے ادب و تعظیم پر کوئی اصلاح نہ ہوئی بلکہ اگلی آیت میں ان کی تائید مغفرت اور فضیلت و اجر عظیم کا اعلان ہُوا اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ط لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ○

بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں اللہ کے رسول ؐ کے پاس یہ ہیں جن کا دل اللہ نے تقویٰ کے لئے پرکھ لیا ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے اس سے معلوم ہوا کہ حضور کی بے ادبی کا لفظ اور کلمہ تو خود آواز بلند کرنا بھی تمام

اعمال سب کیا کرتا تباہ کر دینے کا موجب ہے اگر توبہ و تدارک نصیب ہو۔

جہاد میں مجاہدین کا امتحان اور خدائی مدد

توبہ ۱/۱ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ○

بے شک اللہ نے بہت جگہ تمہاری مدد فرمائی اور حنین کے دن جب تم اپنی کثرت پر اترا گئے تھے وہ تمہارے کچھ کام نہ آئی اور زمین اتنی وسیع ہو کر تم پر تنگ ہو گئی۔ پھر تم پیٹھ دے کر پھر گئے۔

یہ آیت کریمہ غزوۂ حنین کے متعلق ہے۔ حنین طائف کے قریب ایک وادی ہے جو مکہ مکرمہ سے چند میل کے

فاصلہ پر ہے ۸ھ میں فتح مکہ معظمہ سے تھوڑے روز بعد قبیلہ ہوازن اور ثقیف مسلمانوں سے جنگ کرنے آ گئے جبکہ حضورؐ زیارت کعبہ کے لئے ہمراہ صحابہ یہاں پہنچے سفر حیات دنیاوی کے قدم قدم اور منزل منزل پر بندۂ مومن کا امتحان ہوتا رہتا ہے ۲ھ بدر کی حالت کا اوّل ایک گونہ عکس یہاں سامنے آیا مسلمانوں کی تعداد بارہ ہزار یا اس سے بھی زائد تھی اور کفار مشرکین چار ہزار تھے۔

جب دونوں لشکر مقابل ہوئے مسلمانوں میں سے کسی کی زبان سے اپنی تعداد کی کثرت پر نظر کر کے یہ کلمہ نکلا کہ ہم ہرگز مغلوب نہ ہوں گے حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ناگوار ہوا معلم کائنات تو کثرت قلت کو خطرے میں لانے کی بجائے ہمیشہ اللہ کا بھروسہ اور حق کی مدد کا سبق سکھانا چاہتے تھے کہ لحظہ بھر بھی یہ خاطر میں نہ گزرے کہ فتح میں ہماری کثرت کا بھی کچھ دخل ہے بلکہ ہر مجاہد ہر لحظہ متوجہ بحق رہے شدید مقابلہ ہوا مشرکین بھاگ نکلے تو مسلمان مقابلہ کے مورچوں

سے ہٹ کر مالِ غنیمت لینے میں مصروف ہو گئے۔

بھاگے ہوئے ہزیمت یافتہ لشکر کفار نے مجاہدین کی تو
بٹتے دیکھی تو اُسے غنیمت جانا اور پلٹ کر تیروں کی بارش کر دی
تیر اندازی میں وہ مہارت خاص رکھتے تھے اس کا نتیجہ یہ ہوا
کہ مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے لشکر بھاگ پڑا اور حضور رسید
عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت عباسؓ آپؐ کے
چچا اور ابوسفیان بن حرث آپ کے چچا زاد تھے حضورؐ نے اپنی
سواری کو کفار کی طرف بڑھایا اور انصار کو واپس آنے کو پکارا
اور حضرت عباسؓ کو بلانے کے لئے فرمایا بلند آواز سے انہوں
نے بلایا تو وہ لوگ لبیک کہتے واپس آگئے اور پھر معرکہ
کارزار گرم ہوا۔

حضور نائب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اس وقت ریت یا مٹی دستِ اقدس میں لیکر "رب محمد کی قسم
بھاگ نکلے" (شَاھَتِ الْوُجُوْہُ وَ رَبِّ مُحَمَّدٍ) فرماتے
ہوئے کفار پر پھینکی تو فوراً کفار میں بھگدڑ آ مچی اور مسلمانوں

کی فتح ہوگئی پھر حضورؐ نے مال غنیمت لیکر اہل اسلام میں تقسیم فرمایا۔

امام بخاری تاریخ میں اور امام بیہقیؒ عمر بن سفیان ثقفی سے راوی ہیں وہ کہتے ہیں کہ غزوۂ حنین میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک مٹھی بھر ریت لیکر ہمارے مونہوں پر ماری فانهزمنا تو ہمیں شکست نصیب ہوئی ہمارا ہر ایک یہی خیال کرتا تھا کہ ہر پتھر ہر درخت اور سوار ہماری ہی طلب میں ہے (خصائص ۱/۲۶۸)

ابن اسحاق۔ بیہقی۔ ابو نعیم جبیر بن مطعمؓ سے راوی وہ کہتے ہیں جب ایک بلندی پر حضورؐ کا نور چمکا غزوۂ حنین میں مجاہدین اسلام اور کفار مشرکین میں گھمسان کی جنگ ہو رہی تھی۔ میں نے دیکھا کہ آسمان کی طرف سے کوئی سیاہ چیز آئی جو ہمارے اور دشمن کے درمیان پھیل گئی اور وہ سیاہ چیونٹیاں تھیں جو تمام وادی (جنگل) میں ایسی پھیلی کہ سارا جنگل ان سے بھر گیا فوراً دشمن کو شکست فاش ہوئی اور ہمیں

اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ فرشتے تھے انّھا الملائکۃ
(سیرۃ ابن ہشام ۲/۷۰ خصائص ۱/۲۶۹)
سیرۃ ابن ہشام ۲/۸۴ میں ہے مالک بن عوف نے مسلمانوں
کا حال دریافت کرنے چند جاسوس بھیجے جب وہ واپس اس کے
پاس پہنچے تو نہایت پریشان بدحواس تھے اس نے پوچھا
تمہاری خرابی ایسے حواس باختہ کیوں ہو بولے ہم نے سفید
سفید لوگ ابلق گھوڑوں پر سوار دیکھے ہیں یہ دیکھ کر
ہمارے حواس بجا نہیں رہے۔
خصائص ۱/۲۶۹ سیرۃ ابن ہشام ۲/۸۶ میں بیہقیؒ و ابن عساکر
مصعب بن شیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ اپنے والد (یعنی شیبہ رضؓ)
سے راوی ان کا بیان ہے کہ غزوۂ حنین کے موقعہ پر میں حضور
صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ نکلا بخدا میں پختہ مسلمان نہ تھا
در پردہ ارادہ تھا کہ ہوازن قریش پر غالب آئے تو میں حضور
کے قریب ہی رہونگا اور موقع پاکر اپنے باپ عثمان کے احد میں
قتل کا بدلہ حضور کو اچانک قتل کرکے لونگا چنانچہ اس ارادہ

سے میں حضور کے قریب آیا اور اسی تاک میں تھا کہ (قدرت کا ایسا کرشمہ دیکھا) کہ میں نے پکار کر کہا یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرَایْ خَیْلاً بُلْقًا یَا رسولؐ بے شک میں ابلق (ٹانگوں تک سفید) گھوڑے دیکھتا ہوں فرمایا یَا شَیْبَۃُ اِنَّہٗ لَا یَرَاھَا اِلَّا کَافِرٌ اے شیبہ انکو تو کافر ہی دیکھتا ہے (یعنی جیسا کہ فرمایا سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ کَفَرُوا الرُّعْبَ)

شیبہ کا بیان ہے پھر حضور نے میرے سینہ پر دست اقدس مار کر فرمایا اَللّٰھُمَّ اھْدِ شَیْبَۃَ اے اللہ شیبہ کو ہدایت دے یہ آپ نے تین بار کیا۔

شیبہؓ کا بیان ہے کہ حضور نے تیسری بار مار کر اپنا دست اقدس ابھی اٹھایا بھی نہ تھا کہ اب میری یہ حالت ہوگئی کہ مَا اَجِدُ مِنْ خَلْقِ اللّٰہِ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْہُ تمام خلق خدا میں مجھے حضور سے زیادہ محبوب کوئی نہ رہا

خصائص میں لغوی۔ بیہقی وغیرھم کی روایت میں شیبہؓ

کا بیان یہ بھی ہے میں جب حضور کے دائیں آیا تو حضرت عباسؓ کو موجود پایا میں نے کہا حضور کے چچا ہیں میرے قابو آنے کو یہ نہ چھوڑیں گے بائیں آیا تو ابی سفیانؓ بن حارث موجود تھے میں نے دل میں کہا کہ یہ بھی آپ کے چچیرے بھائی ہیں مجھے قتل کا موقع نہ دیں گے پھر حضور کے پیچھے سے آیا جب تلوار کی زد میں آنے کے لائق میں قریب ہو گیا رفع لی شھاب من نار کالبرق فخفته فنکصت القھقری میرے لئے ایک بجلی کی طرح ایک شعلہ آتشی اٹھا تو میں اس سے ڈر گیا سو پچھلے پاؤں بھاگا تب لوٹ کر حضور نے میری طرف دیکھا تو فرمایا شیب ادھر آؤ میں آیا تو حضور نے دست رسالت کو میرے سینہ پر رکھا تو اللہ نے شیطان کو میرے دل سے نکال دیا۔ پھر جو میں نے نگاہ حضور کی طرف اٹھائی تو آپ مجھے اپنے گوش و چشم سے بڑھکر اور اس سے بھی زیادہ پیارے ہو گئے الخ

ابن سعدؒ عبدالرحمٰن بن ازہرؓ سے راوی کہ خالدؓ بن ولید

جنگ حنین میں شدید زخمی ہو گئے حضور نے لعاب دہن اقدس ڈالا معاً ٹھیک ہو گئے سلمہ بن اکوع رضؓ کہتے ہیں غزوۂ حنین میں ہوازن سے ہمارا مقابلہ ہوا جب شدید پیاس لگی تھوڑا سا پانی حضور نے ایک لگن میں منگا کر پیالہ میں ڈلوا دیا۔ ہم اُس سے وضو کرنے لگے حتیٰ کہ ہم سب نے اسی سے وضو کر لیا (یعنی ۱۲ ہزار سے زائد لشکر اسلام نے سبحان اللہ ابو نعیم رضؓ انسؓ سے راوی کہتے ہیں کہ حُنین میں مسلمانوں کو جب ہزیمت ہوئی تو حضور ایک شہباء خچر پر سوار تھے جس کا نام دُلدل تھا۔ آپ نے اس سے فرمایا دلدل زمین سے لگ جا تو اس نے اپنا پیٹ زمین سے لگا دیا تو حضور نے ایک مٹھی مٹی لیکر کافرونکے منہ کے جانب پھینکی اور فرمایا حٰمٓ لَا یُنْصَرُوْنَ تو تمام لشکر کفار کو ہزیمت و شکست ہوئی ہم نے ان پر اس وقت نہ تیر پھینکا نہ نیزہ سے وار کیا یعنی محض اس معجزہ سے فتح ہوئی۔

خصائص ۲/۱۴۱ ابن عساکر حارث اعورؓ سے راوی کہتے

ہیں کہ اُن میں سے جنہیں حضور نے بیان فرمایا زید خیر بھی ہیں
اور وہ زید بن صوخان ہیں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ارشاد
فرمایا "میرے بعد تابعین سے ایک شخص اور وہ زید خیر ہے
اس کے بدن کے اعضا سے بعض بقدر بیس برس کے پہلے
جنت میں پہنچ جائیگا" چنانچہ زید بن صوخان کا بایاں ہاتھ معرکہ
نہاوند میں کٹ گیا اور پورے بیس برس بعد خود جنگ جمل میں
حضرت علیؓ کے ہمراہ شہید ہوئے اور شہید ہونے سے پہلے
زید بن صوخان نے بیان کیا تھا کہ میں نے اپنا وہ ہاتھ دیکھا
آسمان سے نکلا اور مجھے اپنی جانب آنے کو اشارہ کیا اور میں
اُس سے ملنے والا ہوں۔

شہداء راہ خدا میں جانباز اللہ کے پیارے بندے ہوتے
ہیں نہ اُن کی زندگی ختم ہونے والی ہے نہ ان کی یادگار اور
نام کبھی مٹ سکتا ہے ان کی حیات پاکیزہ ہزار زندگیاں قربان
زندہ جاوید ہے جو راہ حق میں چل بسا۔
کوکبۂ غزوۂ بدر ہمارے پیر بھائی حضرت الحاج بخشش

مصطفےٰ اعلیٰ خان صاحب مہاجر مدنی جماعتی میسوری مدظلہٗ کی مقدس تصنیف ہے جس میں آپنے شہداء بدر کے مقدس احوال شریفہ کو قلمبند فرمایا ہے جو قابل دید ہے۔

لکھتے ہیں شہداء بدر رضی اللہ عنہم کی مبارک قبروں پر رات کو نورانی شعائیں چمکتی نظر آتی ہیں۔ معرکۂ بدر کا مقدس مقام زیارت گاہ خلائق ہے جہاں پہاڑی سلسلہ کی ایک کڑی جبل قوز نامی ہے جو قوس سے قوز بن گیا ہے۔ یہ بدر کے پاک شہیدوں کی عجیب یادگار ہے یہ پہاڑ گویا ایک قبر مبارک ہے جس پر ریت کا غلاف ڈالا گیا ہے کرید کر دیکھے تو پتھر کجا کنکر بھی نظر نہیں آس پاس کیا ملک بھر میں ایسا ریت کا پہاڑ نہیں ہوا تیز میں بھی اس کی ریت نہیں اڑتی مختلف وقتوں میں اس یادگار پہاڑ قوز سے بہشتی طبل کی آوازیں سنائی دیتی ہیں خصوصاً فجر اور عصر کے وقت اس جنتی طبل کی آواز میں زندہ جاوید شہداء کی تسبیحیں اور محبوب کبریا اور دین اسلام پر جانبازی کے فریضۂ جہاد میں کامیابی و فتح کی

خوشی وشکریہ میں شادیانے بجنے کی روزانہ آتی ہے اور جمعہ کی رات ہمیشہ یہ جہادی طبل بہشتی کی آوازہ آتی ہے ہوا کا رخ مشرق کی طرف سے ہو تو بدر شریف میں بیٹھے یہ آوازیں سن سکتے ہیں حالانکہ اس پہاڑ قوز شریف پر یا اس کے دامن میں آس پاس بظاہر کوئی انسانی ٹھکانہ نہیں قُلتُ ؎

فضائے بدر میں یعنی کسی کی یاد ہے ابتک
شہیدوں کے ترانے سے جہاں آباد ہے ابتک

شہدائے بدرؓ کے مبارک ناموں کے ختم علماء و مشائخ اسلام میں عرب و عجم میں حل مشکلات کے لئے تریاق مانے گئے ہیں دفع بلیات و شفاء امراض میں صلحاء امت کے معمولات خاصہ سے ہے۔ اور بلاشک مجرب اور صحیح ہے۔

دین ایمان کی درستی کے ساتھ یعنی اللہ رسولؐ کے ادب وعشق پر استقامت میں راہ خدا میں جہاد عظیم فضیلت اور اعلےٰ عبادت اصل کرامت ہے سبحان اللہ آج چودہ سو برس بعد بھی جنگ ہندوستان میں جہاد کی وہی کرامات

دیکھی گئی ہیں۔ سکھوں اور دوسرے کفار نے جب گرفتار ہوئے سبز لباس سفید گھوڑوں اور سفید پگڑیوں۔ نشانوں والی فوج کا دریافت کیا۔ سبز لباس والوں نے بم اور گولے لیکر جیب میں رکھ لئے۔ کہیں اشارہ سے نشانہ سے ادھر کر دیئے۔ کہیں ذکر و نعروں کے ساتھ کفار کی فوج کو پسپا کر دیا کہیں انہیں ہتھیار رکھوا دیئے۔ فرشتوں اور شہداء اولیاء کی برکت سے مجاہدوں کو عزم و استقلال نصیب ہوا اور بے سامانی و قلت تعداد کے باوجود بے مثال ثابت قدمی دکھائی قلت نے کثرت کا نہ صرف رخ پھیرا بلکہ حلیہ بگاڑ کر رکھدیا۔

راہِ خدا میں شہادت پانے والوں کو مُردہ کہنا منع ہے وہ زندہ ہیں

بقرہ ۲ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝

اور جو خدا کی راہ (جہاد مجاہدہ) میں مارے جائیں انہیں

مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں اور لیکن تمہیں شعور نہیں فائدہ
بدر کے شہیدوں کے حق لوگ کہتے کہ وہ فوت ہو گئے دنیا
کی آسائش سے محروم ہو گئے اس آیت سے شہیدوں کو
مردہ کہنا منع فرمایا گیا جبکہ وہ زندہ ہیں اور اتنی اعلیٰ درجہ
کی زندگی والے ہیں جس کی تمہیں خبر نہیں معلوم ہوا کہ اللہ کی راہ
میں شہید ہونے والے غلامان مصطفےٰ کی شان یہ ہے کہ ان کو
مردہ کہنا بھی اللہ تعالےٰ کو ناگوار ہے بلکہ حق یہ ہے کہ وہ
عوام کے شعور سے بالاتر درجہ کی زندگی سے نوازے گئے
ہیں کہ ہر گناہ سے محفوظ۔ سوء خاتمہ سے بیغم۔ جہاد اور شہادت
سے سابقہ تمام گناہ معاف۔ اور ہر نیکی و طاعت تا قیامت
ان کی جاری اور بڑھتی رہے گی۔ اور دائمی زندگی نصیب
اور علم۔ سماعت۔ بصارت۔ نصرت و تصرف کی
(جاننے۔ سننے۔ دیکھنے۔ امداد کرنے کی عظیم) قوت
و طاقت شان انہیں ہوتی ہے کہ جس تک دوسروں کا فہم
بھی رسا نہیں ہوتا۔ بعد وفات شہیدوں کو اللہ تعالےٰ

عوام کے فہم و شعور سے بالاتر زندگی دے دیتا ہے۔ انہیں عزت اور پیار کی روزی دیجاتی ہے انہیں قرب و رضاء الٰہی کیساتھ عظیم راحتیں دی جاتی ہیں۔ ان کے عمل جاری بنا دیئے جاتے ہیں ان کا ثواب و اجر بڑھتا رہتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں کے قالب (بدن) میں رکھی جاتی ہیں جنّت کی سیر کرتی ہیں وہاں کے میوے اور نعمتوں کی روزی پاتی ہیں۔

شہید وہ مسلمان مکلّف ظاہر ہے جو تیز (جنگی) ہتھیار سے مظلوم مارا جائے۔ یا معرکہ جنگ میں شہید کیا ہُوا یا زخمی پایا جائے اور اس نے کچھ آسائش نہ پائی۔ تو بغیر غسل و کفن انہیں کپڑوں میں اُس پر نماز پڑھی جائے اسی حالت میں دفن کیا جائے آخرت میں شہید کا بہت بڑا رتبہ ہے۔

شہیدوں کو مردہ خیال کرنا بھی نا روا ہے وہ زندہ ہیں روزی پاتے ہیں پچھلے لوگوں کی خبر رکھتے ھیں۔

آلعمران ۱۸ ۚ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۙ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۘ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ

اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مُردہ خیال نہ کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں۔ خوش ہیں اس پر جو انہیں اللہ نے اپنے فضل سے دیا۔ اور خوشیاں منا رہے ہیں اپنے پچھلوں کی جو ابھی اُن سے نہ ملے۔ کہ اُن پر نہ کچھ اندیشہ ہے نہ غم۔ خوشیاں مناتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل کی اور یہ کہ اللہ ضائع نہیں کرتا اجر ایمانداروں کا۔

فوائد (۱) اس سے صاف معلوم ہُوا کہ اللہ کی راہ میں

مارے جانے والوں کو مردہ تصور کرنا منع ہے کیونکہ وہ زندہ ہیں۔ اگرچہ بظاہر وفات پائی اور جنازہ دفن۔ تقسیم میراث بعد عدت بیوہ سے عقد کا جواز وغیرہ احکام اُن پر جاری ہوتے ہیں مگر راہِ حق میں جہاد کر کے جان نثاری سے انہوں نے وہ ابدی حیات اور دائمی زندگی پائی کہ ہزار زندگیاں اس پر قربان ہوں۔ انہیں اللہ کا وہ قرب اور رضا، فضل نصیب ہوا کہ ان کے اجسام وارواح کو ایک عظیم زندگی ملی اور اعلےٰ حیات نصیب ہوئی جو دوسرے لوگوں کی زندگی سے کہیں اعلےٰ و بہتر ہے وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایمان کے ساتھ پیروی کر کے راہ خدا میں جانثار ہوئے اور زندۂ جاوید ہوئے۔

(۲) راہ حق میں جہاد عظیم عبادت و طاعت الٰہی ہے جس میں سب سے اعلےٰ انبیا پھر صدیقین پھر شہدا پھر صالحین کا مقام ہے۔ انبیاء، شہداء اور حفاظِ کتاب اللہ کو زمین بھی پہنچانتی ہے ان کے وجود محفوظ رہتے ہیں صحابہ کرام کے

مبارک زمانہ سے آج تک بکثرت دیکھا گیا اور ثابت ہُوا کہ
جب کبھی کسی شہید کی قبر کھل گئی تو ان کے جسم تر و تازہ سلامت
پائے گئے عارفین خدا و عشاقانِ مصطفےٰ کے حق بھی ایسا
ہی ثابت ہُوا ہے ؎

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

(۳) شہیدوں کی زندگی اعلیٰ درجہ کی شرعی قطعی دلیلوں
سے ثابت ہوئی تو شرعی مستثنیات کے سوا حیات کے دیگر
لوازمات خود ثابت ہوئے کہ کسی شئے کا ثابت ہونا ہی لوازمات
کا ثبوت ہوتا ہے لہذا شہداء کو ہر قسم کی آسائش روزی
آرام مسرت اطمینان - طاعت و یادِ حق ثواب و اجر
اور متعلقین کا احساس و علم ان کی زندگی خاتمہ اور انجام
دکھ کا نہ اور ان کے رنج و راحت سب کا بخوبی علم رکھتے
ہیں جیسا ویستبشرون بالّذین لم یلحقوا بھم
من خلفھم سے ظاہر ہے اور کیوں نہ ہو اللہ رسول

پر کامل ایمان کے ساتھ راہ خدا میں جہاد اور جان نثاری سے وہ قرب و رضا پاتے ہیں کہ سراپا علم و عرفان کا ایک آئینہ ہی بن جاتے ہیں مصلحت و منشاء الٰہی کے پیش نظر خاموش رہتے ہیں ورنہ تو عالم شہادت سے ہمکنار ہو چکے ہیں

؎ مصلحت نیست کہ از پردہ بروں افتد راز
ورنہ در محفلِ رنداں خبرے نیست کہ نیست

مجاہدین اسلام کیلئے غیبی امداد کی بشارت و تقویت

آل عمران ۱۲/۴ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○

اور بے شک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی جب تم بالکل بے سرو سامان تھے تو اللہ سے ڈرو کہ کہیں تم شکر گزار ہو

۲ھ ابوجہل اس امت کے لئے فرعون علاوہ دوسرے کارکن افراد کے ایک ہزار کا لشکر جرار کفار قریش کے سرداروں اور عرب بھر کے چنے ہوئے پہلوان شہسوار

اور جنگی تجربہ کاروں پر مشتمل لیکر بڑے فخر و غرور سے مسلمان
کے مکمل قتل عام کے پروگرام سے پورے بھرپور ساز و سامان
کے ساتھ تین سو گھوڑے۔ سات سو اونٹ سواری کے
لئے تھے فوج کفار کو مست اور پرجوش رکھنے کو ناچنے گانے
والی عورتیں اور کثیر شراب بھی ہمراہ تھی ہر فرد جنگی مہارت
کے علاوہ لوہے اور ہتھیاروں میں پورا لیس تھا۔ منافقین
بیمار دل کا یہ دل میں کہنا تھا کہ غَرَّ هٰٓؤُلَاۤءِ دِينُهُمْ
مسلمانوں کو دین کا غرور ہے قریش کی چند عورتیں بھی ان
سے مقابلہ کر کے انہیں شکست فاش دے دینگی (انفال)
اور مقابل جو تھے شمار تو ان کا ۳۱۳ سے زیادہ نہ تھا مگر
خدا اور رسولؐ کے ادب عشق میں دنیائے اسلام کے لئے
مثالی عزم و استقلال والے۔

عجب انداز سے آئے خدا کے چاہنے والے
زبانیں خشک پوشاکیں دریدہ پاؤں میں چھالے
نہ تھا گو تین سو تیرہ سے آگے تک شمار اُن کا
شناسا یہ ہے کہ ان کے ساتھ تھا پروردگار اُن کا

تمام لشکر میں صرف آٹھ تلواریں۔ چھ یا سات بکتر۔ بجائے لوہے کے اکثر کے پاس جنگلی لکڑیوں کے تراشیدہ تیر تھے ستر اونٹ اور دو گھوڑے۔ جن پر باری باری سے لشکری سواری کر کے آئے کوئی جو پیدل سفر سے آئے پاؤں پر چھالے پڑ گئے۔ تھکا ماندہ مگر عزم استقلال دین ایمان ادب و عشق حق سے مست و سرشار لشکر تھا۔ ہمراہ نہ کوئی خاص راشن ہے نہ باقی ضرورت کا ناچاری سامان مگر ان اللہ والوں کو خدا و رسولؐ کی خوشنودی حاصل کرنے میں سب کچھ کر جانے کی دھن کے سوا نہ ادھر توجہ نہ دھیان گویا۔ ۳۱۳ جھوٹے اور ایک سچے خدا کے ماننے والوں میں آج فیصلہ کن معرکہ اور کفر و اسلام کا مقابلہ تھا۔

لشکر کفار نے پہل کی مجاہدین اسلام نے کفر توڑ جواب دیا معرکۂ کارزار گرم ہوا سیّد العالمین محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے طویل دعائے فتح

نصرت فرمائی ارشاد ہوا انفال ۹/۱۵ اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّکُمْ فَاسْتَجَابَ لَکُمْ اَنِّیْ مُمِدُّکُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ مُرْدِفِیْنَ ۝ جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری سن لی کہ میں تمہیں مدد دینے والا ہوں ہزار فرشتوں کی قطار سے اور آلعمران ۴/۴ میں محبوب کی فرمائش کو بیان فرمایا اے محبوب آپ جب مسلمانوں سے فرما رہے تھے کیا تمہیں یہ کافی ہیں اَنْ یُّمِدَّکُمْ رَبُّکُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ مُنْزَلِیْنَ ۝ کہ تمہیں مدد دے تین ہزار فرشتے اُتار کر ہاں نہیں اگر تم صبر اور تقوٰی کرو اور کافر اسی دم سے تم پر آپڑیں تو تمہارا رب تم کو مدد دیگا بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ مُسَوِّمِیْنَ پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجیگا۔

دعا خصوصی تو حضور نے فرمائی اگرچہ صحابہ کرام بھی ذکر دعا و طاعت سے حالت جہاد میں بھی ہرگز غافل نہ

رہے اور یہی شان ہے سچے مجاہد غازی کی استغاثہ دعا و فریاد کو جمع کے لفظ سے ارشاد فرمایا تاکہ تعظیم رسولؐ مجاہدین اسلام کے دل دماغ میں گھر کر جائے اور ایمان و تقویٰ کے کمال کے ساتھ ادب و عشقِ رسولؐ سے سرشار مجاہدؓں کی دعا طلب اور فریاد محبوبِ خدا کی دعا و مناجات کے ساتھ کر کے اسے شرف قبولیت بخشا گیا اول ہزار فرشتے۔ پھر تین ہزار پھر پانچ ہزار ملائکہ کی فوجیں سید العالمین حبیب کبریا کی فرماں برداری غلامی و خدمت گزاری کو اور غلامان مصطفےٰ مجاہدین اسلام کی حمایت و پاسداری و تقویت کو نازل فرمائی گئی اور باران کرم کا نزول بھی شدت کی گرمی میں ہُوا یہ سب خداوند کریم وحدہٗ لاشریک کی قدرت اور حضورؐ کے معجزات اور اللہ رسولؐ کے پیارے مجاہدین پر اللہ رسولؐ کی نوازشات کے کرشمے ہیں جن سے عالم انسانی کے ظاہر باطن میں حیرت انگیز انقلاب و برکات نمودار ہوتے ہیں انسانی نفوس کی تطہیر شیطانی دخل و اثر کا قلع و قمع ہو کر جہاد و

طاعتِ حق میں کمال استقامت و ثابت قدمی نصیب ہوتی ہے اور فطرت انسانی کی عام قوتوں سے بالاتر قوتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

انفال ۹/۱۶ جب اس نے تمہیں اونگھ سے گھیر دیا تو اس کی طرف سے چین اور آسمان سے تم پر مینہ اتارا

لِيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ۝

دین ایمان کی سلامتی و ذوق سلیم رکھنے والوں پہ مخفی نہیں کہ اس سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ یہ حق و باطل کی پہلی فیصلہ کن ٹکر تھی تو ضرور کفار کے ہر فرد کے ساتھ جنات و خبیث ارواح کی لاکھوں کروڑوں کی تعداد تھی جن کے مقابلہ میں غلامان مصطفےٰ کی تقویت حمایت اور اپنے فرائض خدمت بجالانے کا موقع حضور کے عالم بالا کے غلامانِ مصطفےٰ (فرشتوں) کو دیا گیا

انفال ۹/۱۲ اِذْ يُوْحِىْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰۤئِكَةِ اَنِّىْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ط سَاُلْقِىْ فِىْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ٥

جب اے محبوب تمہارا رب فرشتوں کو وحی بھیجتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم مسلمانوں کو ثابت رکھو عنقریب میں کافروں کے دلوں میں ہیبت ڈالوں گا۔ تو کافروں کی گردنوں سے اوپر مارو اور ان کے جوڑ جوڑ پر ضرب لگاؤ۔

معلوم ہوا کہ اللہ کی راہ میں لڑنے اور جہاد کرنے والے مسلمانوں کی امداد و حمایت و نصرت غیبی طور پر بھی اللہ تعالے اور اللہ والوں سے ہوتی ہے لہذا ان کا حق پر ہونا غلبہ اور فتح یقینی امر ہے اور اللہ اور اللہ والوں کی امداد و حمایت اہل باطل کے ساتھ ہرگز نہیں اہل حق ہی کے ساتھ ہوتی ہے حق کی فتح باطل کی شکست یقینی ہے اسی کا ارشاد ہے

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ٥

اور ہم پر ایمان داروں کی امداد کرنا حق ہے یعنی ہمارے
ذمۂ کرم پر لازم ہے۔

ابو داؤد عمر بن عامر انصاری بدری رضؓ کا بیان ہے کہ معرکۂ
بدر میں ہم سے کوئی تلوار اٹھاتا تھا تو اس کی تلوار پہنچنے سے
قبل مشرک کافر کا سر تن سے جدا ہو کر گر جاتا۔

سہل ابن حنیف رضؓ بدری رضؓ کہتے ہیں روز بدر ہم میں سے
کوئی تلوار سے اشارہ کرتا تھا تو اس کی تلوار پہنچنے سے قبل
ہی مشرک کافر کا سر اس کے بدن سے کٹ کر گر جاتا تھا۔

حضرت ابو بسر خزرجی انصاری رضؓ بدری جو نہایت دبلے
پتلے اور پست قامت تھے معرکۂ بدر میں حضرت عباس
کو جو ابھی بظاہر اسلام نہ لائے تھے قید کر لائے وہ خوب
بلند قد اور بھاری قوی بدن توانا تھے سرکار رسالت
پناہ میں لا کر پیش کیا اور عرض کیا حضور ان کو میں نے قید
کیا ہے حضرت عباس رضؓ نے جواباً بتلایا خدا کی قسم اس نے مجھے
قید نہیں کیا بلکہ ایک سفید پوش گھوڑے سوار نے مجھے

قید کیا ہے اس پر حضرت ابو لیسرؓ نے مکرر عرض کیا حضور
انہیں قید تو میں نے کیا ہے حضورؐ نے فرمایا جانے دو انہیں
جس نے قید کیا ہے وہ ایک بزرگ فرشتہ ہے۔
حضرت جبرئیلؑ نے دربار رسالت میں حاضر ہو کر
عرض کیا حضور صحابہ میں اہل بدر کیسے شمار کئے جاتے
ہیں فرمایا مسلمانوں میں افضل یا ایسا کوئی کلمہ فرمایا حضرت
جبرئیلؑ نے عرض کیا وَکَذٰلِکَ مَنْ شَہِدَ
بَدْرًا مِّنَ الْمَلٰئِکَۃِ معرکہ بدر میں جو فرشتے
حاضری سے مشرف ہوئے وہ بھی یونہی فرشتوں میں افضل
شمار ہوتے ہیں (بخاری)
حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اس روز مسلمان کافروں
کا پیچھا کرتے اور کافر آگے آگے بھاگے جاتے تھے اور ایک
سوار کا یہ کلمہ بھی سنا جاتا تھا اَقْدِمْ حَیْزُوْم اَقْدِمْ
حَیْزُوْمْ حیزوم آگے بڑھ حیزوم آگے بڑھ حیزوم
جبرائیلؑ کے گھوڑے کا نام ہے۔ اور نظر آتا تھا کہ کافر

گر کر مر گیا اور اس کا چہرہ زخمی اور ناک کٹی ہوئی پائی جاتی۔

حضرت ربیع بن ایاس انصاری بدری رضؓ کا بیان ہے کہ ہم غزوۂ بدر کے مقتولوں کو بخوبی پہچانتے تھے کسی کا سر گردن سے اڑا دیا گیا ہے کسی کے پوروں پر ضرب لگی ہوئی ہے گویا وہ آگ سے جلایا گیا ہے۔

راہ خدا کا مخلص مجاہد حقیقی اور نسبی رشتہ کی بھی پرواہ نہیں رکھتا چنانچہ حضرت عمر بن رضؓ خطاب نے معرکہ بدر میں اپنے حقیقی ماموں عاص بن ہشام کو اور مصعب بن عمیر رضؓ نے اپنے حقیقی بھائی عبداللہ کو لشکر کفار میں اپنے مقابل پاکر ختم کر دیا۔

بعد معرکۂ بدر حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ دریافت حال ابوجہل کے لئے گئے تو اسے شدید زخمی پایا۔ اس نے آپ سے دریافت کیا کہ ہم پر وار ہوتے تھے مگر وار کرنے والے نظر نہ آتے تھے آپؓ نے فرمایا وہ مارنے والے آسمانی فرشتے تھے۔ بدفہم بولا تو فتح ان کی ہوئی تمہاری تو نہ ہوئی

یہ بدنصیب کو سمجھ نہ آیا کہ فتح تو اس سلطانِ کونین محبوب
رب المشرقین صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی ہوئی جسے ان کے اکیلے
اور سچے خدا نے سلطانِ عالم بنایا اور عالم کے تہہ و بالا (زمین
و آسمان) میں ان کا حکم نافذ فرمایا اور زمین و آسمان میں
کے تمام لشکر اور جنود اسکی فوجیں ہیں فرشی و فرشتے سب
اس کے حکم و امر و منشا پر بحکم الٰہی جانباز ہیں - بری بحری فضائی
اور ظاہری باطنی زمینی آسمانی سب بیڑے اسی کی خاطر
تیار ہوئے ہے

وہ جو نہ تھے جہاں نہ تھا وہ جو نہ ہوں جہاں نہ ہو
جانِ جہاں وہی تو ہیں جان ہی سے جہان ہے

پھر حضورؐ نے اس بدانجام کی لاش پر جا کر فرمایا ساری حمد
اسے جس نے تجھے (اے دشمن حق) رسوا فرمایا اور ارشاد ہوا
یہ اس امت کا فرعون ہے کھینچ کر اسے گڑھے میں کر دو -
اور اس پر پھوڑے اور نشانوں کے متعلق ارشاد ہوا یہ
فرشتوں کے کوڑوں سے ہوئے ہیں - نائبِ رحمٰن سلطانِ

دو جہان محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جان نثاروں نے
اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا پر استقامت دکھائی تو اللہ تعالیٰ
نے فرشتوں کے بھیجنے کا وعدہ بھی اُن سے پورا فرمایا کہ ملائکہ
نے فرشی غلامانِ مصطفےٰ کے ساتھ ہوکر سیاہ و سفید گھوڑوں پر
سوار ہوکر کفار سے جہاد کیا زرد اور سفید پگڑیاں باندھے تھے ان
کے گھوڑوں کے منہ اور اگلے پچھلے پاؤں سفید تھے

(جلالین ۔ صاوی)

اسد اللہ الغالب سیدنا علی ابن ابی طالب رضؓ سے بیان کیا
گیا ہے کہ فرمایا میں بدر کے قلیب (یعنی گہری جگہ)
کہ سخت ہوا چلی تو میں نے دیکھا جبرئیلؑ دو ہزار فرشتوں
کے ساتھ نازل ہوئے اور حضور سیّد عالم صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلم کے سامنے ہو چلے ۔ پھر تیز ہوا چلی تو میں نے دیکھا اسرافیلؑ
دو ہزار ملائکہ کے ساتھ نازل ہوئے تو سلطان کونین کے
داہنے کو ہو چلے پھر روز کی ہوا چلی تو میں نے دیکھا میکائیلؑ
ہزار فرشتوں کے ساتھ اترے اور جان عالم صلے اللہ علیہ

الہ وسلم کے بائیں جانب کو چلے (تفسیر صاوی)

معلوم ہو کہ فرشتوں کا لڑنا اور جہاد کرنا منجملہ حضور سلطان عالم خواجۂ کونین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی امت کی خصوصیات وکرامات کے ہے اور یہ کچھ غزوۂ بدر ہی سے خاص نہیں بلکہ جنگ احد میں بھی جبرئیلؑ و میکائیلؑ کا حضور سیّد عالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہو کر لڑنا (جہاد کرنا) وارد ہُوا ہے۔ (صاوی) اقول بلکہ حق یہ ہے کہ ہر زمانہ میں امت محمدیہ کی اشد مہمات و مشکلات میں ملائکہ و ارواح طیبہ اعانت وحمایت و امداد کے لئے مامور ہُوا کرتے ہیں چنانچہ آج تک متعدد مواقع میں اس کا ظہور رہُوا ہے۔

سیرۃ النبویہ میں ہے عُکاشہ بن محسن رضؓ کی تلوار معرکہ بدر میں ٹوٹ گئی حضورؐ نے کسی درخت کی جڑ ان کو پکڑا دی فرمایا اس سے مارو وہ ان کے ہاتھ میں دلدار تلوار بن گئی بدر اور دوسرے معرکوں میں وہ اس سے لڑتے رہے اس کا نام

عون رکھا گیا۔ خصائص کبریٰ میں ہے سلمہ بن اسلم رضؓ کی تلوار
بدر میں ٹوٹ گئی نہتے رہ گئے حضور نے کھجور کی ایک ڈالی
ان کو دیکر فرمایا اس سے لڑو فوراً وہ ان کے ہاتھ میں تلوار
عمدہ بن گئی ہمیشہ وہ اسے پاس رکھتے تھے تاآنکہ شہید
ہوئے۔ غزوۂ بدر میں شدید جنگ کے دوران حضور سیّد
العالمین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صحابہ کرام کو حکم کر یکبارگی
حملہ کا فرماتے ہوئے میدان جنگ سے ایک مٹھی بھر ریت
لیکر شَاهَتِ الْوُجُوْهُ کہکر (یعنی ذلیل
ہوئے چہرے) لشکر کفار کی جانب پھینکی معاً ایک تیز
آندھی کا جھونکا کفار کی جانب چلا کہ ہر ایک کا منہ
آنکھیں ریت سے بھر گئے دم گھٹنے لگا سانس لینا دشوار
ہو گیا مبہوت و پریشان بھاگنے مرنے اور قید ہونے لگے
باطل کو حق کا مقابلہ کرنا تو کیا اب جان بچانا دشوار ہو گیا
سب غرور خاک میں مل گیا لشکر کفار کے سارے ستون حق کی
ایک ہی وار میں منہدم ہو گئے حق کے مقابلہ کی طاقت و غرور

کے مجسّمے اپنی موت مر کر ختم ہو گئے جو باقی تھے وہ دنیا کی نظر میں کم تعداد بے سرو سامان مگر اللہ رسولؐ کے نزدیک سراپا دین و ایمان لشکر اسلام کے ہاتھوں قید ہو گئے اور باطل کا سارا زور ٹوٹ کر ہوا ہو گیا اہل اسلام مجاہدین کو وہ بے مثال فتح نصیب ہوئی کہ دنیا کا علم و فہم سر پیٹ کر رہ گیا کہ یہ کیا ہوا اور کیسے ہو گیا۔ جوش مسرت میں بعض مجاہدین کی زبان پہ آیا کہ میں نے فلاں قتل کیا۔ میں نے فلاں کو مارا۔ میں نے فلاں کو گرفتار کیا تو اپنے حبیب کے غلاموں کی مزید ہدایت و راہنمائی کو انداز بیاں کا ادب یوں تعلیم فرمایا گیا انفال ۹/۱۶ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ص وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ج وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ط اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ تو تم نے انہیں قتل نہ کیا بلکہ اللہ نے انہیں قتل کیا اور اے محبوب وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی اور اس لئے کہ مسلمانوں کو اس سے اچھا انعام عطا

فرمائے بے شک اللہ سنتا جانتا ہے۔

اس میں جہاں مجاہدین کو ہر امر میں اللہ پر نظر رکھنے اور ہر خیر و کامیابی کو اسی سے متعلق جاننے اور بیان کرنے کی ہدایت ہے تو ساتھ ہی ان مخلصین غلامان مصطفےٰ کی مجاہدانہ کامیابی کو اپنی طرف منسوب فرما کر ان کے مقدس کارنامہ کی عظمت و قبولیت کا اعلان بھی فرمایا گیا ہے اور بندہ گی کا یہ سب سے اعلیٰ درجہ ہے جسے معیت الٰہیتہ کہتے ہیں یعنی ادب و عشقِ حق دین و ایمان سے بھرپور تقویٰ اور ہمت و حوصلہ کے پیکر غلامان مصطفےٰ مجاہدین اسلام سراپا حق کی قوت و طاقت ہیں گویا وہ امر کن کے مظہر اور قضا و قدر کے خود کار ہتھیار ہیں جن کے سامنے باطل اور اس کی کسی تدبیر و طاقت کو ٹھہرنے کا حق ہی نہیں

مقابل حق کے ہیں باطل کی سب ناکام تدبیریں
بدل سکتی ہیں اہل حق کے اڑ جانے پہ تقدیریں

غرض معرکۂ بدر حق و باطل کی پہلی ٹکر ہے جس نے مجاہدین

کی جماعت اور کافروں کی فوج کی طاقت کا نتیجہ و انجام دنیا
کے سامنے رکھا اور اہل اسلام کے لئے اس میں قدرت حق کی
انمٹ نشانی اور حق کی فتح کی کھلی دلیل ہے آل عمران ۔
قَدْ کَانَ لَکُمْ اٰیَۃٌ فِیْ فِئَتَیْنِ الْتَقَتَا
فِئَۃٌ تُقَاتِلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ اُخْرٰی کَافِرَۃٌ
یَّرَوْنَھُمْ مِّثْلَیْھِمْ رَاْیَ الْعَیْنِ ط
وَاللّٰہُ یُؤَیِّدُ بِنَصْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ط
اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَۃً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ ۝
بے شک تمہارے لئے نشانی تھی دو گروں میں جو آپس
میں آمنے سامنے ہوئے (یعنی لڑے) ایک اللہ کی راہ میں
لڑنے والا گروہ اور دوسرا گروہ کفار کا کہ انہیں آنکھوں
دیکھا اپنے سے دونا سمجھیں اور اللہ اپنی مدد سے زور دیتا
ہے جسے چاہے ۔ بے شک اس میں عقلمندوں کے لئے
ضرور دیکھ کر سیکھنا ہے ۝

نہ دیکھا تھا کبھی خورشید نے پہلے یہ نظارہ
اِدھر ایمان صف آرا اُدھر شیطان صف آرا
(حفیظ)

راہ حق میں جہاد والا گروہ بنی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے آل اصحاب جن کی ساری تعداد ۳۱۳ تھی تتر مہاجر دو سو چھتیس انصار۔ مہاجرین کے صاحب رایت حضرت علی مرتضیٰ رضؓ تھے انصار کے حضرت سعد بن عبادہ رضؓ اس لشکر میں کل دو ۲ گھوڑے ستر اونٹ چھ زرہ آٹھ تلواریں تھیں دوسری طرف ہزار سے زائد نامی تجربہ کار جنگی پہلوان آہنی ہتھیاروں سے لیس آنکھوں کے سوا تمام بدن پوشیدہ کئے ہوئے سامان اور کثرت تعداد ہر لحاظ سے بے فکر و مغرور لہٰذا پہل بھی انہی سے ہوئی اور گھمسان کی جنگ شروع ہوگئی عشق حق کے متوالے مجاہدوں نے نہایت دلیری سے بڑھکر اللہ کا نام لیکر کفار کے ہاتھوں سے نیزے اور تلواریں چھین کر انہیں سے ان کا کام تمام کرنا شروع کیا۔

سبحان اللہ غلامانِ مصطفےٰ نے دعاء وغاء مصطفوی کے زیر سایہ اہل باطل کے ہر وار کا مُنہ توڑ جواب دینے میں فضا کو حیران بنا دیا اور کفر پر وہ کاری ضرب لگائی کہ دنیائے

کفر کی کمر ٹوٹ گئی ان کے مایۂ ناز سورمے مار کر فنا کر دیئے گئے جو بچے وُہ گرفتار کر لئے گئے باقی تمام لشکر سارا سامان ہتھیار لاشیں بھی چھوڑ کر بھاگ نکلا۔

۵ ہوئے مقتول اُن ہاتھوں سے جن پر تھے نہ دستانے
کوئی سمجھے تو کیا سمجھے کوئی مانے تو کیا مانے

محمدؐ کی محبت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

محمدؐ کی غلامی ہے سند آزاد ہونے کی
خدا کے دامنِ توحید میں آباد ہونے کی

محمدؐ کی محبت آن ملّت شان ملّت ہے
محمدؐ کی محبت روحِ ملّت جانِ ملّت ہے

محمدؐ کی محبت خون کے رشتوں سے بالا ہے
یہ رشتہ دنیوی قانون کے رشتوں سے بالا ہے

محمدؐ ہے متاعِ عالمِ ایجاد سے پیارا
پدر، مادر، برادر، مال و جاں اولاد سے پیارا

یہی جذبہ تھا اُن مردانِ غیر تمند پر طاری
دکھائی جن کی ہاتھوں حق نے باطل کو نگوں ساری (حفیظ)

معرکۂ بدر میں فرشتوں کا ہزاروں کی تعداد میں سروں پر زرد اور سفید عمامے باندھے ابلق گھوڑوں پر سوار اترنا اور مجاہدین اسلام میں ملکر کفار کو مارنا اور اہل اسلام کے قدم جمانا ان کی حمایت کرنا ان کے پیش پیش رہنا اور خدا رسُول کی اس فرماں برداری اور ملّت اسلام کی اس خدمت گزاری کا موقع پانے پر ان کو فضیلت وبزرگی ملنا اور دوسرے فرشتوں سے انکا افضل وممتاز ہونا سب ثابت ہوا تو یہ کھل گیا کہ جب بھی خدا رسولؐ کے دلدادہ کوئی مقصد حق لے کر باطل کے مقابل علم جہاد بلند کریں انہیں اس تائید وحمایت خداوندی کی امید بجا طور پہ ہے وَلن تجد لسنۃ اللہ تبدیلاً یہ سنّت الہیہ بدلنے کی نہیں چنانچہ کشمیر اور پاکستان کے مظلوم مسلمان بھی ایسا ہی ایک صحیح مقصد لیکر اٹھے ہیں لہذا الحمد للہ جگہ جگہ فرشتوں

کی امداد محسوس ہوئی ہے ظالم جارحیت پسند عہد شکن حقوق و قانون کی سمجھ اور رعایت سے جاہل ہندوستان کی جارحیت ظلم وستم کے مقابل اہل کشمیر کو انکا جائز حق آزادی دلانے کے لئے پاکستان نے آواز بلند کی تو ہندوستان نے جارحیت کا اقدام کیا اور کشمیر وپاکستان میں مسلمانوں پر حملے شروع کردیئے اور جنگ کی پہل کی اور اعلانِ جنگ بھی نہ کیا ایسی حالت میں مسلمانانِ عالم کا فرض ہے اس جہاد میں حصہ لیں مالی جانی ایثار کریں اور ہر فرزند اسلام کے لئے یہ فکر و عمل کا عظیم الشان موقع ہے ہمارا ایمان ہے اللہ تعالےٰ ہی معبود برحق وحدہٗ لاشریک ہے کوئی اور کسی امر میں اسکا شریک نہیں۔ اس کے بعد کتاب و سنت و آثار اور واقعات کی شہادت کے پیش نظر امام ابن حجرؒ وامام قاضی عیاضؒ وغیرہ علماء اسلام و محققین نے تصریح فرمائی ہے کہ پیغمبری نبوت فی الواقعہ ہے کیا "ھِیَ اِطِّلَاعٌ عَلَی الْغَیْبِ" سیدنا آدمؑ سے حضور سید العالمین آخر المبعوثین محمد رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پیغمبری نبوت کا جو دائرہ ہے اس میں نبوت کے معنے و مدعا یہ ہے کہ اللہ تعالے وحدہٗ لاشریک نے جسے بھی نبی پیغمبر بنایا اُسے غیب پر اطلاع دی اور غیب کا علم عطا فرمایا چنانچہ کوئی غیب نہیں جو نبیؑ نے بیان نہ فرمایا ہو جس غیب پر مسلمانوں کا ایمان ہے وہ نبی پیغمبر ہی کے بتلانے سے معلوم ہُوا اور اس پر مسلمان ایمان لائے مثلاً غیب الغیب ذات باری عزجلالہٗ قیامت اور قیامت کے تمام احوال و اہوال۔ جنت۔ دوزخ۔ لوح محفوظ۔ کرسی۔ عرش۔ فرشتے۔ پلصراط منکر نکیر۔ ان کے سوال وجواب۔ جنت کا ثواب۔ دوزخ کا عذاب وغیرہا سب اللہ کے نبیؑ نے ہی بتلائے تو اہل اسلام کو ان پر ایمان لانے کا موقع ملا۔

چنانچہ پیغمبر نبی رسولؑ کا یہ علم غیب ہی اس کی نبوت و رسالت ہے جو دین ایمان کا موجب و بنیاد ہے۔ ازانجملہ قیامت تک ہونے والے حوادث فتنے اور فساد اور واقعات و شرائط

وعلامات کے بیان فرمانے میں گویا بال کی کھال اتار کر رکھ دی گئی ہے۔ کتاب الفتن۔ اشراط ساعت۔ علامات قیامت۔ واحوال آخرت سب اس کی کھلی شہادت و ثبوت ہے لیجئے آج چودھویں صدی کا یہ واقعہ ہے کہ کفارِ ہند نے کشمیر اور پاکستان کے مسلمانوں پر ناحق حملے کر کے جنگ چھیڑ دی اور ناحق مسلمانوں پر ظلم و ستم تو اٹھارہ برس سے کرنا شروع کیا ہُوا تھا اس جنگ ہند میں سرکارِ رسالت سے اہل اسلام امتِ محمدیہ کے لئے جو ہدایت وارشاد ہُوا اُس کی ترجمانی وتاثر ایک جلیل القدر صحابی حضرت ابوہریرہؓ سے واضح ہوتا ہے کہ فرمایا

وَعَدَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ غَزْوَۃَ الْھِنْدِ ہمیں رسول خدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے جنگ ہندوستان کا وعدہ فرمایا ہے

فَاِنْ اَدْرَکْتُھَا اُنْفِقُ فِیْھَا نَفْسِیْ وَمَالِیْ

تو اگر میں نے اسے پایا تو اس میں اپنی جان ومال صرف

کردوں گا۔ وَاِنْ قُتِلْتُ كُنْتُ اَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ
وَاِنْ رَجَعْتُ فَاَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ
اور میں اگر اس جنگ ہندوستان میں قتل ہو گیا تو افضل
شہیدوں سے ہُوا اور اگر قتل ہونے سے بچ کر لوٹ
آیا تو میں ابوہریرہ آزاد ہوں یعنی حضور کی امت سے جو اس
میں شامل ہوں گے ان کے لئے ارشاد پاک سے یہ حکم
ثابت ہے مرے تو شہید افضل زندہ رہے تو عذاب
سے آزاد بخشا ہُوا اور یہ جنگ ہندوستان وہ جہاد خالص
کفار کے ساتھ ہے کہ اگر صحابہ کرام سے بھی کوئی ظاہری
طور پر موجود ہوتا تو اسے بھی اس میں شریک ہونے
کا حکم ہے (نسائی)

دوسری حدیث مرفوع حضرت ثوبانؓ حضور کے
آزاد کردہ غلام سے نسائی کتاب الجہاد میں ہے دو گروہ
میری امت سے ہیں اَحْرَزَهُمَا اللّٰهُ مِنَ النَّارِ
جن کو اللہ نے دوزخ کی آگ سے بچا لیا ہے (آزاد فرما دیا ہے)

عِصَابَۃٌ تَغْزُوْا الْھِنْدَ ایک گروہ وہ ہے کہ ہندوستان کے کفار سے غزا کریگا اور دوسرا گروہ (جو فتنہ دجّال سے بچکر) عیسیٰ بن مریمؑ کے ساتھ ہوگا (نسائی)

شہید کو غسل دینے کیلئے فرشتوں کا آنا (نسائی)

سنہ ۳ھ معرکۂ احد پیش آیا جس میں بدر کی شکست فاش کا بدلہ لینے کو باطل نے حق پہ دوبارہ چڑھائی کردی کچھ لغزش کے نتیجہ کے بعد بالآخر اللہ نے اس میں بھی مسلمانوں کو کامیابی عطا فرمائی۔

حضرت حنظلہؓ ابن ابی عامر انصاری نے اعلان جہاد سنتے ہی اسلام اور ہادی عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر جان نثاری وجذبہ جہاد سے ہتھیار لئے اور فوراً جہاد میں شامل ہوگئے کفار سے لڑتے لڑتے شہید ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا۔ تمہارے بھائی حنظلہ کو فرشتے غسل دے رہے ہیں جاؤ ان

کی بیوی سے دریافت کرو کہ یہ کس حالت میں تھے دریافت
کیا تو ان کی بیوی نے بتلایا کہ ان کو نہانے کی ضرورت تھی
مگر جہاد کی آواز سنتے ہی فوراً گھر سے بغیر غسل کئے چلے
گئے اسی لئے ان کو لقب ملا غسیل الملائکہ وہ جنہیں
فرشتوں نے غسل دیا۔ سبحان اللہ اللہ تعالےٰ کو غازی
مجاہد شہید کس قدر پیارا ہوتا ہے کہ نوری فرشتوں سے
غسل دلایا گیا یوں تو شہید کو غسل کی حاجت نہیں مگر جب
ایسی حالت ہو تو اللہ نے اس کا کیا عالیشان انتظام
فرمایا (ابن ہشام)

اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ مجاہد غازی محبوبِ
خدا کا عاشق جان نثار ہوتا ہے حضرت حنظلہ رضؓ کی
تازہ شادی ہوئی تھی اس کی پرواہ نہ کی۔ پھر غسل کی
حاجت تھی مگر اس پاک دل مجاہد اسلام نے سوچا یہ
ہوگا کہ غسل بھی فرض ہے مگر ملت بلکہ بانیٔ ملت مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جان نثاری اس سے مقدم ہے

ایسا نہ ہو کہ میں غسل کرنے میں رہوں اُدھر کوئی صدمہ پہنچے اس جذبۂ جہاد و جانثاری کا حضورِ الٰہی میں یہ رتبہ ملاکہ عالم قدس سے نوری فرشتے خدمت غسل بجالانے کو مامور ہوئے ہے

تر دامنی پہ شیخ ہماری نہ جائیے
دامن نچوڑ دیں تو فرشتے وضو کریں

غزوۂ اُحد کا ایک واقعہ ہے کہ کفار نے جب حضور علیہ السلام کی جانب ہجوم کیا تو ارشاد ہُوا کون ہے جو ہمارے لئے اپنی جان دے کر جنت خرید لے یہ سُنکر زیاد بن سکن پانچ انصار کے ساتھ بلند ہمتی اور بے جگری سے لڑتے ہوئے ایک ایک کر کے شہید ہوئے پھر اور مجاہدین کا گروہ آیا اور کفار کو مار بھگایا حسب الحکم زیادؓ کو حضورؐ کے قریب کیا گیا جبکہ زخمی تھے اور آپ کے پائے اقدس پر وہ جاں بحق ہوئے ہے

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

شفا قاضی عیاضؒ میں ہے سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں
جنگ احد میں حضورؐ مجھے تیر کی بجائے لکڑیاں پکڑاتے
اور فرماتے چلاؤ وہ تیر کا کام کرتی تھیں۔ غزوہ بدر میں معوذ
بن غفرانؓ کا بازو کندھے سے کٹ گیا صرف ایک تسمہ
باقی رہ گیا اس حال میں بھی کفار سے جہاد کرتے رہے جب
زیادہ ایذا ہونے لگی اپنا پاؤں اس پر رکھکر اسے جدا کر دیا
اس کو دوسرے ہاتھ میں لیکر رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ
والہ وسلم کے حضور میں آئے حضورؐ نے اس پر لعاب دہن
اقدس لگا کر اپنی جگہ پر لگا دیا وہ فوراً اصلی حالت
پر آگیا (شفاء)
سبحان اللہ یہ رحمتہ للعالمین کی سرجیکل وارڈ
ہے کیا تمام جہان میں کہیں حکیم ڈاکٹر بھی ایسا اپریشن اور
ملاپ کر سکتے ہیں کہ جنگی جوان کا کٹا بازو لگاتے ہی اصلی
حالت پر آجائے خون رگیں گوشت ہڈی چمڑا ایک آن
میں باہم مل جائیں اور بازو اصلی طور پر جہاد کے قابل

ہو جائے ہرگز نہیں یہ شان پیغمبر کے معجزہ کی ہی ہے۔

پہلے مجاہدین ملت صحابۂ کرام میں ادب و عشق رسولؐ کا حال

قریش نے عُروہ بن مسعود ثقفی کو حضور والئ دو جہان صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم (اور ملت اسلامیہ کی قوت) کا حال دریافت کرنے کو بھیجا تو واپس جاکر انھوں نے اپنا چشم دید (آنکھوں دیکھا) حال بیان کیا کہ میں جب حضورؐ کی خدمت میں پہنچا میں نے دیکھا کہ آپ کے وضو کے موقع پر صحابہ کا ہجوم ہو جاتا ہے آپ کے بدن مبارک سے پانی جدا ہوتے ہی زمین پر پہنچنے سے قبل ہاتھوں ہاتھ اسے بطور تبرک لے لیتے ہیں آپ لعاب دہن (تھوک) پھینکنا چاہتے ہیں تو صحابہؓ اسے ہاتھوں پر لے کر چہرہ و بدن پر مل لیتے ہیں۔ جب کوئی بال آپ کے بدن مبارک سے جدا ہو تو فوراً اسے لے لیتے ہیں اور بکمال ادب سے رکھتے ہیں ان تبرکات کے

حاصل کرنے میں (اُن کے ادب و عشق رسولؐ کا) یہ عا
ہے کہ ایک دوسرے پر سبقت ہیں اور اس برکت ۔
حاصل کرنے میں قریب ہے کہ وہ لڑ پڑیں۔

عُروہ بن مسعودؓ نے قریش سے بیان کیا کہ اے گروہ
قریش میں کسریٰ و قیصر (یعنی فارس و روم) کے بادشاہوں
کے درباروں میں نجاشی (شاہ حبشہ کے ہاں گیا مگر کسی قو
کو نہ دیکھا کہ اپنے بادشاہ کی ایسی تعظیم کرتی ہو جیسی محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ ان کی تعظیم کرتے ہیں یاد رکھو
وہ ایسے نہیں کہ محمد رسولؐ اللہ کو تمہارے حوالے کر دیں
(بخاری کنز العمال)

فوائد۔ وضو کا مستعمل پانی۔ یا تھوک وغیرہ سے صحابہ
کرام کا یہ سلوک اور کمال ادب و عشق کا معاملہ عام انسانی
عقل و فہم سے سمجھنے کی بات نہیں۔ پھر مجمع عام میں روزمرہ
کا یہ عاشقانہ جذبہ والہانہ معاملہ ادب و عشق سے بیگانے
کو تو حیران بنا دے گا۔ مزید براں صحابہؓ کرام کہ علم و حکمت و عرفان

وادب و تہذیب کے شہکار تھے مگر ایسے موقع پر اُن کی یک لخت
یہ وارفتگی و شیفتگی و بے خودی ادب و محبت سے ناواقف
کے لئے بے بنیاد کہانیاں تصور ہونگی ۔ اور سب سے بڑھکر
یہ ادب و عشق کی نرالی ادائیں اس معلم کائنات آخر المبعوثین
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور حشیم ہونا جو ذراسی لغو اور با تکلف
بے مقصد بات پر ٹوک دینے میں اولین و آخرین میں بے
مثال و بے نظیر ہیں یہ ناقابل انکار روایات سے ثابت
اُمور ملاحظہ میں آنے کے باوجود منع نہ فرمایا جس سے قطعاً
ثابت ہوا کہ ان باتوں میں اگر کسی طرح کی لغویت تکلف عدم
افادیت لایعنیت ہوتی تو ضرور متواتر ایسا ہوتے ملاحظہ
فرماکر منع فرمادیا جاتا اس روا رکھنے سے اور صحابہ کرام کے اسے
مسلسل کرتے رہنے سے واضح ہوگیا کہ یہ افعال اہم افادیت
اور بامقصد ہونے سے ہرگز خالی نہیں البتہ ان کی اہمیّت
وافادیت اور انکا عظیم مقصد سمجھنے کو صحابۂ کرام ہی کا دل
دماغ اور اس کے حسن جمال کو دیکھنے کے لئے انہی باکمال لوگوں

کی فیض یافتہ نگاہیں درکار ہیں تاہم اتنا عرض کر دینا منا[سب]
ہے کہ ادب و عشق مصطفےٰ میں اس حد کمال تک پہنچے ہو[ئے]
لوگوں کا ہی صدقہ ہے کہ آج دنیا میں ہر سیاہ و سفید بلند و
پست دور نزدیک تک دین اسلام کے جھنڈے لہرا
رہے ہیں یہی جذبہ تھا اُن بے مثال مجاہدانِ ملّت کے دلوں
پر جنہوں نے باطل کو نیچا دکھا دیا ہے

یہی جذبہ تھا اُن مردانِ غیر تمند پر طاری
دکھائی جن کے ہاتھوں حق نے باطل کو نگوں ساری

اور اہل علم و عرفان پر پوشیدہ نہیں کہ وضو کے استعمال میں
آنے سے اُس پانی کو اور اُن فضلات نہ بلکہ فاضلات شریفہ
مقدسہ کو سیّد العالمین بہترین خلائق حضور سراپا نور صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے جسم اقدس سے مس و قرب کی برکت و
شرافت طہارت نصیب ہو گئی کہ اب اُن کو عظیم مرتبہ ملا کہ جس
صاحب عقیدت مومن کو میسر آئیں اُس کے دین و عرفان کو
نورٌ علیٰ نور بنا دیں لہٰذا ہم اہل دین و ایمان کے مقتدا، پیشوا

صحابہ کرام رض نے اُن کے حصول کو شرف وسعادت دارین تصور کرکے اس میں ایک دوسرے پر سبقت کرنے کی عادت کرلی کہ جمیع خیرات وحسنات میں ارشاد خداوندی ہے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ تمہاری یہ کوشش ہو کہ خیرات میں ایک دوسرے سے آگے رہیں حضور جان عالم صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے جسم اطہر سے علاقہ رکھنے والی چیزوں کو دوسرے لوگوں کے متعلقات کی طرح تصور کرنا بہترین عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مبارک صحابہ کرام کے اعتقاد وعمل وفہم شریف میں دینی ایمانی تصور نہیں نہ کسی اہل دین وایمان سے یہ متصور کہ وہ حضور کے اور غیر کے متعلقات میں برابری کا قائل ہو۔

اپنے جیسا جانے پاکوں کو شریر - جیسا کوئی ایک جانے شبیر وشیر
شیر ہے وہ لوگ ہیں جکی غذا - شیر تو ہے دودھ لوگوں کی غذا
دو قسم مکھی نے رس چوسا مگر = اُس سے نکلا شہد اور اِس سے ضرر
ایک پانی سے ہے نر اور نیشکر = کڑوا یہ نرکل وہ میٹھا پر شکر
یونہی بندے ایک جیسے سب نہیں - نیک وبد یکساں بتانا ادب نہیں

اِس میں روزی پاک سے فُضلہ بنا ۔ اُس کا کھانا ہے خزانہ نور
پاک صحبت سے نجس بھی پاک ہو ۔ اور کجا جو صاحبِ لولاک
ہے سراپا راز اَمرِ وَابتَغُوْا ۔ صحبتِ خاصانِ حق کی جستجو

ہاں قلم پھر سوئے تعظیم رسولؐ
طول دینے سے نہ ناظر ہوں ملول

اوّل غازیانِ اسلام صحابۂ کرام میں تعظیم رسُول کا عالم

صحابۂ کرام ملت و قوم کے سب سے اول مجاہد و غازی ہیں ہر مجاہد
غازئ اسلام کو اپنے ظاہر باطن پر انہی کا مقدس اور مقبول
نمونہ پیش کرنا لازم ہے چنانچہ معتمد و مستند طور پر ثابت
ہُوا کہ صحابۂ کرام محبوب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے
حضور بیٹھتے تو سر جھکا کر ایسے ادب و عشق کے مجسمے اور تصویر
بنکر کہ گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں یعنی سیرت نبوی
سیکھنے میں سراپا ہوش ہمہ تن گوش ماسوا فراموش ہے

(بخاری وغیرہ)

صحابۂ کرام کو یہ یقین بدرجۂ اتم حاصل تھا کہ بارگاہِ مصطفےٰ ہی حضورِ کبریا ہے کہ خدائے وحدہٗ لاشریک کے نائبِ اعظم وحبیب مکرم ومظہرِ اتم حضور ہی تو ہیں صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ان کی تعظیم اطاعت ومحبت عین اس کی ہے اور بس یہی یقین ہے جو اس انگارۂ خاکی میں پیدا ہو جائے تو پھر اس میں ملائکہ کی صفات وکمالات کا ظہور ہونے لگتا ہے بلکہ نوری اس خاکی کی حمایت وپاسداری کو فخر تصور کرنے لگتے ہیں

؎ جب اس انگارۂ خاکی میں ہوتا ہے یقیں پیدا
تو کر لیتا ہے یہ بال وپرِ روح الامیں پیدا

انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم اصلاح بنوارہے تھے اور صحابہ گرداگرد بیٹھے باری باری ہاتھ پھیلا پھیلا کر بال مبارک حاصل کرتے تھے (مسلم)

مواہب لدنیہ میں بحوالہ بخاری ومسلم لکھا ہے کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلی الہٖ وسلم نے حجتہ الوداع (آخری حج)

میں اصلاح بنوائی تو سر مبارک کے بال ایک ایک دو دو لوگوں میں تقسیم کرنے کا حکم دیدیا۔ زرقانی شرح مواہب لدنیہ میں ہے کہ موئے مبارک کا اس طرح تقسیم کرنا حاضرین کی کثرت کی وجہ سے ہوا اور اس سے غرض یہ تھی کہ ہمیشہ اُن کے پاس وُہ برکت باقی رہے اور آیندہ کے لئے یادگار ہو۔

ظاہر ہے کہ یہ مقدس بال جو بہترین امت کے بہترین افراد صحابۂ کرام نے اس اہمیت و رغبت سے حاصل کئے اور حجتہ الوداع کے ختمی عظیم موقع میں حسب الارشاد تقسیم ہوئے کمال اہتمام و ادب سے رکھے جاتے تھے اور اُن سے برکات حاصل کی جاتی تھی اور آخر ورثہ میں تقسیم ہوتے ہوتے زمانوں تک ضرور چلے آئے یہ سب کچھ سامنے ہونے پر حضور نے جو اسے روا رکھا۔ تو اگر اس قسم کے امور میں بدعت شرک یا ضلالت غفلت کا شائبہ بھی متصور ہوتا تو حضور ہادئ عالم بے مثال محتاط ضرور بالضرور [illegible] اس سے اصلاً منع فرما دیتے فتوح الشام ۱۷۱ مطبوعہ مصر میں حجتہ الوداع

میں خالدؓ نے فرمایا حضورؐ کی اصلاح بنوانے پر میں نے چند بال لے لئے فرمایا کیا کرو گے انہیں میں نے عرض کیا ان تبرکات کی برکت لونگا یا رسول اللہ اور ان سے مدد چاہوں گا۔

اُتبرّک بہا یا رسول اللہ، و استعین بہا علی القتال۔ قتال اعدائی فقالَ لی النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم لا تزال منصوراً امادامت معک اور کفار پر جہاد میں ان کی مدد لوں گا تو حضورؐ نے فرمایا ہمیشہ با برکت کامیاب رہو گے جب تک تمہارے پاس یہ بال رہے تو میں نے ان کو ٹوپی کے ماتھے پر رکھ لیا جس لشکر سے مقابلہ ہوا وہ ہارا حضورؐ کی برکت سے جب منع فرمانا تو درکنار خود تقسیم کا ارشاد فرمایا تو اہل علم و فہم و ایمان سے مخفی نہیں کہ ان مقدس ترین موئے مبارک کا امت میں ہونا اللہ رسولؐ کے نزدیک کسی عظیم حکمت و برکت سے خالی ہرگز نہیں ہو سکتا چنانچہ تاریخی واقعات و مشاہدات نے بخوبی اس کی بھرپور تصدیق کر دی۔

اکابر مجاہدین اسلام صحابہؓ کی عقیدت میں تبرکات رسولؐ خدا کا مقام اور اسکی برکت

ارشاد ربانی ہے کہ شعائر اللہ کی تعظیم دلوں کے تقویٰ سے ہے۔ چنانچہ "تاریخ واقدی" وغیرہ میں بیان کیا گیا ہے کہ جب شام میں حضرت خالد بن ولیدؓ جبلہ بن ایہم کی قوم سے جہاد میں مشغول تھے۔ ایک روز تھوڑی فوج کے ساتھ مقابل ہوئے اور رومیوں کے بڑے افسر کو مار لیا۔ اس وقت جبلہ نے تمام رومی اور عرب متنصرہ کو یکبارگی حملہ کرنے کا حکم دیا صحابہؓ کی حالت نہایت نازک ہو گئی۔

رافع بن عمر طائی نے خالدؓ سے کہا آج معلوم ہوتا ہے کہ ہماری قضا آگئی ہے خالدؓ نے جواب دیا کہ سچ کہتے ہو اسکی وجہ یہ ہے کہ میں اپنی وہ ٹوپی بھول آیا ہوں جس میں پناہ عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بال مبارک ہیں۔

ادھر یہ حالت تھی اُدھر رات ہی کو حضور شاہد عالمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ابو عبیدہ بن الجراحؓ کو جو افسر

فوج تھے خواب میں جھڑک کر فرمایا "تم اس وقت سوتے پڑے ہو اٹھو اور فوراً خالد بن ولید رضؓ کی امداد کو پہنچو کفار نے انکو گھیر لیا ہے اگر تم اس وقت جاؤ گے تو وقت پہ پہنچ جاؤ گے"

ابو عبیدہ رضؓ نے اُسی وقت لشکر میں اعلان کر دیا جلد تیار ہو جاؤ چنانچہ مع فوجِ یلغار روانہ ہوئے۔ راستہ میں دیکھا کہ ان کی فوج کے آگے آگے ایک تیز رو سوار گھوڑا دوڑاتا چلا جا رہا ہے کہ کوئی اس کو پہنچ نہیں سکتا۔ انہوں نے خیال کیا کہ شاید کوئی فرشتہ ہے جو مدد کے لئے جا رہا ہے۔ مگر احتیاطاً چند تیز سواروں کو حکم دیا کہ اس سوار کا حال دریافت کریں انہوں نے گھوڑے خوب دوڑائے جب قریب پہنچے تو پکار کر کہا اے جوانمرد ذرا تو ٹھہر جا یہ سنتے ہی سوار نے گھوڑا تھام لیا دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ تو خالد رضؓ بن ولید کی اہلیہ ہیں۔ یوں تیز رفتاری سے جانے کا حال دریافت کرتے پر انہوں نے بتایا کہ اے امیر رات جب میں

نے سنا کہ آپ نے نہایت بے تابی سے لوگوں کو فرمایا کہ خالدؓ
بن ولید کو دشمن نے گھیر لیا تو میں نے خیال کیا کہ وہ ناکام
کبھی نہ ہوں گے کیوں کہ ان کے ساتھ رسولِ خدا صلے اللہ
علیہ والہ وسلم کے موئے مبارک ہیں۔ مگر جب اِدھر اُدھر
دیکھا تو ان کی ٹوپی پر نظر پڑی جس میں حضور عالم پناہ
صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بال مبارک تھے۔ نہایت افسوس
سے میں نے وہ ٹوپی لی اور اب چاہتی ہوں کہ کسی طرح جلد
اُن تک اس کو پہنچا دوں۔

ابوعبیدہ رضؓ نے فرمایا جلدی سے جاؤ خدا انہیں برکت
دے۔ چنانچہ انہوں نے گھوڑے کو ایڑ کیا اور ہوا کی طرح آگے
بڑھ گئیں۔

رافع بن عمر رضؓ جو خالد بن ولیدؓ کے ساتھ تھے وہ کہتے
ہیں کہ ادھر ہماری جب یہ حالت ہو گی کہ اپنی زندگی سے
نا امید ہو گئے یک لخت تہلیل و تکبیر (کلمہ طیبہ اور اللہ اکبر)
کی آواز آئی خالدؓ دیکھ رہے تھے کہ یہ آواز کدھر سے آرہی

ہے۔ اچانک روم کے سواروں پر نظر پڑی دیکھا کہ بدحواس بھاگے چلے آرہے ہیں اور ایک شہسوار ان کے پیچھے لگا ہوا آرہا ہے۔

خالد رضؓ گھوڑا دوڑا کر اس سوار کے قریب پہنچے اور پوچھا کہ اے جوانمرد سوار تو کون ہے؟ جواب ملا کہ میں آپ کی بی بی ام تمیم ہوں اور آپ کی مبارک ٹوپی لائی ہوں جس سے دشمن پر فتح پایا کرتے ہو آپ نے اسی وجہ سے اس کو بھولا تھا کہ یہ مصیبت پر آنے والی تھی۔ وہ ٹوپی ان کی اہلیہ ام تمیم رضؓ نے ان کو پیش کی اس سے برق خاطف (آنکھوں کو چندھیا دینے والی بجلی) کی طرح نور ظاہر ہوا راوی حدیث قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ خالد رضؓ نے جب ٹوپی پہنکر کفار پر حملہ کیا تو لشکر کفار کے پاؤں اکھڑ گئے اور لشکر اسلام کی فتح ہو گئی۔

(مقاصد الاسلام ۹/۲۷۲)

اس روایت سے تمام اشکال حل ہوتے ہیں مجاہدین اسلام کے لئے لوحِ دل پر لکھ رکھنے کی چیز ہے۔

ملّت اسلامیہ کے صدر اوّل کے مجاہدین کے دل دماغ پر خود مُعلّم کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایت وتعلیم سے نقش شدہ طرز واداکو دین وملّت سے رابطہ محبت رکھنے والوں کو نہ بھولنا چاہیئے کہ دو جہاں کی کامیابی کی کنجی تو یہی ہے۔اور اپنا وہ سیل رواں جس کے آگے دنیا جہان کی کوئی طاقت ٹھہر نہ سکی اُس کا انداز تو یہی ہے سو اگر وادئ کشمیر ہو یا صحرائے ہندوستان یا بلاد مشرق وغرب ؎

جس سمت کو چاہے صفتِ سیلِ رواں چل
وادی یہ ہماری ہے وہ صحرا بھی ہمارا

اقبال

معرکۂ احزاب

یعنی مجاہدین میں ففتھ کالم (منافقین) کے فتنہ اور انقلاب کے زمانہ میں جہاد اور اہل حق کی غیبی امداد و فتح

خداوندِ عالم واحد لاشریک نے دین ایمان والے اہل حق

لوگوں کو دین ایمان سے محروم اہلِ باطل سے ہمیشہ مقابل رہنے کے لئے جہاد کے فریضہ کو ملت اسلام کی ایک عظیم طاعت بنایا ہے اور اہل عالم کے لئے فریضۂ جہاد باطل کی سرکوبی کے لئے عالمگیر رحمت ہے۔

پروردگار عالم کو یہ رحمت اپنی مخلوق میں کس قدر پسند ہے کہ اس بدبختی دنیا کے ہر انقلاب میں جہاد اسلام سے ہی باطل و ظلم و ضلالت کی سرکوبی کی ہدایت فرمائی ہے اس سے معلوم ہوا کہ اس پرآشوب فتنوں سے بھرپور دنیا کے ہر فتنہ و فساد کے سیلاب کی روک تھام جہاد ہی سے ہو سکتی ہے اور ابلیس لعین کی ہر قوت ہر طاقت ہر وسوسہ ہر فریب کو جہاد اور صرف جہاد ہی سے کچلا جا سکتا ہے۔

حضرت آدمؑ سے شیطان معلم الملکوت کو جو شکست فاش ہوئی بنی آدم سے شیطان اور اس کے قبیلہ کی دشمنی ٹھہر چکی ہے انسانیت میں ہر فساد و فتنہ کی بنیاد دراصل

وہی ہے۔

چنانچہ ۴ یا ۵ھ میں غزوہ احزاب ہوا جسے خندق بھی کہتے ہیں فتنہ پسند فساد انگیز یہود بنی نضیر کو بحکم الٰہی مدینہ طیبہ سے بدر کیا گیا تو انہوں نے کفّار مکہ سے گٹھ جوڑ کر کے اہل اسلام کے خلاف یورش کا اہتمام کیا یزید کے دادا ابوسفیان بن حرب نے جو اس وقت دشمنانِ اسلام کے سردار تھے یہود سے کہا کہ جو محمدؐ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی عداوت میں ہمارا ساتھ دے وہ دنیا میں ہمیں سب سے زیادہ پیارا ہے۔

کفار قریش نے یہود سے دریافت کیا کہ تم پہلی کتاب والے ہو بتاؤ کہ ہم حق پر ہیں یا محمدؐ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہود نے کہا کہ تم ہی حق پر ہو وہ اس پر خوش ہو کر ۱۲ ہزار کی تعداد میں اسلام دشمنی کو اٹھ کھڑے ہوئے پھر دیگر قبائل عرب نے بھی یہود اور شیطان کے سارے قبیلہ داروں سے ملکر چوبیس ہزار کی تعداد میں فتح الباری کی تصریح

کے مطابق مدینہ طیبہ پر چڑھ آئے۔

مدینہ منورہ میں جو ساری تعداد پیر و جواں تھی وہ تین ہزار سے آگے تک نہ تھی اور انمیں بھی کفار کا ففتھ کالم یعنی منافق تو گھروں میں ہی بیٹھ رہے اور کچھ اہل اسلام کو مدینہ منورہ کی دوسری سمت حضور نے تعینات فرما دیا جدھر خندق نہ تھی بمشورہ سلمان فارسیؓ یہ خندق کھودا گیا احزاب کے مقابل والی سمت میں جس میں خود بھی حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کام میں بذاتِ خود حصّہ لیا۔

جب چوبیس[۲۴] ہزار کی تعداد نے مدینہ طیبہ کا محاصرہ کیا تو اُس وقت کل تعداد صحابہؓ جو کہ ہمراہ ان احزاب کا مقابلہ کرنے میں تھی وہ ساری ایک ہزار سے زائد نہ تھی یعنی ایک ہزار مجاہدوں کا چوبیس ہزار جنگی جوانان کفار سے مقابلہ ہوُا۔

ہر دو روایات کی رو سے پندرہ یا چوبیس[۲۴] روز تک

چوبیس ہزار مسلح احزاب نے مدینہ طیبہ کا محاصرہ کیا
رہا کفار کے جاسوس منافقین نے مسلمانوں کی دینی ایمانی
قوت کو کمزور بنانے کو اللہ رسولؐ کی بے ادبی گستاخی کے
شوشے چھوڑنے شروع کر دیئے۔ تاکہ مسلمان بھی اس دین
ایمان کو تباہ کر دینے والے جرم کا ارتکاب کر کے دین ایمان
روحانی قوت سے محروم ہو جائیں تو کفار کی مادی اور ظاہری
کثرت و طاقت سے انہیں کچل کر رکھدیا جاوے۔

چنانچہ سورۃ احزاب میں اس حق و باطل کے معرکہ
جنگ احزاب یا غزوۂ خندق کا ذکر ہے جو شوال ۵ھ
میں ہوا منافقین کا وہ دین سوز ایمان کش مقولہ اللہ تعالیٰ
نے ارشاد فرمایا احزاب ۲۱/۱۸ وَ اِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ
وَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰہُ
وَ رَسُوْلُہٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ۱۵ اور جب (کفار کا فتحہ کالم)
منافق گروہ بولا اور جن کے دل میں مرض تھا (کہ) ہمیں
اللہ اور اللہ کے رسولؐ نے وعدہ نہ دیا تھا مگر نرا فریب

کا (معاذاللہ) یعنی وہ جو بعطاء الٰہی اللہ کے خلیفۂ اعظم تتمۂ دورِ رسالت محمد صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے فارس و روم و دیگر بلادِ شرق و غرب کی فتح کی غیب بیانی فرما کر خبر دی اور وعدہ فرمایا وہ تو ایک دھوکا ہے مطلب یہ کہ مدینہ طیبہ کفار کے نرغے میں گھرا ہے کوئی حاجت روائی کو باہر جا نہیں سکتا اس حالت کو اتنے روز ہو چکے تو فتح کس کی اب جان بچنا مشکل ہے یہ اس لئے کہا کہ ایمان کمزور ہو ہر اس پھیلے پروردگار عالم نے اس مقولہ کو بقیۃ الکفار منافقوں کا قول فرما کر یہ ہدایت دی کہ اللہ رسولؐ کی بے ادبی گستاخی کے بول بولنا دلکے روگی منافقوں کا کام ہے مومن مسلمان کسی حال میں بھی اللہ رسول کی بے ادبی کا قول و کلام ہرگز اختیار نہیں کر سکتا کہ اس کا تو دین ہی ادب ہے۔ جب بیمار دل گروہ منافقین نے یہ اللہ رسولؐ کی بے ادبی کا ناپاک ارتکاب کیا تو مجاہدین اسلام کی بشریت اس سے متاثر ہو کر بہت بر پریشانی میں مبتلا ہوئی اور ذہن عقل متحیر ہوئے ادھر

چوبیس[۲۴] ہزار لشکر کفار نے پہلے ایک سال بھر کے لئے راشن اسلحہ وغیرہ مہیا کر رکھا تھا اور اب دو سال کا کر لیا یہ معلوم کر کے منافقین کی موجودگی اور ریشہ دوانی کا یہ اثر ہوا کہ عقل و ذہن انسانی کفار کی اس کثرت اور سامان حرب وغیرہ کے مقابل اپنی ایک اور چوبیس کی نسبت دیکھکر سوچنے لگا کہ عالم اسباب میں تو اب ہمارا بچنا ہی ناممکن ہے فتح کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس اثنا میں کسی نے حضور سے کفار کے دو سالہ سامان بندوبست کا ذکر کر دیا تو ارشاد ہوا موجب تردد نہیں یہ تمہارے ہی کام آئے گا۔ یہ سنکر انسانیت و بشریت تو دنگ رہ گئی مگر دین و ایمان سے بھرپور دل و دماغ نے اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا کہدیا اسی معرکہ میں سیدنا علیؓ کا عمرو بن عبد وُد ہزار جوان پہلوان پر بھاری کو قتل فرمانا بھی ہے جسے تتمہ دور رسالتؐ نے فرمایا کہ یہ مبارزہ میری امت کے تاقیامت اعمال سے افضل ہے ؎

ہوا ارشاد سرکار رسالت سے ازالجملہ = تمام اعمالِ امت بھر سے افضل ہوئی یہی حملہ

جس پر غلبہ اسلام و فتح حق کا علم بلند ہُوا علی رض اور حضور صحابہ ؓ نے نعرے لگائے۔

خفیہ امداد جب دُنیا جہان کے اسباب و سامان کے آسرے ختم ہو گئے تو خدائے وحدہٗ لاشریک کے بے نظیر مظہر اتم و نائب اعظم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اس مایوسی کے عالم میں مجاہدین اسلام کی فتح و نصرت کے لئے لاشریک خدا کے محبوب کے چہیتے ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی تو اللہ کے ان لشکروں میں سے جن کی بابت ارشاد ربانی ہے۔

مُدثّر ۲۹/۱۵ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ط
اور اے حبیب تیرے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اللہ کے خفیہ امدادی بیڑے حرکت میں آگئے۔

احزاب ۲۱/۱۸ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ

تَرَوْهَا ط وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا
إِذْ جَاءُوْكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ
مِنْكُمْ وَ إِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ
الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۝
هُنَالِكَ ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ زُلْزِلُوْا
زِلْزَالًا شَدِيْدًا ۝

اے ایمان والو اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب
تم پر کچھ لشکر آئے تو ہم نے ان پر آندھی اور وہ لشکر بھیجے
جو تمہیں نظر نہ آئے اور اللہ تمہارے کام دیکھتا ہے جب
کافر تم پر آئے تمہارے اوپر سے اور تمہارے نیچے سے اور
جبکہ ٹھٹک کر رہ گئیں نگاہیں اور دل گلوں کے پاس آ گئے
اور تم اللہ پر طرح طرح کے گمان کرنے لگے (امید و یاس کے)
وہ جگہ تھی کہ مسلمانوں کی جانچ ہوئی اور خوب سختی سے
جھنجوڑے گئے۔

مدارج النبوت ۲/۱۷۳ میں ہے کہ امام ابن مردویہ

اپنی تفسیر میں ابن عباسؓ لائے کہ فتح احزاب کی رات
باد صبا نے باد شمال سے کہا چلو مالک الملک کے نائب
وحبیب مالک کوثر محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم کی خدمت گاری کا فریضہ بجالاویں باد شمال
نے کہا ان الحُرّۃ لا تسیر باللیل اصیل عورتیں
رات کے وقت سیر سفر نہیں کیا کرتیں فاعقمہا اللہ
اس نافرمان کو اللہ نے سزا دی کہ وہ بانجھ ہوگئی۔ یعنی
کبھی بارش اس سے نہیں ہوتی پھر باد صبا نے آکر چوبیس ہزار
لشکر کفار میں وہ تباہی مچائی کہ سیر تواریخ میں ہے کہ کفار کا
اونٹ اڑا کر بارہ بارہ کوس پر جا پھینکا مگر باادب اتنی
کہ خندق کہ اس پار تو یہ تاخت تاراج اور دار وگیر کا عالم
مگر خندق کے اس طرف تیل کے چراغ صبح تک جلتے رہے
تیزی اور ٹھنڈک میں اس نے اپنا نیا ریکارڈ قائم
کر دیا اندھیری رات میں اس ہوا نے ان کے خیمے گرا دیئے
طنابیں توڑ دیں کھمبے اکھاڑ ڈالے ہانڈیاں الٹ دیں آدمی

اٹھا کر زمین پر مار دیئے جانے لگے۔ اور اللہ نے فرشتے بھیجے جنہوں نے کفار کو لرزا دیا ان کے دلوں میں دہشت ڈال دی۔

حذیفہ بن یمانؓ کو خبر لینے کے لئے حضورؐ نے بھیجا وقت نہایت سرد تھا ہتھیار لگا کر روانہ ہوئے حضورؐ نے بوقت روانگی ان کے چہرے اور بدن پر دست مبارک پھیرا جس سے ان پر سردی نے کوئی اثر نہ کیا یہ ایسے لشکر کفار میں پہنچ گئے گویا حمام میں تھے دیکھا کہ ہوا نے گویا کفار پر قیامت لا رکھی ہے۔ پتھر اڑ اڑ کر لوگوں کو لگ رہے تھے آنکھوں میں گرد غبار پڑ رہی تھی۔ انتہائی پریشانی کا عالم تھا لشکر کفار کے سردار ابوسفیان ہوا کا یہ عالم دیکھکر اٹھا اور اس نے قریش کو پکار کر کہا کہ جاسوسوں سے ہشیار رہنا ہر شخص پاس والے کو دیکھے یہ اعلان ہونے پر ہر شخص نے پاس والے کو ٹٹولنا شروع کیا حذیفہؓ نے دانائی سے اپنے داہنے والے کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا تو کون ہے اس نے کہا فلاں

بن فلاں ہوں اس کے بعد ابوسفیان نے کہا اے گروہ قریش
تم ٹھہرنے کے مقام پر نہیں ہو گھوڑے اونٹ ہلاک ہو چکے
بنی قریظہ اپنے عہد سے پھر گئے اور ہمیں اُن کی طرف سے
اندیشناک خبریں پہنچی ہیں۔

ہوا نے جو ہمارا بُرا حال کر دیا ہے وہ تم دیکھ رہے ہو
بس اب یہاں سے کوچ کرو میں کوچ کرتا ہوں یہ کہکر اپنی اونٹنی
پر سوار ہوا اور لشکروں میں اَلرَّحیل اَلرَّحیل کوچ کوچ کا شور
مچ گیا۔

ہوا ہر چیز کو الٹ پلٹ کر پھینک رہی تھی چنانچہ تمام
لشکر کفار خدا کے اس خفیہ امدادی بیڑے نے اس طرح
بھگا دیئے کہ تمام مال اسباب راشن اسلحہ بھی چھوڑ گئے جو
مجاہدین اسلام کے کام آیا۔

چنانچہ احزاب ۲۱/۱۹ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ط وَكَفَى اللّٰهُ
الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ط وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا

عَزِیزًا ○

اور اللہ نے کافروں کو ان کے دلوں کی جلن کے س
پلٹا یا کہ کچھ بھلا نہ پایا اور اللہ نے مسلمانوں کو لڑائی ک
کفایت فرمادی اور اللہ زبردست عزت والا ہے
ہادیٔ عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا
نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَ اُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُو
میری مدد کی گئی باد صبا سے اور عاد کی قوم ہلاک ک
گئی دبور سے۔

حضورؐ کی تین واریں اور دنیا کی فتح

سلمان فارسیؓ کہتے ہیں خندق کھودتے ہوئے میرے سامن
ایک عظیم الشان پتھر آگیا میں نے اس کے اکھاڑنے میں پورا زور
لگایا مگر وہ مجھ سے ہلایا بھی نہ جا سکا حضور سید العالمین
صلی اللہ علیہ والہ وصحابہ وسلم نے اس شدت اور ناچاری ک
کو دیکھکر کدال مجھ سے لیکر ۳ وار کئے ہر بار چمک نکلتی رہی

میں نے عرض کیا حضور یہ چمک کیسی دکھائی دیتی ہے فرمایا تم نے بھی دیکھی ہے میں نے عرض کیا بے شک۔

فرمایا پہلی چمک جو ظاہر ہوئی خداوند تعالےٰ نے مجھ پر یمن فتح فرمایا۔ دوسری بار ملکِ شام اور مغرب تیسری بار مشرق کو فتح فرمایا (سیرۃ ابن ہشام ۲/۳۴۳) جب یہ ممالک حضرت عمرؓ و عثمانؓ کے زمانہ میں فتح ہوئے تو حضرت ابو ہریرہؓ مجاہدین سے کہا کرتے تھے جہاں تک تمہارا جی چاہے ممالک کو فتح کرو قسم اس خدا کی جس کے قبضہ میں ابو ہریرہ کی جان ہے جس قدر ملک تم قیامت تک فتح کرو گے اُن سب کی کنجیاں پہلے ہی اللہ تعالےٰ نے اپنے پیارے رسولؐ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو عطا فرمادی ہیں امام الادب جمال الدین محمدؒ بن بنانۃ مصریؒ کیا خوب فرماتے ہیں (مجموعہ نبہانیہ ۱/۱۲۹)

بِمَبْعَثِهٖ عَلَى الْعَادِيْنَ نَارٌ

وَلِلْهَادِيْنَ نُوْرٌ يُسْتَضَاءُ

وَيَكْتُبُ بِالنِّصَالِ غَدَاةَ رَوْعٍ

سُطُوْرًا مَّا لِاٰخِرِ فِيْهَا هِجَاءُ

فَيَا لَكَ مِنْ اَخِيْ صَوْلٍ وَّنُسْكٍ

تُقِرُّ لَهُ الْعِدَا وَالْاَوْلِيَاءُ

سِهَامُ دُعًا لَهُ وَسِهَامُ رَأْيٍ

لَهَا فِيْ كُلِّ مَعْرَكَةٍ ضِيَاءُ

دَرٰى زُوْ الْجَيْشِ مَا فَعَلَتْ ظُبَاهُ

وَمَا يُدْرِيْهِ مَا فَعَلَ الدُّعَاءُ

عَلَيْكَ مِنَ الْمَلَائِكِ بِكُلِّ وَقْتٍ

صَلٰوةٌ فِي الْجِنَانِ لَهَا اَدَاءُ

وَامْدَاحٌ بِاَلْسِنَةِ الْوَرٰى فِيْ

مَطَالِعِهَا ارْتِقَاءٌ وَّ انْتِقَاءٌ

اِذَا خُتِمَتْ تُعَادُ فَكُلُّ تَالٍ

لَهٗ وَقْفٌ عَلَيْهَا وَابْتِدَاءُ

اصابہ فی احوال الصحابہ میں لکھا ہے کہ جنگِ یرموک میں

وہ متبرک ٹوپی حضرت خالدرضؓ کے سر پہ نہ تھی جب تک نہ ملی حضرت خالدرضؓ بہت پریشان رہے جب مل گئی تب اطمینان ہوا اور اس وقت آپ نے فرمایا۔ کہ کل فتوحات کا مدار ان ہی مقدس بالوں پر ہے۔

شمس التواریخ میں ہے کہ حضرت خالدرضؓ نے فرمایا کہ میرے سارے فتوحات کا باعث یہی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے موئے مبارک ہیں

تاریخ واقدی میں لکھا ہے کہ جنگِ یرموک میں ایک روز خالدرضؓ بن ولیدرضؓ اپنی شجاعت (بہادری) بیان کرتے ہوئے لشکرِ کفار کی طرف بڑھے۔ ادھر سے ایک پہلوان نکلا جس کا نام نسطور تھا اور دونوں کا دیر تک زبردست مقابلہ رہا اس اثنا میں خالدرضؓ کا گھوڑا ٹھوکر کھا کر گرا اور خالدرضؓ اس کے سر پہ آ گئے اور ٹوپی زمین پر گر گئی نسطور موقع پاکر آپ کی پیٹھ پر آ گیا۔ اس حالت میں خالدرضؓ نے پکار کر اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میری ٹوپی مجھے دو خدا تم پر رحم کرے

ایک شخص آپ کا ہمقوم بنی مخزوم سے تھا اس نے دوڑ کر ٹوپی دیدی تو آپ نے وہ پہنکر باندھلی اور نسطور پر حملہ کر کے اُسے فنا کر دیا۔

لوگوں نے اس واقعہ کے بعد پوچھا کہ آپ نے یہ کیا کیا کہ زبردست دشمن پیٹھ پر آپہنچا اور کوئی فرق نہ رہ گیا ایسے وقت آپ اپنی ٹوپی کی فکر میں تھے جو شاید دو چار آنہ کی ہوگی آپ نے جواب دیا وہ معمولی ٹوپی نہیں تھی اس میں سرور کائنات والیٔ دوجہاں صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم کے موئے مبارک تھے۔ اہل اسلام غور کریں کہ ملت اسلامیہ کے اولین مجاہدین کے دل دماغ پر ادب وعشق رسول کا کس قدر تسلط تھا یہ وہ تاریخ اسلام کے بیمثال جرنیل ہیں جن کو خدا اور رسول کے حضور میں سَیْفٌ مِنْ سُیُوفِ اللّٰہِ یعنی اللہ کی تلواروں سے ایک خاص تلوار کہا گیا وہ آخر دم تک مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے کیسے وفادار اور جانثار رہے۔ آج پھر ہر مجاہد اسلام کو خالدؓ وکرارؓ کا وہی جذبہ

ادب و عشق رسولؐ کا اپنے ظاہر و باطن پر مسلط کرنا چاہیئے
اللہ چاہے ویسے ہی برکات و فتوحات نصیب ہونگے پوری قوم نیک اعتقاد و
عمل پر متحد ہو جائے۔

شہیدوں کی ملاقات

امام ابن جوزی عیون الحکایات میں اپنی سند سے بیان
کرتے ہیں ملک شام میں تین بھائی راہ خدا میں جہاد کرتے تھے
رُومی ایک دفعہ انہیں گرفتار کر کے لے گئے شاہِ روم نے
ان کو کہا تم دین اسلام ترک کر کے عیسائی مذہب اختیار
کر لو بہت مال و دولت پاؤ گے بلکہ اپنی بیٹیوں سے
تمہاری شادی بھی کر دوں گا ورنہ اُبلتے تیل میں ڈال
کر ہلاک کر دیئے جاؤ گے۔ اُن پاک دل مخلص مجاہدوں
نے صاف جواب دیا کہ دین اسلام چھوڑ کر نصرانی مذہب
قبول کر کے مرتد ہونا ہمیں ہرگز منظور نہیں چاہے ہمیں
کیسے ہی دکھ اٹھانا پڑیں۔ روزانہ اُبلتے تیل کے سامنے

لا کر انہیں ہلاک کر دینے سے ڈرایا جاتا انہوں نے بارگاہ
خداوندی میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وسیلہ
سے دعا کی الہٰی بطفیل اپنے آخری سچے پیارے رسولؐ
کے ہمیں دین اسلام پر قائم رہنا نصیب فرما انکی دعا اللہ
تعالیٰ نے قبول فرما کر ان کو ثابت قدمی عطا فرمائی
ہزاروں قسم کی دھمکیاں دی گئیں نہایت پریشان کیا گیا
مگر وہ اللہ کے مقبول بندے دین اسلام سے نہ پھرے
آخر دو بڑے بھائیوں کو اُبلتے تیل میں ڈالکر شہید کر دیا گیا
وہ کمال بلند ہمتی و عظیم حوصلہ سے شہید ہو گئے۔

پھر تیسرے چھوٹے کی باری آئی اسے بھی نہایت
ڈرایا گیا مگر اس نے بھی صاف کہدیا کہ چاہے دنیا جہان
کے عذاب دو مگر دین اسلام بدلنا مسلمان کا کام نہیں
آخر رومی بادشاہ نے ایک دن اُسے بھی اُبلتے تیل میں
ڈالنے کا فیصلہ کر لیا جب ڈالنے لگے تو ایک رومی نے کہا
بادشاہ کی اجازت ہو تو میں اسے دین سے پھیرنے میں ایک

حیلہ کرونگا بادشاہ نے پوچھا وہ کیسے اس نے کہا میری ایسی
خوبصورت لڑکی ہے جس کی مثل ولایت روم میں نہیں
اُسے بنا سجا کر اس کے پاس بھیج دونگا تاکہ اسے اپنے مکرو
فریب سے بہکا کر مرتد بنا لے بادشاہ نے چند ماہ
کی مہلت اجازت دیدی۔

وہ اس مجاہد اسلام کو ہمراہ اپنے گھر لے گیا اور
روزانہ اپنی بیمثل حسین و جمیل بیٹی کو اس کے پاس
ایک مکان میں بھیج دیتا وہ مرد مجاہد نماز کی نیت
باندھکر حضور الٰہی میں حاضر رہتا اللہ تعالےٰ اس لڑکی
پر نیند مسلّط کر دیتے دو ماہ بعد ایک دن وہ عورت
اس مجاہد مسلمان سے کہنے لگی اے اللہ کے بندے اتنا
عرصہ میں نے تیرے بہکانے میں ہر طرح زور لگایا مگر
تو نے ایک نظر بھی مجھ پر نہ کی لے شکاری خود شکار
ہو گیا مجھے مسلمان کرلے کیونکہ عیسائی مذہب سراسر باطل
ہے دین اسلام حق ہے اس نے اسے کلمہ طیبہ پڑھایا

مسلمان ہوکر اُس بی بی نے کہا میرے ذاتی دو گھوڑے
ہیں ان پر سوار ہوکر اپنے دین ایمان کو بچانے کے لئے
ہجرت کرنا چاہیئے۔ چنانچہ وہ دن کو جنگل میں روپوش
رہ کر رات کو سفر کرکے شام میں جانے کے لئے کئی روز
تک سفر کرتے رہے ایک رات وہ حسب معمول سفر
کر رہے تھے کہ گھوڑوں کی آواز سنائی دی دیکھا تو وہ شہید
ہونے والے دونوں بھائی مع اپنے خدمتگاروں اور
رفیقوں کے سبز لباس پہنے آ رہے ہیں ملاقات کے بعد
پوچھا آپ تو شہید ہو گئے تھے بتاؤ آپ کیسا کیا ہوا
انہوں نے بتایا کہ اُبلتے تیل میں پڑتے ہی ہم فوراً بہشت
میں پہنچ گئے کانٹے کی خراش برابر تکلیف نہ پائی۔
اور آج جنت سے تم دونوں کے عقد نکاح
کی محفل میں شمولیت کے لئے اجازت پاکر آئے ہیں
چنانچہ شام میں پہنچ کر ان کا عقد نکاح ہوا اور یہ کرامت
ان کی وہاں خوب مشہور و معروف ہوئی۔

مجاہدین اسلام کی قلت کفار کی کثرت پر غالب رہتی ہے

ناسخ التواریخ میں جنگ یرموک کے احوال میں لکھا ہے کہ چار لاکھ اور واقدی نے ۱۲ لاکھ فوج کفار بتائی اسلامی فوج بہت ہی کم تھی بارہا ہزیمت کی صورت بن کر پھر مجاہدین سنبھل کر لڑتے رہے آخر خالد بن ولید رضؓ نے چھ ہزار سوار لیکر بارہ لاکھ فوج کفار کے قلب پر حملہ کر دیا اس وقت ان کی زبان پر یَا مُحَمَّدُ یَا مَنْصُوْر اُمَّتَكَ اُمَّتَكَ کا ورد تھا یعنی اے سراپا تعریف والی ذات پسندیدۂ خالق و مخلوق اے امداد والے امت کی خبر لیجئے۔ اس حالت میں اللہ تعالےٰ انہیں فتح دیتا رہا۔

تاریخ واقدی میں ہے مجاہدین اسلام بہنسا کا محاصرہ کئے ہوئے تھے ایک رات بادشاہ نے ایسے وقت شبخون مارا کہ حملہ کا کوئی امکان وخیال بھی نہ تھا مجاہد تھکے ماندے آرام لے رہے تھے یک لخت کفار کی فوج کا گویا

سیلاب ہی آ گیا صحابہ کا بیان ہے کہ وہ رات انتہائی پُر آشوب مصیبت والی تھی کچھ پتہ ہی نہ چلتا تھا اس ہول میں سب کی زبان پر ذکر حق اور یَا مُحَمَّدُ یَا مُحَمَّدُ یَا نَصْرَ اللّٰہِ اَنْزِلْ کا ورد تھا اے ممدوح خالق و خلق اے سراپا حمد اے اللہ کی مجسمہ امداد آ۔

واقدی نے ایک ایسا ہی دوسرا واقعہ لکھا ہے کہ ایک رات بطلیموس نے دس ہزار سوار لیکر قلعہ سے باہر آ کر مجاہدین اسلام پر حملہ کر دیا کالی کٹ ہیبتناک رات تھی کچھ سوجھ بوجھ ہی نہ رہی خالد بن ولیدؓ سیف اللہ کی زبان پر اس وقت بھی یہ ورد تھا وَاغَوْثَاہُ وَامُحَمَّدَاہُ وَا اِسْلَامَاہُ کَثُرَ قَوْمِیْ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ اے میرے غوث اے سراپا حمد اے سچے دین اسلام میری قوم سے نکروییب ہوا ہے قسم ہے رب کعبہ کی یعنی مدد فرمایئے فریاد رسی کیجئے (یہ ہیں وہ اہل حق کہ فتح ہر میدان ان کی ہی رہی۔ آج بھی مسلمان کے عقیدہ و عمل میں وہی یکسانیت ہو تو نتیجہ بھی

ناسخ التواریخ اور واقدی میں ہے کہ مرج القبائل میں ابو عبیدہؓ نے میسرہ بن مسروق کو چار ہزار سپاہیوں کا سردار بنا کر درویب کی طرف روانہ کیا ہرقل نے یہ معلوم کر کے مقابلہ میں تیس ہزار کا لشکر جرار روانہ کر دیا جب یہ لشکر قریب پہنچا تو میسرہ کچھ متفکر ہوئے عبداللہ بن خذافہ رضؓ نے فکر کا سبب پوچھا کہا مجھے جان کی فکر تو نہیں مسلمان مجاہدوں کی قلت کی فکر ہے تیس ہزار سے چار ہزار کا مقابلہ ہے۔

عبداللہ رضؓ نے کہا اے امیر فکر سے ہمیں کیا کام؟ ہم لوگ تو شمعِ رسالت کے پروانے ہیں ڈرنا ہماری شان ہی نہیں اللہ رسولؐ کی خوشنودی کے لئے جہاد کرنا ہمارا کام ہے اور بس۔ اسی گفتگو میں تھے کہ لشکر کفار پہنچ گیا اس میں سے ایک مہیب زبان دراز شخص نے بڑھکر یوں خطاب کیا اے عرب والو تم جو ہمارے پیچھے پڑ گئے ہو معلوم ہوتا ہے تم کو موت یہاں لائی ہے بہتر ہے اپنے

آپ کو ہمارے حوالے کر دو ہم تم کو ہرقل کے سپرد کر دیں ورنہ
تم سے ایک نہ بچے گا۔

یہ سنتے ہی ابو الہول دامس رضؓ نے بڑھ کر اسے تو ایک
ہی حملہ میں فناہ کر ڈالا پھر گھمسان کی لڑائی ہوئی ہر مجاہد
اسلام کی زبان پر تھا یا محمدؐ یا محمد اُنصُرْ یا رسول اللہ
مدد فرمایئے یہ کہتے ہوئے وہ اللہ والے جس طرف رخ
کرتے کُشتوں کے پُشتے لگتے چلے جاتے دیکھتے دیکھتے چار ہزار
کی قلیل فوج اسلامی نے تیس ہزار فوج کفار کو وہ ماردی
کہ کثرت قلّت کا شکار ہو گئی اور عقل انسانی محو حیرت
ہو کر رہ گئی یہ فیصلہ نہ ہو سکتا تھا کہ یہ انسان ہیں یا کوئی
فرشتے ہیں وحدہٗ لاشریک کے حبیب محمد مصطفےٰ صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کمال ادب و عشق ہی اِن حیرت انگیز
فتوحات کی جان ہے۔

واقدی نے جنگِ مرج القبائل میں لکھا ہے کہ
تیس ہزار رومیوں کے مقابلہ میں ابو الہول رضؓ اور ان کے

ہمراہی مجاہدوں نے جس جواں مردی کا مظاہرہ
کیا رومی جنگی سورماؤں کے چھکے چھوٹ گئے اور وہ بد حواس
ہوکر خلاف قائدہ ولایعنی طور پر دس ہزار کی تعداد میں
ابوالہول اور ان کے تھوڑے سے ساتھیوں پر ٹوٹ پڑے
اور ان پر گھیرا ڈال لیا مگر اس حالت میں بھی ابوالہول اور
ان کے ساتھی اس اولوالعزمی و عالی ہمتی سے کفار سے جہاد
کرتے رہے کہ نہایت پھرتی سے انہوں انہوں نے دس ہزار
سے نو ہزار کو اپنے گرداگرد لکڑی کی طرح مار گرایا اس حالت
میں اُن جانبازوں کی زبان پر تھا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْصُرْ
اپنے غلام مجاہدین اسلام کی امداد فرمایئے جب دونوں
لشکر علیٰحدہ ہوئے تو دیکھا کہ ابوالہول نظر نہ آئے انکی تلاش
تھی کہ رومیوں نے بھرچوری سے حملہ کر کے ایک ایک مسلمان
پر دس دس پچاس پچاس نے حملہ کر دیا اور ان کو شہید
کر ڈالا جو بچے ان کو قیدی بنا کر لے گئے اس حادثہ میں ابوالہول
کا کچھ پتہ نہ چلا۔

اس واقعہ کا راوی بیان کرتا ہے کہ بعد ازاں
کارزار گرم تھا کہ لشکر کفار میں شور مچا معلوم ہوا کہ کچھ لو
ان کے پیچھے سے لڑتے آرہے ہیں اور لَا اِلٰہ اِلا اللہ
محمد رسول اللہ کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں ہم
خیال کیا کہ فرشتوں کی آواز ہوگی۔

مگر قریب آنے پر معلوم ہوا کہ ابوالہول اور ا
کے ہمراہیوں کی آواز ہے چنانچہ وہ کلمہ طیبہ اور اللہ رسو
کے ذکر کے جوش میں کفار کو تہہ تیغ کرتے چیرتے پھاڑتے
لشکر اسلام میں آپہنچے۔

جب لڑائی موقوف ہوئی تو میسرہؓ امیر لشکر
ان سے حال دریافت کیا۔ ابوالہول نے بتلایا کہ کفار
نے مجھ پر حملہ کیا میرے گھوڑے کو قتل کر ڈالا میں اس پر
گر پڑا اور انہوں نے مجھے اور میرے ساتھیوں کو زنجیروں
باندھ کر قیدی بنا لیا اور جہاں چاہا لے گئے رات کو میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا فرماتے ہیں

"(دامس) مت ڈرو خدا کے پاس میرا بہت بڑا مرتبہ ہے۔ یہ فرما کر میرے اور میرے ساتھیوں کے زنجیروں پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا تو وہ فوراً کھل کر گر گئیں پھر نصرت اور فتح کی خوشخبری دیکر فرمایا میں تمہارا نبی محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہوں
اور فرمایا میسرہ کو ہمارا سلام پہنچا کر کہنا خدا تمہیں جزائے خیر دے"۔

یہ فرما کر حضورؐ غائب ہو گئے جب میں بیدار ہوا تو دیکھا کہ زنجیریں کھل کر گر گئی ہیں اور پہرے والے تھک کر خواب غفلت میں سوئے پڑے ہیں ہم نے انہیں کی تلواریں لیکر ان کو قتل کیا اور خود ان سے یوں نجات پا کر آپ لوگوں کی امداد کو آپہنچے ہیں یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت ہے جو ہمیں خونخوار دشمن ظالم سے یوں نجات ملی۔
(سبحان اللہ) (صحیفۂ تحقیقات)

واقدی نے فتح دمشق کے متعلق لکھا ہے مجاہدین

اسلام کو گوناگوں سختیاں برداشت کرنا پڑی جب وہ ہر
سختی میں صابر اور ثابت قدم ثابت ہوئے تو باوجود ظا
کوئی فتح کا سبب نہ ہونے کے ابوعبیدہ رضؓ کو خواب میں
حضور والئی دوجہان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فر

"آج رات کو انشاءاللہ تعالے فتح ہو جائے گی" یہ فر
جانے کا قصد فرمایا ابوعبیدہ رضؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا
رسول اللہ بہت جلد تشریف لے چلے ہیں؟ فرمایا "ابوبکر
کے جنازہ پر مجھے جانا ہے" چنانچہ ایسا ہی ہوا اسی رات فتح ہو گئی
اور دریافت سے ثابت ہوا کہ اسی شب حضرت ابوبکر رضؓ
کا انتقال ہوا تھا۔ (صحیفہ تحقیقات) ص ۲۰۰

واقدی واقعۂ یرموک میں لکھتے ہیں کہ جب وہاں کی
فتح میں دیر ہوئی ہولناک خبریں حضرت عمر رضؓ کو پہنچی آپ
متفکر ہوئے ایک باغ میں حضورؐ کو دیکھا حضرت ابوبکر رضؓ ہمراہ
ہیں سلام عرض کر کے گزارش کی یا رسولؐ اللہ میرا دل بہو گ
گئے ہوئے مسلمانوں میں لگا ہے نہ معلوم ان کی کیا حالت

ہو گی دس لاکھ ساٹھ ہزار رومی مقابلے کو آگئے ہیں فرمایا۔

"اے عمرؓ خوش ہو جاؤ کہ خدا تعالے نے مسلمانوں کو فتح دی اور ان کے دشمن کو شکست ہوئی اور کفار کثرت سے مارے گئے"

حضرت عمرؓ نے صبح یہ سب کو بتا دیا تاریخ لکھ لی گئی چند دن بعد فتح کی خبر آگئی معلوم ہوا ٹھیک اسی رات فتح ہوئی اور اسی طرح ہوئی۔

فتح حلب

حلب ایک مستقل سلطنت تھی جس کے والی دو بھائی نصرانی یوحنا اور یوقنا تھے یوحنا عابد زاہد حق پسند اور یوقنا نہایت جنگ جو جوانمرد تھا، جب تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں ابو عبیدہؓ نے حلب کا رخ کیا یوقنا جنگ پر آمادہ ہوا۔ یوحنا نے اطلاع پاکر مصالحت کی رائے دی مگر وہ نہ مانا اپنی جرأت وقوت کے تذکرے کرنے لگا یوحنا نے کہا شاید تمہارے مرنے کے دن آگئے ہیں کہ تم اہل اسلام سے لڑنے پر تل گئے

ہو۔ اس عرصہ میں کعب ابن صمرہ رضؓ ایک ہزار فوج لیکر حلب کے قریب آ پہنچے۔

بوقنا پانچ ہزار فوج کے ساتھ شبخون مارنے کے ارادہ سے ایسے وقت اُن پر پہنچا کہ وہ صبح سویرے نماز کی تیاری میں تھے مجاہدین اسلام اس اچانک اور پانچ گنا ہتھیاروں سے لیس تازہ دم فوج کی یلغار سے نہ گھبرائے نہ سٹ پٹائے بلکہ کمال حوصلہ سے دشمن کے مقابلہ اور فریضۂ نماز کی ادائیگی میں استقامت دکھائی اور بلکہ اس جوانمردی سے دشمن پر وار کئے کہ وہ سراسیمہ ہو گئے۔ اتنے میں دشمن کی مزید فوج کثیر آگئی اور پہنچتے ہی حملہ کر دیا ہر طرف دشمن کی فوج کا گویا ایک سمندر پھیلا ہوا تھا مقابلہ تو کیا جان بچنا ناممکن نظر آتا تھا اس اضطراب میں کعب بن صمرہ رضؓ مجاہدین کے ہر محاذ پر پہنچکر انہیں حوصلہ و ہدایات دیتے اور ان کی زبان پر یہی جاری تھا یَا مُحَمَّد یَا مُحَمَّد یَا نَصْرَ اللّٰہِ اَنْزِلْ اے سراپا حمد والے اے سراہے ہوئے اے امدادِ حق

نازل ہو۔ اور ان کے ساتھ دیگر صحابہ مجاہدین کی زبان پر بھی یہی ورد تھا۔ ایک دن رات یہ معرکہ گرم رہا صبر و استمداد کی پہلی برکت تو اللہ نے یہ دکھائی کہ حلب والوں نے ابو عبیدہ رضؓ کے پاس پہنچ کر صلح کر لی۔

یوقنا نے صلح کے الزام میں شہر والوں کا قتل عام شروع کر دیا یوحنا نے آکر بھائی کو خیر خواہانہ مشورہ دیا کہ یہ لوگ اقوام عالم کی طرح زر اندوزی یا ملک گیری کی ہوس پہ نہیں لڑتے بلکہ یہ تو خدا رسول کی رضا میں تبلیغ حق کے لئے جہاد کرتے ہیں یقیناً ان کے ساتھ غیبی مدد ہوتی ہے لہذا ان سے لڑنا کسی طرح انجام بخیر کا موجب نہیں ان کے ساتھ صلح کر لو یوقنا نے بھائی کو مسلمانوں کا طرفدار تصور کر کے کہا تو مسلمانوں سے پہلے قتل کے لائق ہے اس کے مارنے کو تلوار نکالی یوحنا نے سر آسمان کی طرف اٹھا کر دعا کی اللہ تو گواہ ہے میں نصرانی قوم کے دین سے بیزار ہوں اور کہا اَشْهَدُ اَن

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہ
میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت
محمدؐ اللہ کے سچے (آخری) رسول ہیں پھر بولا اب تو
جو چاہے کر فکر نہیں یوقنا نے اسے شہید کر ڈالا۔
پھر حلب والوں کو قتل کرنا شروع کر دیا تین سو آدمی قتل
ہوئے ابو عبیدہؓ یہ سنکر شہر میں آئے اور مقابلہ شروع ہو گیا
آخر تاب نہ لا کر یوقنا حلب کے قلعہ میں جو بہت بلند اور
مضبوط تھا جا کر پناہ گزیں ہوا چار پانچ ماہ تک مسلمانوں کو
قلعہ حلب کا محاصرہ (گھیرا) کرنا پڑا۔ اس عرصہ میں یوقنا
نے مسلمانوں کو سخت بلا میں مبتلا رکھا پوشاکیں پھٹ گئیں
دیگر سامان اسباب کی کافی تنگی رہی آخر مجاہدین کی زبان
پر اَغِثْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا نَصْرَ اللّٰہِ اَنْزِلْ
کا مضمون بطور ورد ہو گیا۔ یوقنا عربی زبان کے ایک لفظ
تک سے ناواقف تھا اس لئے وہ کافی پریشان تھا۔
قلعہ حلب کی بلندی و مضبوطی مجاہدین کو قلعہ پر قبضہ میں

سخت حائل تھی نہ اوپر چڑھا جاتا نہ ٹوٹ سکتا ایک دن
مجاہدین یا نَصْرَ اللّٰہِ اَنْزِلْ کے ورد میں تھے کہ قدرت
خدا سے انکا ایک دستہ قلعہ پر نہ معلوم کیسے چڑھ گیا اور
اس طرح قلعہ مسلمانوں کے تسلط میں آگیا اُدھر یوقنا یہ سنکر
کمال حیرت زدہ ہُوا کہ یہ لوگ قلعہ پر کیسے پہنچ گئے اسی
فکر و پریشانی میں وہ سو گیا خواب میں آکر حضور صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اُسے مسلمان بنا دیا جو اسلام اور
مسلمانوں کا جانی دشمن تھا قلعہ پر قبضہ ہونے سے مجاہدین
کو اتنی خوشی ہوئی کثیر مال غنیمت ہاتھ آیا اور اسی خوشی میں
سب نے ملکر اللہ کا شکر ادا کیا اور ایک محفل منائی اُس
میں ابو عبیدہؓ نے سر کردہ لوگوں سے کہا الحمد للہ
اس سرزمین میں اب ایسا خوفناک مقام کوئی نہیں رہا جو
ہماری تبلیغ دین میں مانع ہو اب آپ لوگوں کی کیا رائے ہے
ہرقل کے پایۂ تخت انطاکیہ پر تبلیغ حق میں جہاد کرنا مناسب
ہے یا کیا؟

یہ سُنکر یوقنا اٹھا اور فصیح عربی میں تقریر کرتے ہوئے کہنے لگا صاحبو اللہ تعالےٰ نے تم کو دشمن پر فتح دنیاوی ساماں و تدبیر کے زور سے نہ دی بلکہ اس لئے کہ تمہارا دین اسلام سچا دین ہے اور پیغمبر تمہارے وہ ہیں کہ جن کی بشارت عیسیٰؑ نے دی "وہ یتیم ہوں گے دادا اور چچا ان کی پرورش کرینگے،، بتاؤ کیا یہ سچ ہے؟ ابو عبیدہؓ نے جواب دیا بالکل سچ ہے مگر تعجب ہے کہ کل تک تو تم ہمارے خون کے پیاسے تھے اور ہماری تباہی کی فکر میں مگر آج خیرخواہ معلوم ہوتے ہو۔

اور ساتھ ہی ہمیں بخوبی معلوم ہے کہ اے یوقنا تجھے عربی زبان کا ایک لفظ بھی نہیں آتا یہ کیا ماجرا ہے کہ تو فصیح و بلیغ عربی بول رہا ہے؟ یوقنا نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ کے سچے اور آخری پیغمبر ہیں۔ اے امیر کیا آپ کو میرا ایمان لانا عجب معلوم ہوتا ہے ابو عبیدہؓ

نے کہا سبحان اللہ اس سے زیادہ تعجب ہی کیا ہے آخر یہ کیا ماجرا ہے

یوقنا نے کہا واقعہ یہ ہے کہ کل میں اوّل تو اسی سے حیران تھا کہ اپنی بے سرو سامانی میں ہمارے ہر قسم کے سامان اسباب بندوبست کے باوجود تم قلعہ پر مسلط کیسے ہو گئے ہو حالانکہ عرب قوم سے زیادہ کوئی قوم ہماری نظر میں پسماندہ و کمزور نہیں اسی حیرانی کے عالم میں میری آنکھ لگ گئی خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نہایت نورانی جسم و شکل والے صاحب تشریف فرما ہیں چہرہ چاند سے کہیں زیادہ روشن ہے خوشبو ان کی کستوری خالص سے کہیں اعلیٰ ہے اُن سے مرعوب ہو کر میں نے لوگوں سے پوچھا یہ صاحب کون ہیں جواب ملا یہی تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آخری نبی ہیں میں نے اُن سے فوراً عرض کیا آپ نبیٔ برحق ہیں تو میرے لئے دعا فرمائیے مجھے عربی زبان آ جائے۔ فرمایا اے یوقنا میں محمدؐ ہوں عیسیٰ علیہ السلام نے

میری ہی بشارت دی ہے اور میرے بعد کوئی اور پیغمبر نہ بنایا جائے گا اگر چاہو تو کہو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہ سنتے ہی حضور کے دست اقدس کو میں نے بوسہ دیا اور اسلام سے مشرف ہو گیا۔

جب بیدار ہوا تو میرے منہ سے مشک خالص سے بہتر خوشبو آ رہی تھی اور مجھے عربی زبان بھی یوں آ گئی کہ گویا میری مادری زبان ہی عربی ہو اس کے بعد میں اپنے بھائی یوحنا مرحوم کے کتب خانہ میں گیا دیکھا اس میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات مبارکہ لکھے ہوئے ہیں پھر وہ پاک حالات یوحنا نے بیان کئے اور سجدہ شکر میں سر رکھا کہ خدا کا شکر جس نے مجھے بھی دین حق اسلام کی طرف راہ دی میرے دل میں اسے راسخ اور مضبوط و مستحکم کر دیا۔ پھر کہا کہ جس طرح میں ابتک راہ شیطان میں جنگ کرتا رہا اب جہاد فی سبیل اللہ کروں گا حتیٰ کہ اپنے بھائی یوحنا سے جا ملوں پھر اسے بیدردی سے قتل کرنے پر رو دیا اور

مسلمانوں کو گواہ بنا کر کہا اب سے جو نیکی جہاد کروں گا کفار کو قتل کروں گا اور راہِ حق میں سعی کرونگا اس کا ثواب یوحنا مرحوم کو بخشتا ہوں۔ اور کہا اللہ کی قسم اب میرے دل میں اللہ رسول کے سوا کسی کی محبت باقی نہیں رہی پھر رائے دی کہ اے امیر ابھی انطاکیہ کا ارادہ مناسب نہیں قلعہ اغرار کا قصد کرو چنانچہ یوقنا کی حسن تدبیر سے وہ قلعہ فتح ہوا اور دیگر کئی معرکے اس کی حسن تدبیر سے سر ہوئے اور فتح انطاکیہ میں تو اس نے کمال دکھایا یہ واقعات ۱۷ و ۱۸ ھ اور ۶۳۷ و ۶۳۸ء کے ہیں (صحیفہ تحقیقات)

جہاد میں اخلاص کامیابی کی بنیاد ہے ورنہ انجام بخیر نہ ہوگا

بخاری و مسلم سے خصائص کبریٰ ۱/۲۵۶ بروایت متفق علیہ مرقوم ہے کہ ابو ہریرہؓ کا بیان ہے ہم حضورؐ کے ہمراہ جنگ خیبر میں حاضر تھے حضور نے ایک شخص کے حق میں فرمایا

یہ دوزخی ہے جب لڑائی شروع ہوئی تو اس نے زبردست
جنگ کیا حتیٰ کہ کثیر زخم اسے لگے حضور سے عرض کیا گیا جسے
حضور نے دوزخیوں سے فرمایا بے شک اس نے تو بخدا
راہ خدا میں بڑا زبردست جہاد کیا ہے اور بہت زخم آ
ہیں حضور نے فرمایا مگر وہ دوزخیوں سے ہے قریب تھ
ہمارے بعض کو اس میں تردد ہوتا وہ اس کے پیچھے دریافت
حال میں رہا آخر وہ شدید زخموں کی تاب نہ لاکر خودکشی کر
صحابہ نے عرض کیا حضور اللہ نے آپ کی بات سچی کردی
فائدہ معلوم ہوا کہ لالچ نام آوری وغیرہ غلط اغراض کے
لئے جہاد صحیح نہیں وہ شخص منافق تھا

مجاہدین کیلئے اللہ رسولؐ کی عظیم برکتوں کا ظہور

خصائص کبریٰ میں ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک سفر میں والیٔ
کوثر صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارے
پاس کھانے کو کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا توشہ دان میں تھوڑی

سی کھجور ہے فرمایا لے آؤ میں لایا تو وہ کل اکیس[۲۱] دانے تھے حضور نے اپنا دست مبارک اس پر رکھ کر کچھ دعا فرمائی اور فرمایا کہ دس[۱۰] شخصوں کو بلالو میں نے بلا لئے آکر خوب شکم سیر ہو کر کھا کر گئے۔ پھر اور دس[۱۰] شخصوں کا حکم فرمایا وہ بھی آکر کھا کر فارغ ہو کر چلے گئے۔ اسی طرح دس[۱۰] دس[۱۰] آدمی بلائے جاتے وہ آکر پیٹ بھر کر کھا جاتے یہاں تک کہ تمام لشکر کو ان دانوں نے شکم سیر کر دیا اور تھوڑے باقی بھی بچ گئے۔

مجھے حکم ہوا کہ تم اپنے پاس توشہ دان میں رکھ لو جب تمہیں ضرورت ہو ہاتھ ڈال کر اس میں سے نکال لیا کرو مگر یہ احتیاط رہے کہ سب الٹ کر کھلا نہ دینا۔

ابو ہریرہ رض کہتے ہیں میں (مع اہل عیال) حضور کے زمانہ میں وہی کھجوریں کھاتا رہا۔ پھر حضرت ابوبکر رض کی خلافت کے زمانہ میں بھی اور پھر حضرت عمر رض پھر حضرت عثمان رض کی خلافت کے زمانوں میں بھی انہی کھجوروں

سے خرچ کرتا رہا۔ تخمیناً پچاس وسق تو راہ خدا میں دی گ
اور دو سو[۲۰۰] وسق سے زیادہ میں نے کھایا اور کھلایا جب
عثمان رضؓ شہید ہوئے تو وہ کھجور میرے پاس سے جاتے
رہے۔

وسق حسب تحریر منتہی الارب ۶۰ ساٹھ صاع کا اور
ہر صاع تخمیناً ۴ سیر کا ہوتا ہے یعنی اکیس[۲۱] دانے کھجوروں
سے اندازاً ڈیڑھ ہزار من کھجوریں خرچ ہونا رحمتہ العالمین
صاحب کوثر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا معجزہ اور خداوندی
کی قدرت ہی کا کرشمہ ہے جو ظاہر ہوا اور سفر جہاد اس
کا سبب ومحل بنا (سبحان اللہ وبحمدہٖ)

غزوۂ احد میں عبد الرحمٰن بن رضؓ جحش کی تلوار جاتی رہی
حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کو کھجور کی چھڑی عنایت
فرمائی فوراً وہ تلوار بن گئی جس سے وہ لڑتے رہے

(خصائص کبریٰ)

خصائص کبریٰ ۲۷۵/۱ باخراج واقدی وابو نعیم ابی قتادہ رضؓ

سے مروی ہے کہ اثناء سفر تبوک ہم حضور کے ہمراہ تھے لشکر مجاہدین میں کہ پیاس لگی تمام لشکر کو قریب تھا کہ مردوں۔ اور گھوڑوں۔ اونٹوں کی گردنیں کٹ جائیں پیاس کی شدت سے حضورؐ نے ایک پانی کا برتن طلب فرمایا تو اپنی انگلیاں اس پر رکھی تو آپ کی انگلیوں سے پانی جوش مارتا ہوا اُبلنے لگا سب نے پیا بہت زیادہ ہو گیا پانی حتیٰ کہ سب سیراب ہوئے اور سب جانوروں کو سیراب کیا لشکر میں بارہ ہزار اونٹ اور تیس ہزار آدمی اور بارہ ہزار گھوڑے تھے۔

خصائص کبریٰ ۲/۲۷۳ میں بحوالہ مسلم بروایت ابو ہریرہ رضؓ ہے غزوۂ تبوک میں لوگوں کو شدید بھوک لگی تو بولے حضورؐ اذن ہو تو اپنے اونٹ ذبح کر کے کھائیں اور روغن بنائیں تو عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا ہو تو سواریاں کم ہو جائیں گی حضور انہیں حکم فرمائیں اپنے بچے کھچے زادِ راہ لے آئیں آپ ان میں برکت کی دعا فرما دیں تاکہ اللہ اس میں گزارا کا

سامان کر دے حضورؐ نے اسے پسند فرمایا اور بچھانے کو
پلہ منگا کر بچھایا گیا پھر ان کے بچے کھچے زاد راہ طلب
ہوئے تو کوئی مٹھی بھر چبینہ لانے لگا دوسرا مٹھی بھر کھجور
آیا اور کوئی ٹکڑا تھوڑا سا لے آیا بچھونے پر اس طرح کچھ جمع ہو
تھوڑا سا تو حضورؐ نے برکت کی دعا فرمائی پھر فرمایا اپنے اپنے
برتنوں میں لے لو چنانچہ وہ لینے لگے حتیٰ کہ تمام لشکر میں کو
برتن بھرنے بغیر نہ چھوڑا پھر کھانا شروع کیا حتیٰ کہ سب
گئے اور بہت سا بچ رہا تب حضورؐ نے فرمایا
اشھد ان لا الہ الا اللہ وَ انِّی رسول اللہ
اس غذا کے ساتھ اللہ سے بغیر شک و تردد کے جو ملا
اللہ اسے جنت سے بند نہ فرمائیگا۔

بخاری باب علامات نبوت میں جابر بن عبداللہ رضی
سے مروی ہے حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی حضور
کے ہاتھ میں چمڑے کا چھوٹا سا برتن تھا پس آپ نے
وضو فرمایا تو لوگ آپ کی جانب پانی لینے دوڑے آئے

آپ نے فرمایا کیوں؟ تو عرض کیا ہمارے پاس اس پانی کے سوا جو حضور کے دست مبارک میں ہے نہ وضو کے لئے اور نہ پینے کے لئے ہے تو حضورؐ نے اپنا ہاتھ مبارک اس برتن میں رکھدیا فوراً پانی آپ کی انگلیوں کے بیچ سے جوش زن ہوا اور پھوٹ کر چشمے کی طرح جاری ہوا ہم سب نے پیا اور وضو بھی کیا سالمؒ کہتے ہیں میں نے جابرؓ سے پوچھا آپ لوگ کتنے تھے انہوں نے کہا کہ اگر ہم لاکھ بھی ہوتے تو کافی ہوتا ہم تو پندرہ سو تھے ۱۵۰۰ سبحان اللہ

امام ادب جمال الدین محمد بن نباتہ مصری فرماتے ہیں مجموعہ نبہانیہ ۲/۲۰۳ نَبِیٌّ لَهُ الْحَوْضَانِ هٰذَا اَصَابِعُ + تَفِیْضُ وَهٰذَا فِی الْقِیَامَةِ کَوْثَرُ

وَعَنْ جَاهِدِ النَّارِ اِنْ هٰذِی بِفَارِسٍ تَبُوْحُ وَهٰذِی فِیْ غَدٍ حِیْنَ نُحْشَرُ

اِذَا مَا تَشَفَّعْنَا بِهٖ کَفَّ غَیْظَهَا وَقَالَتْ عِبَارَاتُ الصِّرَاطِ لَنَا اعْبُرُوْا ٥

اور حضرت امام ابو حنیفہ رح قصیدۃ النعمان میں
میں عرض رسا ہیں۔

يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ جِئْتُكَ قَاصِدًا
أَرْجُوْ رِضَاكَ وَأَحْتَمِيْ بِحِمَاكَ
وَالْمَاءُ فَاضَ بِرَاحَتَيْكَ وَسَبَّحَتْ
صُمُّ الْحَصٰى بِالْفَضْلِ فِيْ يُمْنَاكَ
يَا مَالِكِيْ كُنْ شَافِعِيْ فِيْ فَاقَتِيْ
إِنِّيْ فَقِيْرٌ فِي الْوَرٰى لِغِنَاكَ
يَا أَكْرَمَ الثَّقَلَيْنِ يَا كَنْزَ الْوَرٰى
جُدْ لِيْ بِجُوْدِكَ وَارْضِنِيْ بِرِضَاكَ
أَنَا طَامِعٌ بِالْجُوْدِ مِنْكَ وَلَمْ يَكُنْ
لِأَبِيْ حَنِيْفَةَ فِي الْأَنَامِ سِوَاكَ

مجاہدین اسلام غلامانِ مصطفٰے کی جنگل کے درندے بھی قدر کرتے ہیں

خصائص کبریٰ ۲/۶۵ اور شفا۔ مواہب لدنیہ و مدارج

زاد اللبیب وغیرہا میں لکھا ہے کہ ابن سعدؒ۔ ابو لعلیؒ بزارؒ ابن مندہؒ۔ وحاکمؒ بتصحیح۔ بیہقیؒ۔ ابو نعیمؒ روایت کرتے ہیں کہ حضرت سفینہ رضؓ حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے آزاد کردہ غلام کا بیان ہے میں سمندر میں جہاز پر سوار ہوا۔ جہاز ٹوٹ گیا میں اس کے ایک تختہ پر سوار ہو گیا وہ تختہ مجھے بہاتے بہاتے ایک ایسے جنگل کے کنارے لے آیا جس میں شیر کا ٹھکانہ تھا چنانچہ آگے سے شیر آ نکلا میں نے جب اسے دیکھا تو میں نے کہا یَا اَبَا الْحَارِثْ اَنَا سَفِیْنَۃُ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اے ابا الحارث میں سفینہ۔ حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا غلام آزاد ہوں تو وہ دم ہلاتا ہوا میرے پاس آکھڑا ہوا پھر میرے ہمراہ ہو کر چلتا رہا یہاں تک کہ مجھے راستہ پر اس نے لا کھڑا کیا پھر زیرِ لب کچھ آہستہ سے کہا میں نے محسوس کیا کہ مجھے رخصت کر رہا ہے۔ شرح السنہ کی روایت میں ہے کہ مجھے لشکر اسلام تک پہنچا کر واپس ہوا (سبحان اللہ)

قصیدہ بردہ شریف میں اسی پر تلمیح ہے ؎

وَمَنْ یَکُنْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ نُصْرَتُہٗ
اِنْ تَلْقَہُ الْاُسْدُ فِیْ اٰجَامِھَا تَجِم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِم

مجاہد غلامانِ مصطفےٰ کی دعائیں مقبول اور دریا بھی ان کے لئے مسخر بنا دئیے جاتے ہیں

حلیہ شریف میں ہے سہم بن منجانب نے بیان کیا کہ ہم علا بن حضرمی کے ہمراہ جہاد کے لئے روانہ ہوئے جب دارین کے مقام پہ پہنچے (جو بحرین میں ہندی مشک کستوری کی بہت بڑی منڈی ہے اور سمندر کے ساحل پر ہے) چنانچہ حضرت علاء بن حضرمی رضؓ نے سمندر کے کنارے پر کھڑے ہو کر یوں دعا مانگی ۔

اے اللہ تو جاننے والا ہے قوت والا ہے نہایت عظمت والا ہے ہم تیرے معمولی بندے یہاں سمندر کے

اس پار کھڑے ہیں اور اسلام کا دشمن سمندر کے اس پار ہے فَاجْعَل لَّنَا اِلَیْهِمْ سَبِیْلًا تو ہمارے لئے دشمنانِ دین تک پہنچنے کی سبیل بنادے تاکہ حق سے باطل کو دباکر انہیں راہ حق دکھائیں یہ دعا کر کے انہوں نے ہم کو سمندر میں اُتار دیا سمندر کا پانی ہمارے گھوڑوں کے سینے تک بھی نہ پہنچا کہ ہم سمندر گزر کر دشمنانِ حق پر جا پڑے حضرت ابوہریرہ رضؓ سے مروی ہے کہ یہ دیکھکر بادشاہ کسریٰ نے اپنی فوجوں سے کہدیا کہ ایسے مجاہدین اسلام سے کوئی کیا لڑ سکے (یعنی جن کے سامنے بر و بحر یکساں ہیں اور موت کی کچھ پرواہ ہی نہیں) آخر وہ کشتی میں بیٹھکر فارس کو روانہ ہوگیا۔ اور اس کی فوج بھی تتر بتر ہوگئی (الرحمۃ المہداۃ ملخصاً)

سعد بن ابی وقاص رضؓ کو یہ دعا جنگ اُحد میں دی گئی اے اللہ ان کی تیر اندازی مضبوط کردے وَاَجِبْ دَعْوَتَهٗ اور ان کی دعا قبول فرما (شرح السنہ)

اس کے بعد حضرت سعدؓ جو دعا کرتے تو اللہ تعالےٰ قبول فرماتے اور آپ کی دعا گویا تیر قضا تھی۔

مخلص مجاہد جان نثارانِ مصطفےٰ صاحب کرامت و تصرف ہوتے ہیں

اہل علم وفہم پر روشن ہے کہ سب سے بڑی کرامت راہِ حق پر استقامت ہے اور اس کمال میں حضور ہادی عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہلبیت اطہار واصحاب کبار خلفاء الراشدینؓ کا مقام سب سے بلند ہے چنانچہ ادب وعشق حق یعنی دین وایمان میں ان کا مرتبہ از روئے انصاف بہت ہی عالی وبے مثال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امت کے اخیار واہل حق کے ظاہر وباطن پر ان کا تصرف واثر قوی تر ہے جو اُن کے کمال ادب وقرب سے ظاہر ہے حضرت صدیق اکبرؓ حضرت بلالؓ کو آزاد کراکر حاضر بارگاہ عالم پناہ ہوئے اور یوں عرض رسا ہیں ؎

گفت ما دو بندگانِ کوئے تو ۔ کردمش آزاد ہم بر روئے تو

ہم دونوں حضور سیّد عالمین کے کوچہ کے غلام بیدام ہیں انہیں میں نے حضورؐ کی خاطر آزاد کیا ہے ۔

اور حضرت عمرؓ نے بر سرِ منبر خطبہ میں مجمع صحابہؓ میں اپنی مبارک شدت کے بیان میں فرمایا میں ایسا ہی حضورؐ شہنشاہ دو جہان صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے ساتھ تھا کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَکُنْتُ عَبْدَہٗ وَخَادِمَہٗ اور میں حضور کا غلام آپ کا خادم تھا حالانکہ دونوں ہمارے سرتاجوں کی صاحبزادیاں حضورؐ کے شرفِ زوجیت میں تھیں مگر بندگی ہی کا اظہار و اقرار باعلان فرمایا اور حق یہ ہے کہ یہی ان کی سب سے بڑی کرامت اور کمال ہے ؎

لطفِ شاں بہ ہر دلِ تاثیر کرد

صحبتِ شاں خاک را اکسیر کرد

اور کیوں نہ ہو بہترین امت دائم جو ہوئے رضی اللہ عنہم

اجمعین -

اصابہ فی احوال الصحابہ رضؓ سے تاریخ الخلفاء وغیرہ میں ہے عمر رضؓ نے جہاد کے لئے ایک لشکر مجاہدین روانہ کیا اور ان کا سردار ساریہ رضؓ کو بنایا - ایک جمعہ کے خطبہ میں عمر رضؓ نے یَا سَارِیَۃُ الْجَبَلْ اے ساریہ پہاڑ کی سمت پکڑو یہ جملہ تین بار فرمایا - جب کچھ دنوں بعد اس لشکر کا قاصد آیا تو عمر رضؓ نے اس سے احوال پوچھا تو اس نے بیان کیا اے امیر المومنین ایک روز تو ہم شکست کھا جانے والے تھے کہ آواز آئی اے ساریہ پہاڑ کی طرف ہو جاؤ یہ تین بار آواز آئی تو ہم نے پہاڑ کو پشت پر لیا ہی تھا کہ لشکر کفار کو شکست فاش ہوئی ابن عمر رضؓ فرماتے ہیں لوگوں نے عمر رضؓ سے کہا تبھی آپ اس جمعہ کے خطبہ میں چلا چلا کر اے ساریہ پہاڑ اے ساریہ پہاڑ کہہ رہے تھے اور یہ پہاڑ مشرق کے شہر نہاوند میں ہے جو مدینہ طیبہ سے پندرہ سو میل کے فاصلہ

پر پڑتا ہے۔

لطیفہ زمانہ جاہلیت کے ایک واقف کار نے آپ سے اس پر پوچھا کہ ہم دونوں ہم عمر ہیں میری نظر تو اتنی نہ رہی کہ میل دو پر دیکھ سکوں آپ ابھی پندرہ پندرہ سو میل تک دیکھتے اور نگہداشت کرتے ہیں جس دوا یا سبب سے آپ کی نظر ایسی تیز ہو گئی ہے پرانی واقف کاری کی رعایت کر کے وہ دوا یا سبب مجھے بھی بتائیں فرمایا وہ دوا محض ادب و عشقِ مصطفےٰ ہے جس سے میری ظاہری باطنی قوتوں اور کارخانوں کی تعمیر فرمائی گئی ہے ؎

خشخش جتنا قدر نہ میرا میرے مُرشد نوں وڈیایاں
میں گلیاں دا رُوڑا کوڑا محل چڑھایا سایاں

صلے اللہ علیہ والہ وسلم

ابوالشیخ کی کتاب العظمہ سے تاریخ الخلفاء میں دریائے نیل کے جاری ہونے کے سلسلہ میں خلاف شرع رسم جو ان

اکلوتی لڑکی کو نیل کو نذر کر کے ہلاک کرنے کو بند کر کے نیل کے نام خط کا ذکر ہے کہ اس خط کو نیل میں ڈال دیا جائے۔

خط کے مضمون کا خلاصہ یہ کہ اللہ کے بندہ عمر مسلمانوں کے امیر سے نیل دریا کے نام حمد و صلوٰۃ کے بعد اگر تو اپنے اختیار سے جاری ہوتا ہے تو جاری نہ ہو اور اللہ تجھے جاری فرمانے والا ہے تو میں اس اکیلے زبردست سے دعا کرتا ہوں کہ تجھے جاری فرما دے"

وہ خط حاکم مصر عمرو بن عاص رضؓ نے حسب ارشاد دریائے نیل میں ڈال دیا صبح لوگوں نے دیکھا کہ سولہ ۱۶ ہاتھ بلند پانی سے دریا جاری ہو گیا اور وہ ناحق لڑکی کی ہلاکت کا جاہلانہ معمول موقوف ہوا اور دریائے نیل کے بند ہونے کا بعد ازاں سوال ہی پیدا نہ ہوا۔

ایک مرتبہ زلزلہ آیا کافی دیر تک رہا لوگ آپ کی خدمت میں آئے آپ نے زمین پر پاؤں کی ایڑی سے ٹھوکر دی اور فرمایا یا ارض اسکنی اے زمین ٹھہر جا یہ زلزلہ

موقوف ہوا۔ فائدہ سبحان اللہ یہ شان اللہ رسول کے ادب
وعشق والے متقی مجاہدوں کی ہے۔

حضرت عثمان رض کے عہد خلافت میں ایک مرتبہ
قحط کی صورت بنی اور غلہ کی تنگی ہوئی حاکم مصر کو ایک ہزار
اونٹ کی قطار غلہ بھیجنے کو روانہ کی مگر قاصد نے واپسی پر
اطلاع دی کہ غلہ تو وہاں سے بھی میسر نہ آسکا آپ متفکر
ہوئے کہ بیوائیں یتیم نادار یہ سنکر مایوس ہوں گے دربار
نبوی سے ایک رسی لیکر قافلہ میں بھیجدی کہ بوریوں میں
ریت بھر کر اوپر یہ رسی لگا کر شہر میں لے آؤ تاکہ کچھ
سہارا رہے انہوں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالے نے اس حیلہ
کو حقیقت بنا دیا جب مدینہ پاک قافلہ وارد ہوا تو کھولنے
پر ریت کی بجائے سب غلہ بھرا ہوا نکلا ۔

قادرِ مطلق ہے وہ قدرت کمال
یَفعَلُ اللہ ما یشاء بے قیل وقال

علم عمل عرفان زہد وتقوی وجہاد وشجاعت کی دنیا کے

سرتاج سیدنا علی کرم اللہ وجہہ ہادی عالمؐ کے مظہر اتم او
سراپا و نائب اعظم کی حیات طیبہ طاہرہ دین ایمان کا
سراپا ہے باعث ایجاد و بقاء عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
علم کا شہر اور علی اس کا دروازہ ہیں۔ ہر سوال کا جواب
کتاب سے فرماتے۔ ہر امر کا فیصلہ کتاب و سنت
سے لیتے۔ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے علوم و عرفان و
حکمت کا خزانہ تقویٰ اور بصیرت کا ذخیرہ۔ غزوہ خندق
میں عمر بن عبدود ہزار جوان پر بھاری پہلوان کو ایک ضرب
سے فنا کر دینے والے اس کے مقابل آپ کا نکلنا قیامت
تک اعمال امت سے افضل ارشاد ہوا (مدارج)
حیدر کرار کہلانے والے۔ ہر معرکہ میں شجاعت کا سکہ بٹھا
دینے والے۔ اللہ رسولؐ کی بارگاہ سے شیر کا لقب پانے
والے۔ ہمیشہ حق کے ساتھی معصیت سے پاک فطرت
ہر کمال میں بے مثل کسی حال میں بھی اللہ رسول کو نہ بھولنے
والے بسیرت رسولؐ کے آئینہ دار۔ حرام تو حرام مباح سے

بھی بے نیاز رہنے والے ۔ امامت ولایت کے اصل ۔حق
کی قوت ۔ باطل شکن ۔مستجاب الدعا ناحق جھٹلانے
والے پر بددعا فرمائی وہیں بیٹھا بیٹھا اندھا ہوگیا (طبرانی)
جن کے حق عمرؓ نے فرمایا اگر علیؓ نہ ہوتے عمر ہلاک ہوجاتا
جَو کے آٹے سے روزہ کھولنے والے خیبر شکن جوانان جنت
حسن وحسین کے ابا سیدۃ النسا خاتون جنت کے شوہر
سیّد الشہدا حمزہؓ کے بھتیجے سیدالاولین والآخرین محمد
مصطفےٰ کے چچا زادہ داماد علی شیر خدا مشکل کشا کا تابعدار
عقیدتمند اور مقتدی مجاہد اسلام ہوسکتا ہے لہذا ہم آپ
کی مثالی زندگی کے چند نمونے اپنے پیارے مجاہدین کے
سامنے رکھیں ۔

مجاہد اللہ رسولؐ کی محبت و اطاعت میں مخلص
ہوتا ہے اور سیدنا علیؓ اہل اخلاص کا نمونہ ہیں

(۱) سید المجاہدین علیؓ سے مروی ہے کہ قسم اس کی جس نے

بیج کو کھول کر درخت اگایا نبی اُمّی صلی اللہ علیہ والہ و
نے ضرور مجھ سے وصیت فرمائی کہ مجھ سے محبت مومن ہی
کریگا اور بغض منافق ہی رکھیگا (مسلم) معلوم ہوا کہ
مومن مجاہد اللہ رسولؐ کا پیارا ہوتا ہے اس سے پیار مومن
کا اور بغض منافق کا کام ہے یہ جہاد اور مجاہد کی زبردست
فضیلت کی دلیل ہے۔

(۲) غزوۂ خیبر میں (جو مدینہ طیبہ سے شام کی جانب آٹھ
منزل پر ہوا) بعطاء حق غیب بیان رسولؐ خدا صلی اللہ
علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔

یہ "جھنڈا ضرور کل میں ایک ایسے شخص کو دونگا کہ اللہ اس کے
ہاتھوں پر فتح فرما دیگا وہ شخص اللہ اور اس کے رسُول کو محبوب
رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسُولؐ اس سے محبت رکھتے ہیں
جب صبح ہوئی تمام لوگ حضور رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ
والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے سب کو آرزو تھی کہ ان
کو وہ جھنڈا دیا جاوے تو حضورؐ نے فرمایا علیؓ بن ابی طالب

کہ دکھ رہی ہیں صحابہ رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کی تو آنکھیں دکھ رہی ہیں فرمایا ان کو لانے کے لئے کوئی بھیجو وہ لائے گئے پس حضورؐ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن اقدس ڈالا تو وہ ٹھیک ہو گئے گویا انہیں کوئی درد شکایت ہی نہ تھی تو آپؐ نے ان کو وہ جھنڈا عنایت فرمایا۔

حضرت علیؓ نے عرض کیا حضورؐ اُس وقت تک اُن سے جہاد کروں کہ وہ ہمارے مثل مسلمان ہو جائیں فرمایا ہاں جاؤ اپنی عادت و روش پر جب اُن کے صحن (زمیں) میں پہنچو بلاؤ طرف اسلام کے اور انہیں بتاؤ جو ان پر واجب ہے دین اسلام میں اللہ کے حقوق سے بخدا تیرے سبب اللہ ایک شخص کو ہدایت دے تو سُرخ اونٹوں سے کہیں بہتر ہے (متفق علیہ) اس سے چند فائدے نکلے۔ (۱) پیغمبر کی سچی غیب بیانی (۲) مخلص مجاہد اسلام کے لئے کامیابی (۳) سچے مجاہد کی امتیازی شان اللہ رسول کی محبت (۴) مجاہد اللہ رسول کو پیارا ہوتا

ہے (۵) جہاد دعوت و تبلیغ اسلام کا موجب ہے۔
(٦) جہاد اللہ کی قدرتوں پیغمبر کے معجزوں اور اولیا کی
کرامات کے ظہور کا خاص محل و موسم ہوتا ہے (۷) جہاد
ہمیشہ بامقصد ہوتا ہے اور وہ مقصد باطل کو مٹا کر حق
ثابت کرنا (۸) مجاہد علم و اخلاص سے بھرپور ہونا چاہئے
(۹) مجاہد باطل کی کسی بھی طاقت سے مرعوب ہونا جانتا
نہیں (۱۰) مجاہد ہر طرح سرخ رو ہے باطل پر فتح پاکر
مرتبہ شہادت پاکر۔

(۳) سید المجاہدین مولا علی کرم اللہ وجہہ کے لئے
آخر المبعوثین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا مَنْ کُنْتُ
مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ جس کا میں والی و محبوب ہوں
اس کے علی والی و محبوب ہیں (احمد۔ ترمذی)
یعنی جس طرح تبلیغ اسلام کے لئے سب سے اعلیٰ
جہاد میں سید الانبیاء محمد مصطفیٰ بے نظیر اور دین والوں
کے سردار و حقدار ہیں تو ان کے فیضان میں تبلیغ دین کیلئے

سب سے اعلیٰ جہاد میں سیّد الاولیاء علی المرتضیٰ بے مثال اور دین ایمان والوں کے سرتاج و حقدار ہیں کہ نبوت و رسالت کے مصطفوی سمندر سے ولایت علوی نے فیض پاکر ولایت کے پہاڑوں اور دریاؤں کو سیراب بنایا ہے تو مجاہد اسلام پر سرکار ولایت کا یہ فیض ہے کہ وہ بھی اہل ایمان کا پیارا و حقدار ہوتا ہے اور صاحب احسان۔

(۴) ہادی عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا منافق علی رضؓ سے محبت اور مومن ان سے بغض نہیں رکھ سکتا (احمد۔ترمذی) سیّدنا علی رضؓ چونکہ بے مثال مجاہد فی سبیل اللہ ہوئے ہیں اللہ رسول کے حضور انکی یہ شان ہے کہ کوئی منافق ان سے محبت اور کوئی مومن ان سے بغض عناد نہیں رکھتا۔ تو ان کے فیض سے ہر مجاہد اسلام کی بھی یہ شان ہے کہ دین اسلام کے کھلے چھپے منکر مخالف اس سے محبت اور اہل اسلام اس سے بغض نہیں رکھتے کہ وہ اللہ رسولؐ کا پیارا ملت کا جانباز ہے۔

(۵) مخبر صادق صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سید المجاہدین علی رض سے
فرمایا اے علی غسل کی ضرورت کی صورت میں اس مسجد میں ہونا
میرے اور تیرے سوا کسی کو روا نہیں (ترمذی)

یعنی جس طرح تنزیہ باری عز جلالہ کا ثمرہ حضور رحمتہ للعالمین خلیفہ و نائب رب العالمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں عصمتِ نبوت ہے یونہی حضور کی نبوت و رسالت محمدیہ کا ثمرہ و فیض سید المجاہدین علی مرتضیٰ امام الاولیا میں طہارت و عفت میں ہے جیسا کہ آیت تطہیر سے ثابت ہوتا ہے اور حکم و حقیقت اس کی اس حدیث سے ظاہر ہوتی ہے اور سیدنا علی رض کی ولایت کا ثمرہ و فیض ہر مومن مجاہد مخلص میں یوں ظاہر ہوا کہ ملت و دین حق پر جانبازی کر کے اللہ رسول ص کے حضور ایسا پیارا اور پاک ہو گیا کہ اُسے غسل و کفن کی حاجت نہیں اور اس امر میں یہ دوسرے مُردوں سے ایسا ممتاز ہوا کہ اب اسے مُردہ کہنا اور خیال کرنا بھی ناروا ہے۔

(۶) مسجد نبوی کے صحن میں کچھ اہلبیت و صحابہ رض کے دروازے

پڑتے تھے ارشاد ہوا کہ وہ بند کر دیئے جائیں کہ ہر حالت میں راستہ سے گزر کر دروازے سے آنا جانا ظاہر ہے کہ مسجد کی تعظیم و ادب کے خلاف ہے مگر اس حکم سے روشن دان کے لئے حضرت ابوبکرؓ کو اور دروازہ کے لئے سیدنا علیؓ کو مستثنا فرمایا گیا جس سے ان کی خلافت بلافصل اور ان کی تطہیر بلادخل پر روشنی پڑتی ہے اور جس طرح حرم نبوی ہمیشہ کے لئے مسجد نبوی میں ہے اس کے فیض کے تحت باب علی صحن مسجد نبوی میں باقی رہا ان کے فیض کے تحت ہر مومن مخلص شہید کے اجر و ثواب و روزی و اقتدار و سیر آمد و شد کا سلسلہ جاری رکھا گیا۔

نیم جاں بستاند و صد جاں دہد۔ آنچہ در وہمت نیاید آں دہد

خود کہ یابد ایں چنیں بازار را۔ کہ بیک گل میخری گلزار را

ترجمہ:۔ ایک جاں لے کر ہزاروں جان دے

جو نہ تیرے وہم میں وہ شان دے

کون جانے حال اس بازار کا۔ پھول سے مالک ہوا گلزار کا

(۷) ایک حدیث کا مضمون اہل علم و عرفان کی کتب میں کلام
متداول و متواتر ہے کہ فرمایا میں علم کا شہر ہوں اور علیؓ اُس کا
دروازہ ہیں ۔ اور بعض میں یہ کہ میں حکمت کا گھر ہوں اور
اس کا دروازہ ہیں (ترمذی وغیرہ)

اگرچہ غربت و کلام کا ہدف ہو مگر مضمون اس کا بالاتر
ثابت اور صحیح ہے کیونکہ بے شک ہر صحابی حضور سراپا نور
کے آسمان علم عرفان و حکمت کا دروازہ یا روشن ستارہ ہے
جو موجب ہدایت و نجات ہے تو مولائے کائنات جو سرا
علم و حکمت و عرفان کا سرچشمہ ہیں اُن پر اس فرمان حقیقت
ترجمان کا اطلاق کسی طرح بیجا نہیں اور واقعات اور صحابہ
کرام و عارفین کی شہادتیں اسے اور بھی پختہ تر کر دیتی ہیں کہ
شریعت طریقت حقیقت و معرفت تمام علوم الٰہی کے در
اہل عالم کو نصیب ہوئے اس شان کی وراثت میں مجاہد اسلام
کو حزم ۔ ہوشیاری علم و عقل والا ہونا بھی ضروری ہے ۔

(۸) حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے معاملہ

مواخات میں سیدنا علی رض کو کسی کا بھائی نہ ٹھہرایا اس پر جب وہ دربار رسالت میں آئے تو ارشاد ہوا اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ علی تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو (ترمذی) اور خود فرمایا کہ میرے لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس ایک ایسی منزلت ہے جو تمام خلائق میں کسی کے لئے نہیں میں حضور کے پاس آتا اعلےٰ اسحر کو سلام عرض کرتا کھانستے تو اپنے گھر لوٹ جاتا ورنہ داخل ہوتا آپ کے پاس (نسائی)

لہذا سیدنا علی رض معلم کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے شریعت کے علاوہ طریقت و تصوف کے وہ انمول مسائل و ہدایات کے خزانے سمیٹتے رہے جو ہمیشہ تک امت میں جاری اور فائز رہیں گے۔ اور زہد و تقویٰ میں مثالی شخصیت ہیں چنانچہ فرمایا ؎

دُنْیَا تُخَادِعُنِیْ کَاَنِّیْ لَسْتُ اَعْرِفُ حَالَھَا
حَظَرَ الْمَلِیْکُ حَرَامَھَا وَاَنَا اجْتَنَبْتُ حَلَالَھَا

مَدَّتْ اِلَیَّ یَمِیْنَھَا فَرَدَدْتُھَا وَشِمَالَھَا
وَرَاَیْتُھَا مُحْتَاجَۃً فَوَھَبْتُ جُمْلَتَھَا لَھَا

دنیا مجھے فریب دیا چاہتی ہے جیسا کہ میں اس کے حال سے آشنا نہیں ہوں۔

حالانکہ مالک حقیقی نے تو اس کے حرام سے ڈرایا منع فرمایا اور میں اس کے حلال سے علیحدہ ہوں

دنیا نے میری طرف داہنا ہاتھ بڑھایا میں نے اسے رد کیا

پھر اس نے بایاں بڑھایا

اور میں نے اسے محتاج پایا پس ساری دنیا کو دنیا کے لئے ترک کر دیا۔

نائب مصطفےٰ سید المجاہدین مولا علیؓ کے علم کا ایک عجیب واقعہ

سیدنا علیؓ نے مسجد کوفہ میں بعد نماز فجر ایک شخص سے فرمایا فلاں مقام پر ایک مرد عورت باہم لڑتے ہیں ان کو بلا لاؤ جب وہ حاضر ہوئے۔ تو آپ نے فرمایا آج رات تم میں

بہت جھگڑا رہا۔ مرد نے کہا میں نے اس عورت سے
نکاح کیا اور جب اس کے سامنے گیا مجھے نفرت آنے لگی
اور اس نے لڑنا شروع کر دیا جب آپ نے بلایا اس وقت
تک جھگڑا ہو رہا تھا۔

حضرت سیدنا علی مرتضیٰؓ نے مجلس والوں سے
فرمایا بعض باتوں کا بیان عوام کے سامنے آدمی پسند نہیں
کرتا جب عوام چلے گئے۔ تب آپ نے اس عورت
سے فرمایا تو اس مرد کو جانتی ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں
فرمایا میں تجھے اس کی پہچان کرا دیتا ہوں مگر تو ناحق انکار
نہ کرنا بولی واقعی بات سے انکار نہ کرونگی۔

فرمایا کیا تو فلاں شخص کی بیٹی نہیں ہے عرض کرنے لگی
واقعی اسی کی بیٹی ہوں۔ فرمایا کیا تیرے چچا کا کوئی بیٹا
تھا جس کا کوئی قابل ذکر تعلق تجھ سے تھا عرض کیا بے شک
ایسا ہی تھا۔ فرمایا ایک رات ضرورت کے لئے باہر گئی
وہ ادھر آیا تجھ کو اس سے پیٹ رہا آخر ماں کو تو نے بتلایا

باپ سے اس راز کو چھپایا جب پیدائش کا وقت آیا
والدہ تجھے باہر ہمراہ لے گئی بچہ پیدا ہوا تو اسے کپڑے
میں لپیٹ کر گھورے پر ڈال دیا۔ اتنے میں ایک کتا آکر
اُسے سونگھنے لگا تیری مادری محبت نے جوش مارا ایک
پتھر اٹھا کر تو نے کتے کو مارا وہ بچے کے سر پہ جا لگا اور اس
کا سر پھٹ گیا۔ تیری ماں نے ایک کپڑا پھاڑ کر اس کے
سر پہ باندھ دیا اور تم لوٹ کر واپس آگئیں پھر تمہیں کچھ پتہ
نہیں کہ اس بچہ کا کیا ہوا۔ عورت نے کمال حیرت سے
کہا بے شک ایسا ہی ہوا ہے اور میرے اور میری ماں کے
سوا اس کی کسی کو بھی خبر نہیں تھی۔

پھر فرمایا جب صبح ہوئی فلاں قبیلہ نے اس بچہ کو
لیکر اس کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بڑا ہو گیا اور اس
قبیلہ کے ساتھ کوفہ میں آیا اور تیرے ساتھ نکاح کیا یہ
تیرا وہی بچہ ہے۔

پھر آپ نے اس مرد کو حکم دیا کہ سر کھولے جب

اس نے سر کھولا تو وہ بچپنے میں سر پھٹنے کا نشان موجود تھا فرمایا لیجا یہ تیرا بیٹا ہے اور تو اس کی ماں ہے اللہ نے حفاظت فرمائی اور اسے ماں کی بے حرمتی سے بچا لیا (شواہد النبوت صد ۱۶۱ مصنفہ حضرت علامہ عبدالرحمن جامی رح)

سبحان اللہ یہ اہلبیت رسالت کی شانِ علم و عرفان ہے اور یہ ہیں سلطان المجاہدین شاہ ولایت علی مرتضیٰ جن کی شان اقدس میں فرمان نبوی اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا ہیں کچھ لوگوں کو قصور فہم کا عارضہ ہے ؎

مصلحت نیست کہ از پردہ بروں افتد راز
ورنہ در محفلِ ایشاں خبرے نیست کہ نیست

یاد رہے کہ مومن مخلص مجاہد اسلام پر علم و عرفاں قرب و رضا کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اسے لازم ہے کہ ہر لحظہ احکام شرع شریف کی اتباع و تعظیم کے ساتھ استقامت اور مضبوطی پر رہے اور نہ بھولے کہ بحمد اللہ

جہاد شریف کی برکت سے میں اولیاء اللہ کے زمرہ میں
آگیا ہوں اب مجھ پر پہلے سے زیادہ اتباع شرع و ذکر
حق ادب و عشق رسولؐ عاید ہو گیا ہے اور میری اعانت و
حمایت و تقویت پر عالم قدس کی نوری مخلوق مامور ہو
ہے مجھ سے ہرگز کوئی بات ظاہر باطن میں ایسی نہ ہو جو اس
عظیم مرتبہ کے لائق نہ ہو حقیقت یہ ہے کہ جہاد سے ہی
تقویٰ اور عبادت کی اعلیٰ قوت اور روح پیدا ہوتی ہے مگر
اخلاص سے اور اہل اللہ کی ہدایت میں۔

باطنی جہاد

اہل علم کے نزدیک ظاہر باطن کا عنوان
یا نمونہ ہوتا ہے لہذا ملت اسلامیہ
میں باطن کی اصلاح پر بہت زور دیا گیا ہے اور حق یہی
ہے کہ ظاہر کی درستی باطن کی درستی پر موقوف ہے اسی
لئے ارشاد ہوا اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ
اصل مجاہد وہ ہے کہ اپنے نفس سے جہاد کرے اور اس باطنی جہاد
کو جہاد اکبر کہا گیا ہے۔

اور اس مقدس جہاد اکبر کا اہتمام طریقت یا تصوف میں ہی ہوتا ہے اور اس باطنی جہاد کے بعد ظاہری جہاد اعلیٰ درجہ ہوتا ہے لہٰذا ظاہری جہاد والوں کو باطنی جہاد سے بے نیاز نہ ہونا چاہیئے کہ اس کے بغیر استقامت اور کامیابی یقینی نہیں۔ اہلبیت اطہار و صحابہ کرام کے مبارک جہاد کے کمالات کا راز بھی یہی ہے کہ وہ باطنی جہاد میں بھی کمال درجہ کے مجاہد ہوئے ہیں اور اس ظاہری جہاد کے دوران بھی کبھی باطنی جہاد سے ....
علیحدہ نہیں ہوئے بلکہ ظاہری جہاد سے اسے ہمیشہ مقدم اور بنیادی قرار دیتے رہے۔

چنانچہ مثنوی وغیرہ میں سید المجاہدین مولا علی رضؓ کرم اللہ وجہہ الکریم کے متعلق ہے کہ ایک زبردست نامی گرامی کافر پہلوان پر مقابلہ میں غالب آگئے اسے تہہ تیغ کرنے لگے اس نے آپ کے چہرہ اقدس پر تھوک دیا اس پر آپ نے تلوار چلانا موقوف کر کے مسکرا دیئے وہ حیرت زدہ

ہوکر رہ گیا کہ میں نے یہ حماقت آمیز حرکت تو اس لئے کی تھی
کہ آپ غصہ میں بھر کر مجھے ختم کر دیں تاکہ مجھے اس مغلوبی کی
ذلت والی زندگی سے نجات ہو جائے مگر آپ نے یہ کیا
کیا کہ غصہ ہی اتر گیا۔

از برائے خدا مجھے اس کا راز بتلائیں کہ ایسا کیوں ہوا
فرمایا میں دنیا اور نفس کے لئے جنگ بازنہیں ہوں میں
تو اللہ ورسولؐ کی ہدایت و منشا پر حق نواز باطل شکن
جانباز ہوں اور یہ مخلص مجاہدہ کا جہاد ہے جس میں نفسانیت
کا شائبہ بھی نہیں ہوتا جب تو نے تھوک دیا تو
میرے نفس کو غصہ آیا تب میں نے للٰہیت میں نفسانیت
کی آمیزش پاتے ہی تلوار ہٹالی تاکہ میرے خالص جہاد میں
نفس کا حصہ نہ مل جائے یہ سنتے ہی وہ بے ساختہ دین
اسلام کا حلقہ بگوش ہوگیا اور اس کے قتل کی بجائے مولائے
کائنات کے اس قدسی جہاد باطن کا یہ اثر ہوا کہ اس
کا نفس دین اسلام کے مقابلہ کی بجائے اطاعت پر اتر آیا۔

اور قتلِ نفس کی سزا کے بجائے تزکیہ نفس کی دولت پائی

ع لطفِ شاں بر ہر دلے تاثیر کردہ
صحبتِ شاں خاک را اکسیر کردہ

مثنوی دفتر اول میں ہے

از علیؓ آموز اخلاص عمل ۔ شیرِ حق را داں منزہ از دغل
در غزا بر پہلوانے دست یافت ۔ زود شمشیرے برآورد و شتافت
زود خیو انداخت بر روئے علیؓ ۔ افتخارِ ہر نبیؑ و ہر ولی
در زماں انداخت شمشیر آں علیؓ ۔ کرد او اندر غزائش کاہلی
گشت حیراں آں مبارز زیں عمل ۔ وز نمودن عفو و رحمت بے محل
گفت من تیغ از پئے حق میزنم ۔ بندۂ حقم نہ مامورِ تنم
رختِ خود را من زرہ برداشتم ۔ غیرِ حق را من عدم انگاشتم
خشم شاہاں را شہ و مارا غلام ۔ خشم را من بستہ ام زین و لگام
غرقِ نورم گرچہ سقفم شد خراب ۔ روضہ گشتم گرچہ ہستم بوتراب

چوں در آمد علتے اندر غزا
تیغ را دیدم میاں کردن سزا

سیّد الشہداء امام حسین علیٰ جدہ وعلیہ السلام کا واقعہ

آپ پر ایک زبردست آزمائش آئی کہ بے سرو سامانی
باوجود ایک مجسمہ ظلم و بدی جابر اور دل سے اسلام کی
ہدایت کا منکر حاکم یزید آپ سے بیعت لینے کا اصرا
کرنے لگا ساری فضا آپ کا ساتھ دینے سے قاصر
ایسی حالت میں آپ نے باطل کی تائید حمایت اعانت
کو برداشت نہ فرمایا اور نتیجہ چاہے کچھ ہی کیوں نہ ہو
مجاہدین اسلام کے لئے زندۂ جاوید اصول پیش کرنا ہے کہ
باطل کا ساتھ چاہے دنیا دے رہی ہو مجاہد اسلام باطل
سامنے سر جھکا نہیں سکتا ہاں باطل کے مقابلہ میں سر کٹا سکتا
ہے جب تک دنیا ہے سیّد الشہداء امام حسین رضی کا یہ سنہری کار
حق و باطل کے معرکہ میں مشعل راہ بن کر راہنمائی کرتا رہیگا

دنیائے اسلام کے مجاہد اعظم شہید کربلا رضی کا باطنی جہاد
ایک دفعہ آپ مہمانوں کے ساتھ دستر خوان پہ کھانا کھلا

کے سلسلہ میں تشریف فرما تھے خادمہ سے پورا گرم سالن کا
برتن آپ پہ اتفاقاً اس کے ہاتھ سے الٹ گیا وہ کانپ
گئی کہ نواسۂ محبوبِ خدا کی ناحق اذیت کا موجب ہے
کہیں موردِ قہر و غضب نہ ہو گئی ہوں آپ نے اس کی طرف
تادیبی نگاہ سے دیکھا وہ بولی اَلْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ غصہ
پی جانے والے رب کے بندے آپنے فرمایا اطمینان رکھ
میں نے غصہ پی لیا۔ وہ ڈری کہ دل سے عفو نہ فرمایا تو
اللہ کے قہر سے پیچھا چھڑانا مشکل ہے بولی وَالْعَافِیْنَ
عَنِ النَّاس اور لوگوں کو معاف کر دینے والے فرمایا میں
نے دل سے معاف کیا تسلی رکھ

اس احسان و کرم پہ شرمسار ہو کر بولی وَاللّٰہُ
یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْن اور اللہ احسان کرنے والوں کو
چاہتا ہے فرمایا جا میں نے تجھے غلامی سے آزاد بھی کر دیا
سبحان اللہ یہ تھا اہلبیت اطہار کا ہوائے نفس
سے جہاد اور مقابلہ

باطنی جہاد کا عظیم اجر

عبداللہ بن مبارکؒ علم و تقویٰ میں محتاج تعارف نہیں
سال کی محنت مشقت سے حلال روزی کما کر حج و زیارت
کے قصد سے تین سو درم پیٹی میں کمر سے باندھ کر گھوڑے
ہو کر بغداد سے نکلے فناء شہر ہی میں تھے کہ دور سے ایک
محلہ کی پارسا اور عفیفہ بوڑھیا کو ڈھیر پر سے کچھ مرد
کی طرح کی چیز اٹھاتے پایا ادھر ہو چلے قریب جا کر سلام
بعد دریافت کیا مائی صاحبہ یہ کیا اٹھایا ہے انہوں
فرمایا۔ عبداللہ اللہ تمہارا ارادہ مبارک کرے ا
راہ چلو اللہ کے عاجز بندوں کے راز دریافت کرنے
پیچھے نہ پڑو عبداللہ بن مبارکؒ نے فرمایا رات کی تا
میں جس اللہ کا ذکر و عبادت کرنا آپ کا معمول ہے اس
کے لئے مجھے بتلائیں آپ نے ڈھیر سے کیا اٹھایا ہے ف
یہ مردہ بطخ ہے پوچھا کیوں بڑے اصرار سے بتلایا کہ تین

ے بچے فاقہ سے ہیں میں سیدہ ہوں سوال کرنا اپنے لئے
جائز نہیں رکھتی آج جو بچوں کی حالت نازک دیکھی تو بجائے
کسی مخلوق پر اپنا بوجھ ڈالنے کے اس بطخ سے بچوں کی جان
بچانے کا سامان کرنا خیال میں آیا۔
یہ سنکر عبد اللہ بن مبارکؒ رو پڑے اور گھوڑے
سے اترکر مائی صاحبہ کو سوار کر کے واپس ان کے گھر پہنچایا
اور قسم دیکر کہا کہ آپ انکار نہ کریں ساری رقم انکے حوالہ
کردی اور گھوڑا ابھی دیدیا کہ میرے شہر میں ایک بیوہ
سیدہ اس بدحالی میں ہو اور میں اس پیاسے سفر کی بجائے
انکی مصیبت کا تدارک کرنا زیادہ بہتر جانتا ہوں یتیم بچوں نے
اور بڑھیا مائی صاحبہ نے جو دعائیں دیں ہونگی وہ اللہ ہی کو
معلوم ہے اب اس جہاد باطن کا کرشمہ دیکھیے۔
جب حج و زیارت کا وقت گزر اتو حاجی لوگوں کی
واپسی پر بغداد شریف اطلاع ملی کہ اس سال بہت حاجی لوگ
بغداد شریف میں آرہے ہیں ان کی زیارت و ملاقات کو

عبداللہ بن مبارک کبھی لوگوں کے ساتھ نکلے۔
حاجیوں کو عبداللہ بن مبارک رح شوق و ادب
سے ملتے __________ مگر اس
زیادہ ادب و محبت سے وہ حاجی صاحبان عبداللہ
مبارک سے ملتے دریافت پر معلوم ہوا کہ بعد
ہاتف غیب نے پکارا کہ عبداللہ بن مبارک کا حج قبول
اور اس کے ساتھ تمہارا بھی لہٰذا ہم تو آپ کی زیارت
کو آئے کہ وہ کیسے اللہ کے پیارے بندے ہیں کہ آنے نہ پا
مگر حج قبول ہونے کا اعلان ہوا تب عبداللہ بن مبارک
اس رحمت و قبول پر فرط مسرت سے رو پڑے اور سب
رقت ہوئی ؎

دل بدست آور کہ حج اکبر است از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر ا

یہ باطنی جہاد کا کرشمہ ہے سالہا سال کی تمنا تھی
لیکر شہر سے نکلے مگر اہلبیت رسولؐ سے ایک نادار بیوہ او
یتیم بچوں کی بد حالی کا تدارک اس تمنا کے پورا کرنے

زیادہ ضروری قرار دیکر کیسی عظیم طاعت بجالائے۔

باطنی جہاد کرنیوالی ایک اسلامی خاتون کا عجیب واقعہ

شعب الایمان میں بیہقیؒ ہشام مقسایادی اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے یہ روایت بیان کرتے ہیں ابو ابراہیم قاضیٔ نیشاپور کے پاس ایک شخص آیا لوگوں نے قاضی صاحب سے کہا کہ اس شخص کا حال عجیب ہے دریافت پر اس نے بیان کیا کہ میں بہت گناہ گار کفن چور شخص تھا میرے تائب ہونے کا واقعہ یہ ہے۔ کہ ایک صالحہ بی بی پارسا فوت ہوئی میرا معمول تھا کہ جنازہ میں جاتا اور رات کو جاکر کفن چورایا کرتا اس بی بی کے جنازہ پر میں اسی طرح گیا نماز جنازہ پڑھی رات کو اپنی بری عادت کے موافق جاکر اس کے کفن اتارنے کو جب ہاتھ ڈالا تو بی بی بول پڑی کہ سبحان اللہ جنتی پر سے جنتی کیسے کفن اتار رہا ہے؟

میں اپنا جنتی ہونا اس سے سنکر بہت متعجب ہُوا تعجب
میں میرے منہ سے نکلا کفن چور کیسے جنتی ہو گیا وہ بولی کہ
وہ اس طرح کہ مجھے اللہ نے یہ درجہ دیا ہے کہ مجھ پر جس
جس نے نماز جنازہ پڑھی وہ سب جنتی ہیں اور تو نے
بھی مجھ پر نماز تو پڑھی ہے ۔ (محفل محبوب)

مجاہدہ نفس کرنے والوں کی شان اخلاص

ابن الفارضؒ کا جب وصال ہونے لگا آٹھوں جنتیں
منکشف ہوئیں وہ بارگاہ عزت میں عرض کرنے لگے ؎

اِنْ كَانَ مَنْزِلَتِيْ فِي الْحُبِّ عِنْدَكُمْ
مَا قَدْ رَأَيْتُ فَقَدْ ضَيَّعْتُ اَيَّامِيْ

؎ گر بیاید ملک الموت کہ جانم ببرد
تا نہ بینم رخ تو روح دمیدن ندہم

یعنی اگر میری محبت کی یہی قدر قیمت پڑی تو میری عمر
بھر کی محنت تو یوں ہی گئی پھر جنتیں مستور ہو گئیں اور مطلوب

کی تجلی ہوئی اس کے بعد روح پرواز کر گئی۔

مجاہدین اسلام کفار پر اللہ کی تلوار اور آپس میں دلدادہ ہوتے ہیں

فتح ۲۶/۱۲ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَہُمْ الآیتہ محمد اللہ کے رسولؐ ہیں اور جو آپ کے ساتھ والے ہیں (اہلبیت و اصحاب) وہ کفار پر تو سخت تیز ہیں اور آپس میں رحمدل

راہ خدا میں ظاہری باطنی جہاد کرنیوالونکی ماؤں پر اللہ رسولؐ نے جن کو سیادت بخشی ان کی شان

صواعق محرقہ میں ابی ایوب سے مروی ہے سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب روز قیامت ہوگا عرش کے اندر سے ایک منادی پکاریگا اے اہل محشر جھکاؤ اپنے اپنے سروں کو اور بند کر لو آنکھیں

اپنی تاکہ گذر جاویں پل صراط سے فاطمہ بنت محمد رسول اللہ تو آپ ستر ہزار حور عین کے ساتھ بجلی کی طرح گذر جائینگی

مریمؑ از یک نسبت عیسیٰ عزیز - از سہ نسبت حضرت زہراؓ عزیز
نورِ چشم رحمۃ للعالمین - آں امام اولین و آخریں
بانوئے آں تاجدارِ ھل اتیٰ - مرتضیٰ مشکل کشا شیرِ خدا
مادرِ آں مرکزِ پرکارِ عشق - مادرِ آں کارواں سالارِ عشق
سیرتِ فرزند ہا از اُمہات - جوہر صدق و صفا از اُمہات
آں ادب پروردۂ صبر و رضا - آسیا گردان و لب قرآن سرا
رشتۂ آئین حق زنجیر پاست - پاس فرمانِ جنابِ مصطفےٰ است
ورنہ گردِ تربتش گردیدمے - سجدہ ہا بر خاکِ او پاشیدمے

(اقبالؒ)

مجاہدین اسلام کی جنگلی درندوں پر حکومت

شمالی مغربی افریقہ میں جب تبلیغ اسلام کے لئے

عقبہ بن نافع رضؓ قریباً تین سو مجاہدین کے ساتھ گئے نصرانی سلطنت سے کچھ فاصلے پر وحشی درندوں کے ہیبت ناک جنگل میں بوقت عصر پہنچے اور اسی جنگل میں اسلامی فوج کی چھاؤنی قائم کرنا طے پایا جاسوس نے یہ معلوم کر کے بادشاہ کو خبر دی بادشاہ مع اراکین سلطنت ان کے ملاحظہ کو آیا تو دیکھا کہ تمام مجاہدین اپنے امیر عقبہ بن نافع رضؓ کے پیچھے نماز عصر ادا کر رہے ہیں بعد نماز ذکر الٰہی کی ولولہ انگیز فلک بوس صدا سے فضا گونج اٹھی بعد دعا امیر مجاہدین نے جنگل کی سمت رُخ کر کے ایک ٹیلے پر کھڑے ہو کر جنگلی درندوں کو یوں خطاب کیا

اے جنگل کے وحشی جانورو سن لو ہم محبوب خدا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے غلام اور اسلام کے جانباز مجاہد ہیں تبلیغ اسلام کے لئے ہمارا سفر ہے ہم نے طے کیا ہے کہ یہاں اسلامی فوجی قیام گاہ ہو گی۔ لہٰذا میں بحیثیت اللہ کا بندہ اور محمد رسول اللہ کا غلام امتی

ہونے کے تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ شام سے قبل تمام جنگل خالی کر دو ورنہ اللہ رسول کے حضور میں تمہارا کوئی عذر مقبول نہ ہوگا

بادشاہ نے اس خطاب کا خلاصہ مطلب معلوم کر کے قہقہہ لگایا کہ اول تو مسافر بے ہتھیار اور گویا مٹھی بھر تعداد اور دماغی توازن کا یہ عالم کہ وحشی درندوں سے خطاب کر کے انہیں اپنے ٹھکانے جنگل سے نکل جانے کا الٹی میٹم دے رہے ہیں اور وہ بھی عربی زبان میں کہ اس سرزمین کے انسان اسے نہ جانیں جنگل کے درندے بھلا یہ وعظ کیا سمجھیں گے۔

ادھر عقبہ ابن نافع رضؓ کا خطاب ختم ہوا اور ادھر قہقہے ذرا تھمے تو دیکھتے کیا ہیں کہ جنگل کے چاروں طرف سے وحشی درندے اپنے بچوں کو لئے ہوئے بھاگے چلے جا رہے ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے جنگل درندوں سے خالی ہو گیا۔ یہ دیکھکر بادشاہ اس قدر مرعوب ہوا کہ اپنے

وزیروں مشیروں سے کہنے لگا کہ یہ قوم دنیا کی قوموں
کی طرح نہیں۔ اس قوم کی تعداد اور اسلحہ کو نہ دیکھا
جاوے اس کے ارادے اور مقاصد تو کسی غیبی لاجواب
طاقت کی تائید اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ اس قوم سے مقابلہ
کر کے کوئی کامیاب نہ ہو سکے گا بہتر یہی ہے کہ ان سے صلح
کر لی جائے۔

امراء وزراء نے بھی بیک زبان کہا کہ بجا ہے یہ لوگ
فرشتے نہیں تو ہماری طرح انسان بھی نہیں اس پر بادشاہ
عقبہ رضؓ سے ملنے کو بڑھا اور میلے کپڑوں والے مسافر مجاہدوں
کے سردار سے قلبی ادب و تاثر کے ساتھ ملا اور بغیر
کسی حیل و حجت کے ان کے سامنے ہتھیار رکھ دیئے
اور بلا توقف مسلمان ہو گیا۔

بادشاہ نے عقبہ رضؓ ابن نافع سے پوچھا کہ پہلے
تو ہم تمہارے خطاب سے ہی تعجب کر کے ہنس رہے تھے
کہ جنگلی درندوں سے مخاطب ہیں مگر جب اس خطاب کا

اثر دیکھا تو حیرت کی حد نہ رہی کہ جن کے حکم کو درندے بھی قبول کرتے ہیں وہ کوئی معمولی لوگ نہیں اب مجھے اس راز سے تو خبردار کریں کیا یہ کوئی جادو تھا اگر نہیں تو آخر اس قدر اثر کس چیز کا تھا۔

فرمایا محض اللہ رسولؐ کی سچی محبت و اطاعت ایمان و دین کا اثر ہے۔ بادشاہ نے کہا اس میں کوئی شک نہیں (تواریخ) قُلتُ ؎

گو مسافر بے نوا ہوں پر ہوں طہٰ کا غلام
اس علاقہ سے تہہِ فرماں ہیں میرے خاص و عام

فتح حمص

واقدی نے فتوح الشام میں ذکر کیا اور دیگر مورخین بھی۔ کہ حمص پر جب تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں مجاہدین کو کفار کا مقابلہ کرنا پڑا تو ظاہری اسباب کے رو سے فتح تو کیا جان بچانا دشوار تھا اسی پریشانی کا عالم تھا مجاہدین نے والئ دو جہان صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وسیلہ سے دعائیں مانگی اور استمداد

کی ذکر عبادت اور دعا توسل کی برکت یہ ہوئی کہ ہرقل کا بڑا معتمد قسیس (بڑا عالم) تھا اسلام اور مسلمانوں کا بدخواہ ہونا اس کا ظاہر ہی ہے اہل اسلام کی بدحالی بے سامانی کا عالم عجیب تھا کہ رات کو خواب میں اسے حضور ہادی عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اس سے قبل اس کے دل میں دین اسلام کی سچائی اور رغبت پیدا ہو چکی تھی دیدار ہوتے ہی اس نے مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا اور یہی فتح حمص کا موجب و باعث بن گیا۔

فتح بصریٰ

فتوح الشام اور ناسخ التواریخ میں ہے کہ بصریٰ کا بادشاہ روماس نامی عیسائی تھا۔ انتہائی درجہ تنگی سامان و اسباب میں مجاہدین اسلام عظیم حوصلہ سے جہاد میں سرگرم تھے اس بے سروسامانی میں ذکر عبادت الٰہی دعا سے بھی غافل نہ تھے اور حضور رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو جو کہ مجسمہ نور و نصرت حق ہیں برائے امداد یاد کرتے اللھم بحق محمدؐ

اَلنَّبِیِّ الاُمِّیِّ اُنْصُرْنَا اے اللہ نبی اُمی آخر
مبعوث صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے طفیل فتح دے۔
عین میدان جنگ میں روماس نے خالد بن ولید
سے چند سوال دین اسلام کے متعلق دریافت کئے اور
ان کے خاطر خواہ جواب پا کر اپنے طور پر مسلمان ہو گیا
اور اپنے لشکروں کو بھی اسلام قبول کر لینے کی ترغیب
دی مگر وہ نہ مانے بلکہ اس کی جگہ دیرجان کو مقرر کر دیا اور کئی
روز جنگ ہوتی رہی ۔ ایک رات روماس نے کسی تدبیر
سے مسلمانوں کو قلعہ میں پہنچا دیا۔ اور وہاں پر خوب گھمسان
کی جنگ ہوئی دیرجان مارا گیا اور بصریٰ اہل اسلام
مجاہدین کے قبضہ میں آگیا۔
بصریٰ فتح ہو جانے کے بعد شاہ روماس کی بیگم
خالد بن ولید رضؓ کے پاس پہنچ کر کہنے لگی اے عفت و پاکیزگی
و بلند حوصلگی و استقلال کے مثالی کردار والی فوج کے
سپہ سالار ۔ میں نے رات کو خواب دیکھا ہے

جو بہت عجیب ہے کوئی بزرگ عظیم المرتبت نہایت ہی پاکیزہ صورت نور و برکت کے مجسمہ تشریف فرما ہیں اور وہ فرما رہے ہیں " شام و عراق مسلمانوں کے ہاتھ فتح ہو گئے "

میں نے پوچھا حضرت آپ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا میں محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہوں پھر مجھے اسلام لانے کو فرمایا اور ادھر میرا دل تو ان کی زیارت پاک کے ساتھ ہی انکی تصدیق سے بھرپور ہو چکا تھا اور دل سے میں اسلام کو مان گئی تھی یہ فرمانا تھا کہ میں ظاہری طور پر بھی مشرف باسلام ہوئی۔ اس پر حضورؐ نے مجھے دو سورتیں قرآن کریم کی سکھلائی۔

خالدؓ یہ سنکر والیٔ دو جہان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شوق و یاد میں زار زار رو رہے تھے۔ فرمایا وہ دونوں سورتیں تم پڑھ سکتی ہو وہ بولی بے شک سن لیجئے پھر اس نے سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص شریف عمدہ صحیح

سنائی۔ چونکہ روماسؔ کی بیگم کو ابھی روماسؔ کے مسلمان ہو جانے کا علم نہ تھا۔ اس نے خالدؓ سے کہا اب یا تو روماسؔ مسلمان ہو جائیں یا پھر مجھے فارغ کر دیں تاکہ میں اپنی زندگی مسلمانوں میں بسر کروں۔ خالدؓ نے مسکرا کر بتلایا کہ الحمد للّٰہ وہ تم سے بھی پہلے مسلمان ہو چکے ہیں یہ سنکر بیگم روماس کو نہایت خوشی ہوئی اور وہ اللّٰہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر بجالائی سبحان اللّٰہ

(صحیفۂ تحقیقات)

جن کو یَا نَصْرَ اللّٰہِ اَنْزِلْ + کہکے صحابہ بلاتے یہ ہیں
حیات وفات کے آگے پیچھے + سُنتے مدد فرماتے یہ ہیں
ابنِ ضمرہ کعبؓ کی سنکر + فتح حلبؔ فرماتے یہ ہیں
خواب میں یوقنا کو آکر + مومن عرب بناتے یہ ہیں
پاس میں آکر اذنِ خدا سے + مشکل حل فرماتے یہ ہیں
معرکہ ہائے شدید میں اس کو + نعم البدل بناتے یہ ہیں
یوہنی قیسِ ہرقل کے + خواب میں بخت جگاتے یہ ہیں
فتح حمصؔ کا خدم کی خاطر + یوں سامان بناتے یہ ہیں

یونہی فتحِ بصری میں بھی + ناصر بنکر آتے یہ ہیں
شاہ روما سن مسلماں کر کے + بیگم ساتھ ملاتے یہ ہیں
شام عراق کی غیبی خبریں + شاہدِ کل بتاتے یہ ہیں
اس پر اس کو مومنہ کر کے + فاتحہ قسل پڑھاتے یہ ہیں
دین دنی کی ہر ہر نعمت + دیتا رب دلاتے یہ ہیں
یہ اللہ کے نائبِ اعظم + اور حبیب کہاتے یہ ہیں
عالم ان کا دست نگر ہے + سب پر کرم کماتے یہ ہیں
بہتر رفت سے محمود آمد + حق کی نعت میں آتے یہ ہیں
مولا اولیٰ شاہد ناصر + اوّل آخر باطن ظاہر
یہ ہیں یہ ہیں یہ ہیں یہ ہیں + صلّی اللہ علیہ وسلّم

مسلمانوں پر حملہ آور کفار سے جہاد کا حکم

بقرہ ۲۴ وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ط اِنَّ اللّٰہَ

لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۵ اور اللہ کی راہ میں لڑو
اُن سے جو تم سے لڑتے ہیں اور حد سے نہ بڑھو اللہ
پسند نہیں رکھتا حد سے بڑھنے والوں کو حاصل یہ کہ دین
اسلام مجاہدین اسلام کو متنبہ فرماتا ہے کہ باطل کی طاقت حق
کے مقابل ناقابل برداشت ہے کہ تبلیغ حق میں مانع ہے
لہذا اہل جہاد غازیان اسلام کے سامنے یہ منصوبہ رہے
کہ یا تو باطل حق کو سمجھ کر قبول کرلے ورنہ اس کے سامنے
ہتھیار رکھدے یہ بھی نہ ہو تو باطل کی طاقت ختم کر کے رکھ
دینا ہی مناسب ہے تاکہ حق کی شان پر کبھی آنچ نہ آنے
پائے۔ اس سے وہ افراد مستثنا ہیں جن سے جنگی ضرورتوں
میں باطل کو مدد مل سکتی ہو مثلاً ضعیف، بوڑھے۔ بچے۔
لنگڑے۔ اندھے۔ ناکارہ بیمار۔ نکمی عورتیں وغیرہ انہیں
قتل نہ کیا جاویگا۔ اس احتیاط کے ساتھ کہ وہ جاسوسی
وائرلس وغیرہ کسی طور پر کفر کی مدد نہ کریں۔
حد سے نہ بڑھنا یہ ہے کہ شرع شریف کی ہدایت سے

تجاوز یا اس میں کوتاہی نہ کرو طریقہ جہاد یہ ہے کہ پہلے کفار کو دعوتِ اسلام دی جائے تبلیغ باضابطہ کی جائے اگر انکار کریں تو جزیہ طلب کیا جائے اس سے بھی انکار کریں تو جہاد کے شکنجہ میں رکھے جاویں اور اُس وقت تک جہاد جاری رہے کہ کفر باطل کا فتنہ نہ رہے اور اللہ کا دین ہی ہو۔

کافروں کے ظلم و تعدی کا بدلہ پورا پورا لینا ضروری ہے

بقرہ ۲/۸ اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ۭ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝

ماہ حرام کے بدلے ماہ حرام۔ اور ادب کے بدلے ادب ہے جو تم پہ زیادتی کرے اُس پر زیادتی کرو مثل اس کے جتنی اس نے کی اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ

ڈر والوں کے ساتھ ہے ۔

جو ہمارے دین کی رعایت نہ کریں وہ کسی رعایت کے حقدار نہیں ۔ کفار کو زیادتی کا موقع دینا صحیح نہیں جیسا کسی پر بیجا ظلم روا نہیں ۔

راہ خدا میں خرچ کرنے ۔ یا ہلاکت اور تدارک کے باعث اور احسان کا حکم

بقرہ ۸/۲ وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّہْلُکَۃِ ج وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝

اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو اور بھلائی والے ہو جاؤ بے شک بھلائی والے اللہ کے محبوب ہیں (۱) اس سے تمام دینی ایمانی خیر و برکت کے اور طاعت اور رضائے حق کے لئے خرچ کرنا مراد ہے خواہ جہاد میں یا دوسری قسم خیرات و حسنات کے

سلسلہ میں لیکن جہاد میں خرچ کرنا بہت ہی اہم و اعلیٰ ہے
(۲) "اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو" اس سے ہلاکت کی تمام
صورتوں سے بچاؤ کرنا فرض و لازم ہُوا خواہ وہ ہلاکت ظاہری
دنیاوی ہو یا باطنی روحانی کہ مومن کا ظاہر و باطن سب کچھ
دین و ایمان سے ہی متعلق ہے (۳) راہ خدا میں خرچ کرنے
کا ترک کر دینا بھی ہلاکت اور بیجا خرچ کرنا بھی ہلاکت ہے
باوجود امکان بے ہتھیار جنگ میں جانا۔ زہر کھانا۔ یا کسی
طرح خودکشی کر لینا۔ جہاد سے بھاگنا۔ جہاں طاعون ہو وہاں
جان بوجھ کر بلا ضرورت شرعی چلا جانا۔ اگرچہ جہاں ہو وہاں
کے لوگوں کو بھاگنا بھی منع ہے (۴) بھلائی والوں میں ہونے
کا ارشاد ہے جس سے ہر خیر اور ہر بھلائی والا ہونے کو یہ ارشاد
شامل ہے اور ہر شر و برائی سے پرہیز اسی سے ثابت ہُوا کہ
امر کسی چیز کا اس کی ضد سے ممانعت بھی ہوتی ہے۔ لہذا ہر
بدی سے بچنا لازم ہے (۵) قسطنطنیہ میں رومیوں کی جنگ
میں ایک بھاری صف کفار پر ایک مسلمان نے تنہا حملہ کر دیا

حتیٰ کہ ان کی صف میں گھس گیا تو مسلمان چلّائے کہ سبحان اللہ یہ تو اپنے ہاتھ ہلاکت میں پڑ رہا ہے تو ابو ایوب انصاری نے اٹھ کر ان کو جواب دیا کہ تم اس آیت کا مطلب یہ سمجھ رہے ہو یہ آیت ہم انصار میں نازل ہوئی جب اسلام کو غالب کر دیا اللہ نے اور اس کے حمایتی بکثرت ہو گئے ہم سے کسی نے در پردہ کہا کہ ہمارے مال ضائع ہو رہے ہیں اللہ نے اسلام کو عزت دی اس کے امدادی بکثرت ہو گئے ہیں۔ اب اگر ہم اپنے مال اسباب پر قائم رہکر ان کی دیکھ بھال کرتے تو وہ نقصان نہ ہوتے تب اللہ نے یہ آیت اپنے نبی پر نازل فرمائی اور ہمارے فقرا کے خیال کی تردید ہوئی کہ مال اسباب امور دنیاوی میں لگ کر جہاد سے فارغ ہو بیٹھنا تہلکہ ہے چنانچہ وہ خود آخر دم تک مجاہد فی سبیل اللہ رہے اور قسطنطنیہ میں ہی انتقال فرمایا اور ان کا مزار شریف بھی وہیں ہے وہاں کے لوگ قحط باران میں ان کے مزار شریف سے توسل کر کے اللہ سے بارش طلب کیا کرتے ہیں۔ (زواجر ۲/۱۲۷ مصر)

(۶) مسلم وغیرہ میں ہے جو اس حال میں مرے کہ نہ اس نے غزا کیا نہ اس کا شوق ہی اس کے جی میں پیدا ہوا تو وہ ایک قسم کے نفاق پر مرا (۷) ابو داؤد و ابن ماجہ میں ہے جس نے نہ جہاد کیا نہ مجاہد غازی کے لئے کوئی بند و بست کیا نہ کسی غازی کے پیچھے اس کی امداد کی اس کے گھر والوں کی امداد بھلائی کر کے اسے کوئی تباہ کن حادثہ اللہ تعالے قیامت سے پہلے پہنچائے گا (۸) ترمذی۔ ابن ماجہ میں ہے جو اللہ سے ملے اس حال میں کہ اس پر جہاد کوئی ثبوت نہ ہو تو اس میں رخنہ ہوگا (۹) جو لوگ جہاد ترک کر دیتے ہیں اللہ انہیں ضرور کسی عام عذاب اور بلا میں مبتلا فرما دیتا ہے (طبرانی) (۱۰) بخاری میں نعمان بن بشیر رضؓ سے مروی ہے کہ ہادی عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی حدوں پر قائم رہنے اور ان میں پڑنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے ایک جہاز میں قرعہ اندازی سے کچھ لوگ اوپر اور کچھ نیچے درجے میں پہنچے۔ نیچے والوں کو جب

کوئی ضرورت پڑی تو اوپر والوں پر گزر کر پانی پینے گ
تو آپس میں کہا کہ ہم اپنے نیچلے حصہ میں سوراخ بنا کر پانی حاص
کر لیتے تو بہتر تھا ان اوپر والوں پر گزرنے سے کہ ان کو
یہ تکلیف ہم نہ پہنچاتے اگر اوپر والوں نے نیچے والوں کو اس
ارادہ کے پورا کرنے کو چھوڑ دیا تو سب اوپر نیچے والے
ہلاک ہوئے اور اگر انہیں اپنے اس ارادہ سے روک لیا تو
آپ بھی بچے اور دوسروں کو بھی بچا لیا۔

فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ جہاد کا ترک کر دینا مسلم قوم
کے لئے ہرگز روا نہیں بلکہ عالمگیر تباہی کا موجب ہے اور
اہل حق و ہدایت کا جہاد جاری رکھنا ہی ظاہر و باطن کی
خیر و سلامت اور امن و خوشحالی کا موجب ہے۔
(تفریح المجاہدین بانفاس العارفین)

ہادئ عالم آخر المبعوثین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۱) فرمایا (لوگو) بے شک میں تمہارے بندوبست کو

آگے جانے والا ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں۔ اور بخدا میں ابھی اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں۔ اور تمام زمین کے خزانوں کی کنجیاں مجھے دی گئی ہیں۔ اور میں بعد کو خدا کی قسم تمہارے مشرک ہو جانے کا اندیشہ نہیں رکھتا لیکن مجھے خوف ہے کہ تم دنیاداری میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی رغبت میں مبتلا نہ ہو جاؤ (بخاری)

(۲) فرمایا دین اسلام کی بنیادی چیزیں پانچ ہیں (۱) یہ شہادت گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی اور معبود خدا نہیں اور یہ گواہی کہ محمدؐ اللہ کے (سچے آخری) پیغمبر ہیں۔ (۲) نماز قائم رکھنا پنجگانہ (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) حج کرنا (۵) ماہِ رمضان کے روزے رکھنا (بخاری)

(۳) فرمایا تم میں کوئی ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اپنے باپ بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں (بخاری مسلم)

(۴) فرمایا بے شک تم سب سے زیادہ تقویٰ اور علم والا اللہ کے ساتھ میں ہوں (بخاری و مسلم)

(۵) فرمایا بے شک میرا علم بعد وفات بھی مثل حیات کے ہے (ابن عساکر۔ ابن عدی)

(۶) تمہارا ہر کوئی حاکم ہے اپنی رعیت کے متعلق جوابدہ ہے (بخاری مسلم) (۷) فرمایا مومن ایک سوراخ سے دوبار ڈسا نہیں جاتا (صحاح)

(۸) کچھ لوگ خیر کے کاموں کی کنجیاں ہوتے ہیں اور شر کے لئے بندش اور کچھ شر کی کنجیاں اور خیر سے مانع ہوتے ہیں مبارک ہو اسے جس کے ہاتھ میں خیر کی چابیاں رکھی گئیں (ابن ماجہ)

(۹) میری زندگی اور وفات تمہارے لئے بہتر ہے مجھ پر تمہارے اعمال پیش کئے جاتے ہیں تو جو ان میں اچھے ہوں ان پر اللہ کی حمد کرتا ہوں اور جو برے ہوں ان کے متعلق تمہارے لئے اللہ سے بخشش طلب کرتا

ہوں (بزار بسند جید)

(۱۰) اللہ نے زمین پر پیغمبر کے جسم کو حرام فرما دیا ہے تو اللہ کے نبیؐ زندہ ہیں اور روزی دیئے جاتے ہیں (ابن ماجہ - نسائی - احمد)

(۱۱) مومن کی نیت اس کے عمل سے بھی بہتر ہے (طبرانی - بیہقی)

ابوبکر صدیقؓ

(۱) آپؓ نے ظَھَرَ الفَسادُ فِی البَرِّ وَالبَحرِ بِمَا کَسَبَت اَیدِ النَّاسِ ارشاد الٰہی کے متعلق فرمایا ہر خشکی زبان ہے اور بحر تری دل ہے جب زبان میں فساد آئے تو اس پر انسانی نفوس ماتم کرتے ہیں اور جب دل میں فساد آجائے تو اس پر فرشتے ماتم کرتے ہیں (تفاسیر - سیر)

(۲) فرض کی امامت کرتے بھی حضورؐ کے آنے پر پیچھے ہٹ کر آجاتے۔ (بخاری)

(۳) حضورؐ کا مراقبہ کیا کرو (لحاظ رکھو)
آپ کی اہلبیت کے لوگوں کے معاملہ میں (بخاری)

(۴) جہاد میں خرچ کے لئے جب ارشاد ہُوا تو حضرت عمرؓ لاکھوں روپے لائے جو کل مال کا نصف تھا پھر حضرت ابوبکرؓ ایک کمبل میں گھر کا سب کچھ باندھ کر اٹھا لائے دریافت ہُوا گھر کے لئے بھی کچھ رکھا عرض کیا ان کے لئے اللہ اور رسولؐ کو رکھا ہے (سیر)

عمر فاروق رضؓ

(۱) دنیا کی عزت مال سے اور آخرت کی نیک اعمال سے ہوتی ہے۔
(سیر۔ منبہات)

(۲) ماتحت حاکموں نے آپ کو شہروں کی ویرانی پر مرمت و آبادکاری کے لئے درخواست کی تو جواب میں فرمایا تقویٰ اور حدود شرع کے قائم رکھنے میں اپنی ذات اور متعلقات پر کڑی نگرانی کرو تعمیر مملکت عدل و انصاف سے ہوتی ہے گارے اور سیمنٹ ہی سے نہیں ہوتی۔

(۳) صلح حدیبیہ میں جب یہ شرط آئی کہ جو قریش کا آدمی مسلمانوں نے گرفتار کیا واپس کر دیں گے جو قریش نے مسلمانوں کا پکڑا وہ واپس نہ دیں گے حضرت عمرؓ کو یہ کچھ ناگوار گزرا انہوں نے حضرت ابوبکرؓ اور خود حضورؐ سے اس کے متعلق تعجب اور پریشانی سے دریافت کیا کہ جب ہم حق پر ہیں تو پھر اتنا دبکر صلح آخر کیوں کی جائے!

متعدد سوالوں پر حضورؐ نے فرمایا تھا عمرؓ تم دیکھتے ہو کہ میں اس پر رضا مند ہو گیا ہوں مگر تم کو ابھی اصرار ہے۔ خیر بعد کو ثابت ہو گیا کہ یہ شرط مسلمانوں کے حق میں ایسی مفید رہی کہ کفار نے خود اسے چھوڑ دیا اس طرح تبلیغ دین کا موقع بن گیا تھا جو بہت مفید رہا۔

اس سے زیادہ حضورؐ نے کوئی تنبیہ یا ناراضگی کا اظہار تو فرمایا مگر حضرت عمرؓ آخری عمر میں فرمایا کرتے لوگو! اپنی رائے کی درستی پر خواہ مخواہ زور نہ دیا کرو مجھ سے صلح حدیبیہ کے دن ایسا ہوا پھر آج تک

اس قصور و خطا کی معافی کے لئے لگاتار نفل روزے رکھے ہیں ۔ صدقے خیرات کا سلسلہ جاری کیا ۔ نفل پڑھے ۔ توبہ کی بہت کچھ کیا مگر ڈر رہے کہ کہیں اس کی گرفت میں نہ آجاؤں یہ کہکر زار زار روتے اور آپکی حالت دیکھ کر حاضرین بھی رونے لگتے سبحان اللہ کتنے جلیل القدر مقبول بزرگ صحابی مگر اللہ رسول کا ادب کس قدر ان کے دل دماغ پر چھایا ہوا تھا اور کیوں نہ ہوتا ادب ہی تو دین ہے ۔

عثمانؓ

(۱) ایک بار جہاد کے لئے مجاہدین کے بھاری لشکر کا سامان کرنا تھا حضورؐ نے راہ خدا میں خرچ کرنے کی ترغیب فرمائی حضرت عثمانؓ نے سو اونٹ مع تمام مال اسباب دینے کا وعدہ کیا پھر دوبارہ فرمایا تو ۲۰۰ دوسو اونٹ اسی طرح پھر فرمایا تو تین ۳۰۰ سو اونٹ مع سامان اسباب دینے کا عرض کیا ارشاد ہوا اب اس کے بعد عثمان پر کوئی

حرج نہیں ۔ دوسری روایت میں ہے کہ غزوۂ تبوک میں عثمانؓ نے ساڑھے نو سو اونٹ پیش کئے اور پچاس گھوڑوں سے ہزار کا عدد پورا کیا (مشکوٰۃ) (۲) یونہی مسجد نبوی کے لئے جگہ کھلی کرنے میں اور وادیٔ عقیق میں کنواں خرید کر وقف کیا جس پر بہشت کی بشارت پائی ۔

(۳) آپ نے فرمایا میں نے جب سے دہنے ہاتھ سے حضورؐ کی بیعت کی اس ہاتھ کو مقام ستر سے نہ چھوایا سبحان اللہ حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا صحابۂ کرام کے دل میں کس قدر ادب واحترام ہے

علی کرم اللہ وجہہٗ

(۱) ارشاد فرمایا یَا مَنْ عَدَا ثُمَّ اعْتَدٰی ثُمَّ اقْتَرَفْ ۔ ثُمَّ ارْعَوٰی ثُمَّ انْتَھٰی ثُمَّ اعْتَرَفْ

ترجمہ ۔ اے وہ شخص کہ زیادتی کی تو نے پھر اُس میں مبالغہ

کیا پھر ظلم کو کسب بنا لیا - پھر رُک گیا پھر باز آیا پھر اقرار کر لیا -

اَبْشِرْ بِقَوْلِ اللهِ فِیْ اٰیَاتِہٖ

اِنْ یَّنْتَهُوْا یُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَ

خوش ہو فرمانِ خداوندی کے ساتھ اس کی آیتوں میں سے اگر وہ باز آجائیں تو گزشتہ انہیں معاف کیا جائے گا -

(دیوان سیدنا علی رض)

(۲) گفتہ کو گفت در روے مصطفیٰ + علم را شہرم علی را بھا

اِنَّمَا الدُّنْیَا کَظِلٍّ زَائِلٍ	یہ دنیا تو ڈھلتے سائے کی طرح
اَوْ کَضَیْفٍ بَاتَ لَیْلًا فَارْتَحَلْ	یا جیسا مہمان رات آیا صبح چلا گیا
اَوْ کَنَوْمٍ قَدْ یَرَاهُ نَائِمٌ	یا جیسا خواب جسے سونے والا دیکھے
اَوْ کَبَرْقٍ لَاحَ فِیْ اُفُقِ الْاَمَلْ	یا جیسے بجلی امید کے آسمان کے کنارے چمکی

اور ختم -

(۳) مردانِ خدا کے نزدیک آخرت کی دنیا پر ترجیح حرص بزدلی اور بخل کی تقبیح میں فرمایا فَاِنْ تَکُنِ الدُّنْیَا

تُعَدُّ نَفِیْسَۃً فَدَارُ ثَوَابِ اللّٰہِ اَعْلٰی وَّ اَنْبَلُ

اگر کسی خوش فہم کے نزدیک دنیا بھلی شمار ہو تو (آخرت) اللہ کے اجر کا محل ہے یقیناً اعلےٰ اور افضل ہے

وَاِنْ تَکُنِ الْاَرْزَاقُ قِسْمًا مُقَدَّرًا
فَقِلَّۃُ حِرْصِ الْمَرْءِ فِی الْکَسْبِ اَجْمَلُ

اور جب رزق مقسوم اور مقدور (مقرر) ہے
تو آدمی کی کسب معاش میں کمی حرص خوب ہی ہے

وَاِنْ تَکُنِ الْاَبْدَانُ لِلْمَوْتِ اُنْشِئَتْ
فَقَتْلُ امْرِءٍ بِالسَّیْفِ فِی اللّٰہِ اَفْضَلُ

اور اگر بدن موت کے لئے ہی پیدا کئے گئے ہیں
تو یقیناً آدمی کا راہِ خدا میں شہید ہونا ہی بہتر ہے

وَاِنْ تَکُنِ الْاَمْوَالُ لِلتَّرْکِ جَمْعُھَا
فَمَا حَالُ مَتْرُوْکٍ بِہٖ الْمَرْءُ یَبْخَلُ

اور اگر اموال کا جمع کرنا چھوڑ جانے کے لئے ٹھہرتا ہے
تو کیا حال ہے چھوٹ جانے والے مال کا کہ آدمی اس کے

سماتحہ تحمل سے کام لے

(دیوان)

(۴) توفیق اور موقع کو غنیمت جان کر نیکی کر نہ معلوم یہ حال پھر رہے یا نہ

اِذَا هَبَّتْ رِيَاحُكَ فَاغْتَنِمْهَا
فَعُقْبىٰ كُلِّ خَافِقَةٍ سُكُوْنٌ

جب تیرے اقبال کی ہوائیں چلتی ہوں تو غنیمت جان اور غافل نہ رہ کہ ہر حرکت کا انجام سکون ہوا کرتا ہے۔

فَلَا تَغْفُلْ عَنِ الْاِحْسَانِ فِيْهَا
فَلَا تَدْرِي السُّكُوْنَ مَتىٰ يَكُوْنُ

پس کار خیر و احسان سے اقبال و توفیق کے دور میں غفلت نہ کر کیا معلوم یہ دور کب ختم ہو جائیگا

(۵) اَرَى الْاِحْسَانَ عِنْدَ الْحُرِّ دَيْنًا
وَعِنْدَ الْفِقِّ مَنْقَصَةً وَّ ذَمًّا

میں دیکھتا ہوں کہ شریف آدمی سے احسان و حسنِ سلوک قرض ہے۔ اور کمینہ فطرت سے احسان نیکی عیب و برائی ہے

كَقَطْرٍ صَارَ فِي الْأَصْدَافِ دُرًّا
وَفِي شِدْقِ الْأَفَاعِيْ صَارَ سُمًّا

جیساکہ قطرۂ بارانِ رحمت سیپ میں تو موتی ہو جاتا ہے۔ اور سانپ کے منہ میں وہی جا کر زہر قاتل بن جاتا ہے۔

ارباب اقتدار کی سیرت کا ملک پر اثر

خوارزم شاہی میں شاہِ خوارزم کا واقعہ مرقوم ہے کہ ایک دن بادشاہ تفریح کے لئے شکار کو خادم کے ساتھ گیا واپسی پر پیاس لگی ایک انار کے باغ میں گئے باغبان ایک بوڑھا صالح شخص تھا اُس نے بادشاہ کو نہ پہچانا۔ اور مخلصانہ طور پر خدمت کے لئے درخواست کی میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں؟ انہوں نے کہا ہمیں شدت کی پیاس ہے پانی پلادو۔ باغبان نے دو گلاس دھو کر رکھے

اور ایک دانہ انار کے درخت سے اُتار کر شق کیا ایک انار کے نصف کو نچوڑا تو گلاس رس سے بھر گیا بادشاہ حیران رہ گیا اور دل میں آیا کہ اس قسم کے باغ پر ہم لگان زیادہ کریں گے۔ باغبان نے گلاس بادشاہ کو پیش کیا پیا تو بہت ہی لذیذ تھا۔

پھر باغبان نے دوسرے نصف حصہ کو نچوڑ کر خادم کو دینا چاہا تو اُس سے نصف گلاس رس نکلا بادشاہ نے باغبان سے پوچھا بابا ایک نصف سے تو گلاس بھر رس نکلا دوسرے نصف سے ادھا گلاس یہ کیا ماجرا ہے؟ بوڑھا باغباں بولا معلوم ہوتا ہے کہ والیٔ ملک کی نیّت میں فرق آگیا ہے۔ بادشاہ بوڑھے باغبان کی اس گفتگو سے بیحد متحیّر ہُوا کہ ادھر نیت وخیال میں جونہی آیا کہ لگان بڑھانا چاہیئے ادھر بوڑھے کا یہ بیان عجیب تماشا ہے۔

پھر باغبان نے وُہ نصف انار کا نچوڑ خادم کو پلا دیا کہ یہ پی لیجیئے میں اور دانا اُتار کر رس نچوڑتا ہوں وہ پلاؤں گا۔

ادھر بادشاہ نے پشیمان ہو کر نیت بدل لی کہ باغ کی پیداوار میں رس تو مالک حقیقی کی طرف سے ہے ہمیں لگان زیادہ کرنا ایک قسم کی ناشکری ہے بلکہ لگان میں تخفیف کرنا چاہیئے۔

ادھر باغبان نے دوسرا دانا درخت سے توڑ کر رس جو نچوڑا تو پھر آدھے دانے کے رس سے گلاس پہلی طرح بھر گیا وہ خادم کو پلایا۔

بادشاہ نے باغبان سے پھر سوال کیا بابا صاحب اس انار سے پھر اتنا رس نکلا کہ نصف انار سے ہی گلاس بھر گیا باغبان نے جواب دیا معلوم ہوتا ہے والئ ملک کی نیت بخیر ہو گئی ہے۔ خیر یہ تو اس سے رخصت ہوئے اور اگلے روز اسے شاہی دربار میں بلا کر تسلی دیکر دریافت کیا کل تمہارے پاس جو دو مسافر آئے تمہارے ان کے درمیان جو واقعہ گزرا بلا کم و کاست بتاؤ باغبان کو یہ معلوم نہ تھا کہ وہ خود بادشاہ اور اس کا خادم ہی تھا اس نے سب صحیح کہہ سنایا۔

بادشاہ نے باغبان سے دریافت کیا کہ والئ ملک کی نیت کے متعلق تم نے ہر دو مرتبہ جو بیان کیا اس کی کیا سند ہے اُس نے کہا بادشاہ سلامت میری عمر صدی کے قریب ہے ہمیشہ جب بادشاہ کی نیت نیک ہو تو ملک کی ہر چیز میں برکت اور خیر نمایاں ہوتی ہے اور بادشاہ کی نیت میں فرق ہو تو سارے ملک کی ہر شے اور لوگوں کے ہر طبقہ میں ویسا ہی اثر ظاہر ہوتا ہے بادشاہ یہ سُنکر رو پڑا اور آئندہ کے لئے عہد کیا کہ وہ ہمیشہ نیک نیتی اور پاک سیرت و کردار پر کاربند رہے گا کہ والی کی سیرت و کردار کا ملک میں اثر اس طرح ہوتا ہے۔ پھر باغبان کو انعام دیا اور باغ کا لگان معاف کر دیا اور کہا بابا آپ نے ہمارے لئے اچھی راہنمائی کی اور بہت بڑی حکمت کی بات بتائی۔

عادل نیک والی کا وجود ملک کیلئے اللہ کی رحمت ہے

بعض اہل علم کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ

سنہ ۹۹ھ میں جب والئ ملک بنائے گئے تو آپ نے سابقہ
زندگی کے ہر معمول کو مجاہدانہ زندگی کے معمول میں بدل دیا
آپ کی پاک سیرت کا ملک بھر میں بے مثال برکت و خیر
کا اثر ظاہر ہوا حتیٰ کہ آپ نے برسر اقتدار آتے ہی خلافتِ
اسلامیہ کا اعلان فرما دیا اور آپ کا زمانہ خلافتِ راشدہ
کے مقدس زمانہ سے جا ملا۔

بعض صالحوں نے بیان کیا کہ آپ کی خلافت دو
سال تک رہی اس میں بکریوں کے گلے جنگل میں تنہا
چرتے پھرتے کبھی کسی درندہ نے ریوڑ کا نقصان نہ کیا
دو سال بعد ایک شخص کو اس کے ریوڑ کی بابت اطلاع
ملی کہ تمہارے ریوڑ سے آج بھیڑیئے نے ایک بکری مار لی ہے
وہ فوراً بولے کہ معلوم ہوتا ہے خلیفۂ اسلام
نے انتقال کیا ہے ورنہ صالح خلیفۂ اسلام کی نیک نفسی
اور پاک سیرت کی یہ برکت برابر دیکھی گئی کہ بغیر چرواہوں
کے ریوڑ محفوظ واپس گھر آتے رہے تحقیق سے معلوم ہوا

کہ اسی شب حضرت عمرؓ بن عبد العزیزؒ نے انتقال کیا تھا ؎

آں مسلماناں کہ میری کردہ اند
در شہنشاہی فقیری کردہ اند

ملّت و ملک و قوم کی سلامتی اور ترقی کے لئے ہر طبقہ کے افراد کو صالح اور نیک بن کر ایمان داری دیانتداری سے کام کرنا چاہیئے۔ اور سب کی نیکی اور ہدایت اور کامیابی کے لئے مخلصانہ دعا و تدبیر اور خدمت کا قرض بجا لانا ضروری ہے۔ ایمان اتحاد اور جہاد میں اعلیٰ درجہ پر رہنا اشد ضروری ہے۔

حرف آخر

کمترین خادم خادمانِ مصطفوی سیّد محمود مجاہدین اسلام و ناظرین کتاب سے التماس کرتا ہے کہ خانگی علالت اور گوناگوں مصروفیتوں میں محض اللہ و رسول کی رضا اور ملت و قوم کی خدمت و حمایت کے تحت لکھا ہے سمجھ کر پڑھیں اور اگر

اللہ توفیق دے تو اس عاجزہ کو بھی دعائے مغفرت سے
یاد رکھیں جہاد کرنے والے اللہ رسول کے پیارے بن جاتے
ہیں اُن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں ظاہری باطنی جہاد عظیم
عبادت ہے جو اس نعمت سے نوازے جاتے ہیں وہ
مقبول بارگاہ ہوتے ہیں حضرت خواجہ غلام فرید مٹھنوی رح
کا واقعہ ہے نواب صاحب کے ہاں تشریف لے گئے حسب
وعدہ ایک داشتہ گویہ عورت اسی تاریخ پہنچی نواب
صاحب نے اس کو معذرت کی ہمارے حضرت آئے
ہوئے ہیں تم چلی جاؤ وہ نہ مانی آخر کہا حضرت کا دیدار
کرادو تب جاؤنگی نواب صاحب تو پس وپیش میں تھے
کہ حضرت نے نور باطن سے معلوم کر کے فرمایا اُسے آنے
دو جب اُس نے ایک نظر دیکھا نفس سے مجاہدہ کرنے
والے ولی اللہ کو تو حافظ شیرازی رح کا یہ شعر پڑھا ؎

در کوئے نیک نامی مارا گزر ندادند
گر تو نمی پسندی تغییر کن قضا را

یعنی تقویٰ و طہارت تو میری قسمت نہ ہوئی آپ کو پسند نہیں تو تقدیر بدل دیجئے حضرت رحؒ کو عارف شیراز کے کلام نے مست کر دیا توجہ فرما کر جواب میں فرمایا ؎

در کوئے نیک نامی نورا گذر نہ دادند
من ایں نمی پسندم بدلے دہم قضارا

یہ فرما کر نگاہ کرم سے اس کا دل پاک فرما دیا وہ تائب ہو کر صالحہ بن گئی وصلی اللہ تعالےٰ علےٰ حبیبہٖ محمدٍ والہ وصحبہ وسلم ننگ درویشاں محبوب آبادی عفی عنہ

مجاہد کا تعارف

نائبِ حق مومن از عشق و ادب
از جہاد او فاتحِ مشرق و غرب

در جہان کن غلام مصطفےٰ است
نائبِ مولا علی مشکل کشا ست

پیکرِ ایمان و دینِ صدق و یقین
ضربتے باطل شکن از صادقین

خالدؓ و کرارؓ را آئینہ
ہمت و کردار را گنجینہ
تیغِ حق بر کفر محمود الصفات
غلغلہ از نامِ او اندر جہات

•

زندگی کا تعارف

بندۂ مومن کی ہے کیا زندگی ۔ بندگیٔ حق میں اک پائندگی
ہے ملائک سے کہیں بہتر جیا آدمی ۔ آدمی کی آدمیت سے نجاتِ آدمی
طاعتِ حق میں ہے تو ہے زندگی = ورنہ باطل پر تو ہے شرمندگی
حق کی خاطر زندگی ہے زندگی ۔ اور باطل کے لئے درندگی

کفر سے امن اور ایمان کے لئے ہے زندگی
موجزن دریا میں طوفان کے لئے ہے زندگی

•

جہاد کا تعارف

ظلمتِ باطل سے گویا نورِ حق کی جنگ ہے
نور کی آمد پہ جانے سے اندھیرا تنگ ہے

ہزیمت کفر کی ظلمت کو ہوگی اِس اُجالے سے
محبت آشنا ہو جا مجاہد کملی والے سے

●

مجاہد قطرہ قطرہ یم بہ یم باطل دبانے کو
مسلماں معرکہ آرا ہے زورِ حق دکھانے کو

●

مجاہد کا نکلنا کس قدر اللہ کو پیارا ہے
فرشتے بھیج دیتا ہے کہ اپنا چاند تارا ہے

●

سرِ باطل کچل دے بڑھ کے تو میدان میں غازی
کہ صدیوں بعد پھر محمود حق باطل کی ہے بازی

●

نخلِ اسلام نمونہ ہے برومندی کا
پھل ہے یہ سینکڑوں صدیوں کی چمن بندی کا

اقبالؒ

حصّہ دوم

تحفۂ جہاد

قوتِ باطل سے ٹکرا کر ہو مومن سرخ رُو
تو جہاں میں تیغ حق ہے اور حکم جَاھِدُوْا

مائدہ ۳۵ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ
وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَجَاھِدُوْا
فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

اے ایمان والو اللہ کے تقویٰ پر رہو اور اس کی
طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ فلاح پاؤ

۱۹ محرم ۱۳۸۵ھ ۲۱ مئی ۱۹۶۵ء جمعہ کے خطاب میں معرکۂ رن کچھ پر بتقریب یوم جہاد جامعہ حنفیہ خانقاہ محبوب آباد یہ ترانہ پڑھا گیا

اٹھو لیکر خدا کا نام - پھر دورِ جہاد آیا - جہاد آیا جہاد آیا
جہاد آیا جہاد آیا

نہیں کیا خالدؓ و کرارؓ اب مومن کی فوجوں میں
نہیں کیا وہ تلاطم بحرِ ایمانی کی موجوں میں
پجاری بت کا رن میں آج پھر بہر فساد آیا
اٹھو لیکر خدا کا نام - پھر دورِ جہاد آیا
خداؐ و مصطفےٰؐ کا عہد پھر مومن کو یاد آیا
ربابِ زندگی بجتا ہے پھر وہ نغمہ یاد آیا
صنم خانہ کو مدت بعد پھر محمودؒ یاد آیا
اٹھو لیکر خدا کا نام
پھر دورِ جہاد آیا

(محدث ہزاروی)

(۲) ۹ رجمادی الاول ۱۳۸۵ھ / ۱۹۶۵ء ۶ ر ستمبر صدر مملکت کی ملاقات ومشائخ کانفرنس میں شمولیت کے بعد کفار ہند کے جارحانہ حملوں اور لشکر دلپسندی وظلم پر مجاہدین ملت وقوم کو جہاد پر آمادہ کرتے ہوئے مورخہ ۱۲ رجمادی الاول ۱۳۸۵ھ / ۱۹۶۵ء ۱۰ ر ستمبر جمعہ کے خطاب میں بمقام جامعہ حنفیہ خانقاہ محبوب آباد حویلیاں ہزارہ اس دعائیہ ترانہ سے مخاطب بنایا گیا پھر مجاہدین کے ہر قافلہ کو سٹیشن پر روانگی سے قبل فرضیت جہاد کے بیان کے ساتھ سنایا جاتا رہا اور قلمی نقلیں بھی مجاہدین ہمراہ لیجاتے رہے اور بہت پسند کیا گیا ہدیۂ ناظرین ہے (خادم آستانہ)

اے ملک و ملت کے پاسبانو ۔ خدا تمہارا نگاہ باں ہے
خدا تمہارا نگاہ باں ہے

بدلتے ایام ہیں جہاں کے ۔ ہیں جانے والے سبھی یہاں کے
جو کرنا ہے کر چلو جوانو ۔ خدا تمہارا نگاہ باں ہے
ستم ہے دشت وجبل میں پھیلا ۔ ستمگروں پہ پھر ایک ہلا
اے پاک کشتی کے بادبانو ۔ خدا تمہارا نگاہ باں ہے

جہاں کو دکھلا دو شانِ مومن ۔ بدستِ حق ہے کمانِ مومن
اے بیکسوں کے نگاہ بانو ۔ خدا تمہارا نگاہ بان ہے
ہو تم خدا کے جہاں تمہارا ۔ رُکے نہ سیل رواں تمہارا
اے امرِ حق کے چلہ کمانو ۔ خدا تمہارا نگاہ بان ہے
جہاں میں ظلم و ستم رواں ہے ۔ اٹھو تمہارا یہ امتحاں ہے
قرآن بنکر قرآن خوانو ۔ خدا تمہارا نگاہ بان ہے
ستمگروں کا جہاں غلط ہے ۔ صنم کدہ کا گماں غلط ہے
اے غزنوی کے حسیں نشانو ۔ خدا تمہارا نگاہ بان ہے
بڑھے چلو فتح ہے تمہاری ۔ لگا دو باطل پہ ضرب کاری
اے پاک بیڑے کے نوجوانو ۔ خدا تمہارا نگاہ بان ہے
مٹا دو نقشے ہی کافری کے ۔ بٹھا دو سکّے بہادری کے
مجاہدو غازیو جوانو ۔ خدا تمہارا نگاہ بان ہے
بتوں پہ کفار کا سہارا ۔ ہے حیّ قیّوم رب تمہارا
حرم کے محمود پاسبانو ۔ خدا تمہارا نگاہ بان ہے

اے ملک و ملّت کے پاسبانو

۲۰ رجمادی الاول ۱۳۸۵ھ ۱۷ ستمبر ۱۹۶۵ء بروز جمعتہ المبارک

جامع مسجد حنفیہ خانقاہ محبوب آباد شریف میں جہاد پر ایک مثالی تقریر کے بعد یہ ترانہ پڑھا جس نے مجمع میں جہاد کا عجیب جوش و خروش پیدا کر دیا نعرۂ تکبیر اللہ اکبر اور نعرۂ رسالت یا رسول اللہ اور نعرۂ مجاہدین اسلام زندہ باد کے نعروں سے فضا گونج اٹھی اور جہاد کی اہمیت پر اور ثواب و دیگر ضروری ہدایات پر زبردست بیان ہوا اور پھر مجاہدین کے قافلوں کو بوقت روانگی سنایا گیا جو بیحد پسند کیا گیا اور قلمی نقلیں مجاہدین ہمراہ لے گئے (اسلام کے جانباز سے محمد شریف ہزاروی کا خطاب

(۳۱) اسلام کے جانباز - اسلام کے جانباز

روشن ہے ترا نام + مشہور ترا کام + جانبازئ اسلام
ہاں تیز تنگ و تاز - اسلام کے جانباز

اے دست و پا فولاد + ہر دم خدا کی یاد + تجھ سے جہاں آباد
بگڑے نہ ترا ساز - اسلام کے جانباز

باطل میں پیچ وخم + ہاں تیز تر قدم + ہے زد میں زیروبم
باطل شکن آواز ۔ اسلام کے جانباز

اے خالدؓ وکرارؓ + اعدا پہ برق بار + ہردم رہے تیار
ہر بیڑے کی پرواز ۔ اسلام کے جانباز

فرشتہ صفت جواں + ملت کے نگہباں + غازی قرآں خواں
یا فاتح سرباز ۔ اسلام کے جانباز

تیرا سروسامان + سرمایۂ ایمان + یہ سنت وقرآن
محمود جہاں باز ۔ اسلام کے جانباز

مجاہدین پاکستان وکشمیر کیلئے

۲۴ ستمبر ۲۷ جمادی الاول ۱۳۸۵ھ / ۱۹۶۵ء محدث ہزاروی نے تمام مسلمانوں کو متحد ہوجانے اور کفر کے مقابلہ میں جہاد کی تیاری کرنے اور مجاہدین اسلام کی ہر قسم امداد اور جہاد کی فرضیت پر کتاب وسنت کی روشنی میں تاریخ اسلام کے معجزنما واقعات یاد دلاتے ہوئے ایک ولولہ انگیز تقریر فرمائی جس سے مسلمانوں میں عظیم حوصلہ

اور جوش پیدا ہوا اس موقعہ پر آپ نے یہ ترانہ بھی پیش فرمایا جو بہت مقبول ہوا۔ پھر جانے والے قافلوں کو سنایا جاتا رہا اور وہ اس کی نقلیں بھی ہمراہ لیجاتے رہے :۔ (خادم دربار عالیہ)

(۴) بڑھے چلو بڑھے چلو - اے نمازیو مجاہدو
ستم کا انتقام لو - اٹھو خدا کا نام لو
مجاہدوں کے بحر و بر - مجاہدوں کے خشک و تر
ستم ہے چیونٹیوں کے پر - بملکِ پاک کاشمر
بڑھے چلو بڑھے چلو اے غازیو مجاہدو ستم کا انتقام لو
اٹھو خدا کا نام لو

اٹھو ہے بدر کا سماں - پھرا حنین کا زماں
بدل دو کفر کا جہاں - غلط ہے کفر کا گماں
صنم کدہ پہ ٹوٹ پڑو - بڑھے چلو بڑھے چلو - ستم کا انتقام لو
اٹھو خدا کا نام لو

گئی شب گراں اٹھو - سحر کا ہے سماں اٹھو
حرم کے پاسباں اٹھو - چلو رواں دواں اٹھو

بڑھے چلو بڑھے چلو - اے غازیو مجاہدو - ستم کا انتقام لو
اٹھو خدا کا نام لو

اذاں ہوئی جہاد کی - گھڑی ہے حق کی یاد کی
رہے نہ جڑ فساد کی - خبر لو بد نہاد کی
بڑھے چلو بڑھے چلو - اے غازیو مجاہدو - ستم کا انتقام لو
اٹھو خدا کا نام لو

ہوا جہاد کا سماں - زہے نصیب یہ زماں
ہے زد میں کفر کا جہاں - محمود کا سرورِ جاں
بڑھے چلو بڑھے چلو - اے غازیو مجاہدو - ستم کا انتقام لو
اٹھو خدا کا نام لو

یکم اکتوبر ۵ رجمادی الثانی سنہ ۱۳۸۵ھ / ۱۹۶۵ء خانقاہ محبوب آباد شریف میں عظیم مجمع سے جہاد میں شمولیت اور جہاد فنڈ کی امداد پر ترغیب کے سلسلہ میں ابو مسعود خواجہ سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی سجادہ نشین خانقاہ محبوب آباد نے زبردست جامع تقریر فرمائی اور اپنی تصنیف کردہ کتابیں جہاد فنڈ کے

لئے دیدیں اور حاضرین و عقیدتمندان کو جہاد فنڈ کی مالی خدمت پر آمادہ کیا اور اس کے لئے ۲ ۱۰/۶۵ کو مبلغ پانچ سو روپیہ مسلم کمرشل بنیک حویلیاں میں جمع کرایا۔ اور اس تقریب پر یہ ترانہ بھی پیش فرمایا جو بہت مقبول ہوا اور محاذِ جنگ پر جانے والے قافلوں کو جہاد پر ابھارنے والے خطاب کے بعد سنایا جاتا ہے (کمترین خادم دربار)

۵) جانبازانِ کشمیر ـ جانبازانِ کشمیر
اٹھو بہار کا موسم آیا ـ دشت و جبل نے پلٹا کھایا
بدلی دنیا کی تصویر ـ جانبازانِ کشمیر
رات چلی اب کالی کالی ـ جلنے لگا وہ جینے بالی
اُلٹی کافر کی تقدیر ـ جانبازانِ کشمیر
ختم ہوا ظلمت کا دَور ـ ہاں تھوڑی سی ہمت اور
بھاگ چلا ہے چور شریر ـ جانبازانِ کشمیر
چوہدری چاون لال جھگڑا ـ کفر اسلام کی ہے اب ٹکر
ناحق آج تلک تاخیر ـ جانبازانِ کشمیر

سونے کی یہ ملی سزا ۔ بے تنظیمی کی جزا
کس کے ہاتھوں کون اسیر ۔ جانبازانِ کشمیر
میرا وطن مظلوم ہے آج ۔ آہ جنت میں کفر کا راج
جہاد آزادی کی تدبیر ۔ جانبازانِ کشمیر
محسن کش کے ستم سہہ سہہ کر ۔ تختۂ ظلم و ستم رہ رہ کر
جاگ اٹھی ہے اب کشمیر ۔ جانبازانِ کشمیر
منزل وہ اب سامنے آئی ۔ پہاڑ بھی ہمت کو ہے رائی
ہمت تھک گیا نخچیر ۔ جانبازانِ کشمیر
بدلتے ہیں یوں ہی ایام ۔ حق کی یاد سے ہو ہر گام
ٹکا کافر کا ہر تیر ۔ جانبازانِ کشمیر
ایک اور نیک ہو بچہ بچہ ۔ سب کا مقصد ایک اور سچا
مستِ عمل نعرہ تکبیر ۔ جانبازانِ کشمیر
پاک مجاہد ناصر محسن ۔ بھائی بھائی ہے ہر مومن
فتح و ظفر کی یہ تفسیر ۔ جانبازانِ کشمیر
بگڑی اپنی آپ بنائیں ۔ ظالم سے کشمیر چھڑائیں

اب محمود نہیں تاخیر

جانبازانِ کشمیر

(۶) ۸ راکتوبر ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۸۵ھ / ۱۹۶۵ء جمعہ شریف
کے عظیم مجمع میں کتاب و سنت کی روشنی میں محدث ہزاروی
نے مسلمانوں کو اعتقادی ذہنی اور عملی طور پر متحد و منظم ہو جانے
پر اپنے مخصوص انداز میں خطاب فرمایا اور تاریخی اور واقعاتی
شہادت کی روشنی میں یہ ثابت اور واضح کر دیا کہ خدا رسولؐ
اور بزرگان دین کے ساتھ بجا طور پر حسن عقیدت اور
اتباع شرع میں ہی مسلمان کی کامیابی اور فلاح کا راز ہے
نیز اپنی تصنیفات مجاہدین کشمیر و مہاجرین کی امداد کے سلسلہ
میں عوام میں تقسیم کر کے ان مظلوم لوگوں کی مدد کرنے کو آمادہ
کیا جن کو مسلسل جارحانہ کارروائیوں کے تحت کشمیر سے دھکیل
باہر کیا گیا ہے اور دوبارہ جہاد میں شمولیت کے عزم کے
ساتھ اپنا یہ ترانہ بھی پیش فرمایا جو ۶ ستمبر کو مشائخ کانفرنس
میں پیش کیا گیا اور بہت پسند کیا گیا تھا (یکے از خدام درگاہ)

اٹھ نکل اے غازئ اسلام تیری بار ہے۔ صبر ایوبی ہوا اب نوبت کرار ہے
متحد اقوام مسلم ہے دغا بازی پہ ہیں۔ ایک ہیں کفار جنکی آنکھ کا تو خار ہے

جنگ تو پھینکا ہے تیری گود میں کفار نے
دیکھنا کیا سامنے اب لشکر کفار ہے

باندھ کر سر سے کفن اعلان کر دے الجہاد
ہے صدائے حق یہی جس سے جہاں سرشار ہے

وہ مجاہد جسنے حق کا بول بالا کر دیا
زخم کھا کر شیر اٹھا میدان کارزار ہے

گائے جو پوجے اُدھر جو گائے کھا جائے ادھر
یہ تناسب واقعی دونوں میں پر اسرار ہے

مطمئن کوئی نہیں کفار کی تقسیم پہ
کفر نے کی پہل اب ٹھہرے ہماری بار ہے

اے شب ظلم و ستم کشمیر سے اب تو نکل
دین حق کے روز روشن آ کے تیری بار ہے

ایک ہیں مسلم حرم کی پاسبانی کیلئے۔ نعرہ اٹیم بم ہے جنکا نام بھی تلوار ہے

دہر میں خطرہ نہیں مومن مجاہد کے لئے

اس کا حامی ہے خدا اور سید ابرار ہے

بت کے پجاری نہ سمجھے ہم نے للکارا کسے

ہر مسلماں جانشین خالدؓ و کرارؓ ہے

بتکدے کو ہے گماں غزنی میں اب کوئی نہیں

پھر دکھا دو غازیو محمودؒ کی یلغار ہے

(۷) ۱۵ ر اکتوبر ۱۹ ر جمادی الثانی سنہ ۱۳۸۵ھ / ۱۹۶۵ء بروز جمعۃ المبارک بمقام جامعہ حنفیہ خانقاہ محبوب آباد شریف سیدنا و مرشدنا خواجہ سید محمود شاہ صاحب مدظلہ محدث ہزاروی زیب سجادہ قادریہ عالیہ نے ننگ انسانیت ستم شعار کفار ہند کے لاہور و سیالکوٹ پر ساٹھ ہزار فوج اور چھ سو ٹینکوں اور ہوائی بیڑے سے یکلخت حملہ کر کے بے خبر پر امن شہریوں پر تاخت تاراج کرنا شروع کر دیا اور اس کے جواب میں دو بٹالین پاکستانی فوج اور بے ہتھیار سول کے مجاہدین اسلام نے جس عزم و استقلال کا مظاہرہ کیا اور دشمن کے منصوبے کو ناکام بنا کر اسے بھاری جانی مالی اور سامان

کے نقصان کی تباہی کے ساتھ پسپا کر دیا اس کا تذکرہ کر کے تبلایا کہ یہ اس امر کا کھلا ثبوت ہے کہ جہاد اسلام کا کوئی کافر کی طاقت وقوت مقابلہ نہیں کر سکتی اور ہر مجاہد اسلام حق کا علمبردار ہے وہ حق کی خاطر باطل کی ہر طاقت سے ٹکرا کر سر کٹا تو سکتا ہے مگر کبھی جھکا نہیں سکتا باطل کی طاقت نے بارہا مجاہد اسلام کو آزمایا ہے، وقت آگیا ہے کہ دنیا بھر کا مسلمان پھر اٹھ کھڑا ہو اور باطل کی مکاری کو کچل دے آپ نے زبردست جوش کے ساتھ خطاب فرمایا اور بھرپور موثر انداز سے مسلمان کو جہاد کے لئے صلاحیت پیدا کرنے پر ابھارا کہ ایمان اتحاد اور تنظیم و حوصلہ سے مجاہد ہر میدان کا فاتح ہے اس موقع پر آپ نے مجاہدوں کے نام ایک پرجوش ترانہ ارشاد فرمایا جو ہدیہ ناظرین ہے (خادم دربار)

اے شیر دل مجاہد و زندہ تمہارا نام — تم ہو وطن کے پھول وطن کا تمہیں سلام
یلغار کافروں کی یہ ملت پہ پے بہ پے — ظلم و ستم کا سلسلہ دشت و جبل میں ہے
اب غازیوں پہ فرض ہے ملت کا احترام — اے شیر دل مجاہد و زندہ تمہارا نام
بھوپال جوناگڑھ میں دکن میں بہار میں — کشمیر میں ستمگری ہے کہسار میں

یہ کافروں کا شہروں پہ بمبار منٹ عام ۔ اے شیر دل مجاہدو زندہ تمہارا نام

لیکر خدا کا نام تو اٹھو مجاہدو ۔ اک ضرب حق سے بنیئے کا حلیہ بگاڑ دو

کم تولہ ڈنڈی مار سے لینا ہے انتقام ۔ اے شیر دل مجاہدو زندہ تمہارا نام

تم بدر کے مجاہدوں کے جانشین ہو ۔ حق کی مدد کا فتح کا تمکو یقین ہو

شیران حق کا دینا ہے کردار سر انجام ۔ اے شیر دل مجاہدو زندہ تمہارا نام

تاریخ سنہری لکھی جاتی ہے تمہاری ۔ پھر خالد و کرار کے بچوں کی ہے باری

دکھلا دو زمانے کو ستمگر کا پھر انجام ۔ اے شیر دل مجاہدو زندہ تمہارا نام

اے غازیو مجاہدو شیرو بہادرو ۔ لے کر خدا نام ستمگر کو پچھاڑ دو

بڑھ کر مٹا دو صفحہ ہستی سے اسکا نام ۔ اے شیر دل مجاہدو زندہ تمہارا نام

ادھر بت پرست ہندو ادھر بت شکن علی ۔ کون انکا ہے تمہارا خدا نبی ولی

محمود بڑھ کے کام کرو کفر کا تمام ۔ اے شیر دل مجاہدو زندہ تمہارا نام

(۸۱) ۲۲ اکتوبر ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۸۵ھ / ۱۹۶۵ء بروز جمعہ سیدنا ومرشدنا ابو مسعود خواجہ سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی مدظلہ نے جامع مسجد حنفیہ خانقاہ محبوب آباد شریف میں ایک بھاری مجمع حاضرین سے جہاد اسلام کے موضوع پر کتاب سنت اور تاریخ

اسلام کی روشنی میں ایک جامع بیان سے خطاب فرمایا اور تمام قسم
کے تفرقات و اختلافات کی تاریکیوں کو دین ایمان کے نور سے
مٹا دینے پر آپ نے زور دیا۔ ایمان اتحاد اور تنظیم میں اسلامی
طاقت کا راز سربستہ ہے آپ نے ثابت فرما دیا کہ دنیائے ہست و
بود میں مسلمان کے ہر مسئلہ کا حل اور ہر پریشانی سے نجات
جہاد ہی میں ہے۔ آخر میں آپ نے کشمیر کے مظلوم مسلمانوں
کا دردناک انداز سے ذکر فرما کر ان کی مالی اور کپڑوں سے
امداد پر توجہ دلائی اور سب سے اول خود نقد پیش کش
فرما کر اپنی کتابیں بھی اس سلسلہ میں دیدیں اور خود ہمراہ
لیجا کر تقسیم کرنے کا عزم فرمایا اور اس موقعہ پر آپ نے
"وادیٔ کشمیر سے اسرار و رموز" کے عنوان سے منظوم خطاب
فرمایا جو ہدیہ ناظرین ہے (خادم درگاہ)

(وادیٔ کشمیر سے اسرار و رموز) (از محدث ہزاروی)

وادیٔ کشمیر تیرے سبزہ زاروں کو سلام ۔ اے مرے گلزار تیری نو بہاروں کو سلام
کافروں کے ظلم سے مہجور میں تجھ سے رہا ۔ پر نہ بھولا تجکو تیری یادگاروں کو سلام

میری غفلت سے پڑے مجھ پر مصیبت کے پہاڑ - جنتِ کشمیر تیرے شہر یاروں کو سلام

مسئلہ ہے آج تیری زندگی اور موت کا = تیرے ہشیاروں کو تیرے متوالوں کو سلام

جاگ اٹھی سو کر بہت دن سے مری تقدیر آج - اے ہوائے حریت کہہ شاخساروں کو سلام

دہر میں بے دست و پا کو حریت ملتی نہیں
تیرے دریاؤں کو تیرے کہساروں کو سلام

اپنی غفلت کی بدولت ہم نے دیکھے ہیں یہ دن
وقتِ کارزار استادہ قطاروں کو سلام

اپنے مرنے کے سوا جنت نہیں ملتی کبھی
جنتِ کشمیر تیرے جاں نثاروں کو سلام

ہمت از بہر خدا یا شاہِ ہمداں المدد
کوہ و صحرا کے نگہباں حق کے پیاروں کو سلام

خانقاہِ اولیا محمود خاکِ کاشمر
تو سلامت اور تیرے چاند تاروں کو سلام

یکم اکتوبر ۵ جمادی الثانی ۱۳۸۵ھ / ۱۹۶۵ء بمقام جامع مسجد
خانقاہ محبوب آباد شریف حویلیاں ہزارہ محدث ہزاروی مدظلہ

نے جمعہ کے عظیم اجتماع میں جہاد کے مقدس موضوع پر قوم سے
ایک مثالی خطاب فرمایا آپ کا مقدس بیان شریعت طریقت
کے اہم مسائل و مباحث پر مشتمل ہوتا ہے لہذا اس کی افادیت
قوم کے ہر طبقہ کے لئے بیحد مفید و لابدی مانی جاتی ہے
چنانچہ قرب وجوار تو کیا دوسرے ضلعوں سے اور دور دراز
سے ارباب علم وفہم آکر برکات حاصل کرتے ہیں اس روز آپ
نے بہت پیارے اور اہم مسائل پر کلام فرمایا کہ جس طرح
ہمارے دین اسلام کے صدر اول میں مجاہدین اسلام کی
اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد غیبی طاقتوں سے ہوتی تھی
اور یہ اسلام کا معجزہ ہو کر کفر والوں پر اثر انداز ہوتی
رہی اُن ہی پاک لوگوں کے صدقہ وطفیل آج تیرہ سو برس
بعد پھر ہمیں خالص کفر و باطل کے مقابل حمایتِ حق کے
لئے جہاد کا سنہری موقع ہاتھ آیا ہے لہذا لاہور سیالکوٹ
اور دوسرے محاذوں پر شب و روز ایسی خدائی امدادیں
مل رہی ہیں جن کی متواتر اور مسلسل خبریں مسلم اور غیر مسلموں

سے بہم پہنچ رہی ہیں۔ پھر آپ نے صحابۂ کرام رضی اور بعد کے مقدس مجاہدین اسلام کے جہادی معرکوں میں بہادری کے مخلصانہ کارناموں اور غیبی امدادوں کا حیرت انگیز تذکرہ فرما کر موجودہ وقت اس جہاد میں بھی غیبی امداد کا یقیناً کافی ثبوت ہے لہذا ہر مجاہد اسلام کو ایک زمیندار۔ مزدور تاجر۔ سپاہی۔ عہدیدار سردار آفیسر۔ کمانڈنٹ سے وزراء و اُمراء تک غریب امیر عالم۔ پیر فقیر شہری دیہاتی کو اپنی ذات سے لیکر اپنے تمام متعلقین و ملازمین و حلقہ اثر تک کے لوگوں کو دین ایمان کے احکام و ہدایت کا پورا پابند اور مطیع بنا دینا چاہیئے تاکہ اللہ تعالے کی خوشنودی اور رسول خدا کی سچی پیروی سے خداوند تعالے کی غیبی امدادوں کے مستحق بن جائیں۔

اور ہر قسم کے گناہوں اور تکبر و معصیت اور اللہ رسول کی نافرمانی والی باتوں کو اپنے ملک اور حلقۂ اثر سے ختم کر کے پاک مجاہدین کی فضا پیدا کر لینا چاہیئے اس پر عمل کرو اور

دیکھو دنیا کی ہر باطل طاقت آخر تمہارے قدم چومے گی اور ہر
میدان فتح تمہارے لئے ہوگی اور اللہ تعالےٰ کی غیبی امدادی
فوجوں کو اور پوشیدہ لشکروں کو تمہاری اعانت وحمایت
کے لئے مامور فرمایا جائے گا۔ اس دینی روحانی اور عملی درستی
سے تمہاری ظاہری دنیاوی ہر کمزوری ونقص کا خود بخود ازالہ
ہو جائے گا اور اس قدر دولت و مال اسباب کی فراوانی
دیکھو گے کہ دنیا اور خود تم بھی حیران رہ جاؤ گے آسمان
اپنی برکات زمین اپنے خزانے تمہیں پیش کر کے تمہاری
رعایت کا فرض ادا کریگی۔ اور دنیا میں اور آخرت میں
تمہارا ذکر اور نام روشن رہیگا بدعقیدگی تکبر۔حسد
بخل۔حرص شہوت غصہ آپس میں جھگڑا اور بزدلی خوف ہراس
باہم ناحق نکتہ چینی عیب جوئی بے بنیاد افواہیں اور
جہاد اسلام سے روگردانی عبادت اور ذکر حق سے غفلت
جہاد میں جان مال دینے سے تنگ دلی یا فکر اندیشہ
مسلمان مومن پاک مجاہد غازی کے لئے سخت ناروا ہیں

ایمان، اتحاد، تنظیم حق کی فتح کا یقین کامل کا دامن نہ چھوڑے پھر ہر امر میں اور ہر میدان فتح تمہاری ہے خیرالقرون کے سچے اور پاک مجاہدوں کو نہ بھولو ان کا مقدس نمونہ اپنے ظاہر باطن میں پیدا کر لو خدا رسول کی برکتیں حمائتیں بُرائی اور بُرائی والوں کے لئے نہیں نیکی اور نیکی والوں کے لئے ہیں والسلام

پھر اس موقع پر آپ نے پنجابی زبان عام فہم ہونے کے خیال سے اسی میں ایک ترانہ جہاد پیش فرمایا جو نہایت موثر رہا اور بہت مقبول ہوا ہدیہ ناظرین ہے۔

(۹) ترغیب الجہاد

اٹھ چل مجاہد غازیا + ہن آئی جہاد دی واری

ہویا فرض جہاد مسلماناں + کیتا اذن خداوند باری

کھولے رحمت والے جھلے نے + در فضل کرم دے کھلے تے

کھلیاں آن نصیب غریباندا + جھاتی تھراں نے آ ماری

اٹھ چل مجاہد غازیا ۔ ہن آئی جہاد دی واری
دل مومن شوق غزا دائے ۔ ہر غازی مرد خدا دائے
فتح جنت تے رب رضا ۔ کہی پاک تجارت کاری
اٹھ چل مجاہد غازیا ۔ ہن آئی جہاد دی واری
ایہ اللہ نال سوداگری ۔ پانا جنت وڈی بہادری
سچے رب دا سچا وعدہ ۔ نہیں مومن جو انکاری
اٹھ چل مجاہد غازیا ۔ ہن آئی جہاد دی واری
شالا غازیاں تے رب راضی ۔ اج کفر اسلام دی بازی
غازی مومن پاک پیارا ۔ ہارے اوڑک کافر ناری
اٹھ چل مجاہد غازیا ۔ ہن آئی جہاد دی واری
لاہندے غازیاں سر خبیثاں دے ۔ جویں حکم قرآن حدیثاں دے
غازی غالب اللہ والا ۔ فتح برکت تے سرداری
اٹھ چل مجاہد غازیا ۔ ہن آئی جہاد دی واری
دم قدم خدا دی یاد ہووے ۔ غیبوں غازیاں دی امداد ہووے
بھیجے غیبی لشکر آپ خدا ۔ بانے خاص جھنڈے سرکاری

اٹھ چل مجاہد غازیا ۔ ہن آئی جہاد دی واری
پھیلے ظلم شیطان کفار اندے ۔ تکو وچ میدان پہاڑ اندے
نعرہ مار کفار تے کر حملہ ۔ تینوں رب نبیؐ دی یاری
اٹھ چل مجاہد غازیا ۔ ہن آئی جہاد دی واری
سدا زندگی پاک شہید دی ئے ۔ ایہہ گل قرآن مجید دی ئے
روزی حوراں جنت فردوس سدا ۔ سدا بہار تے نہراں جاری
اٹھ چل مجاہد غازیا ۔ ہن آئی جہاد دی واری
کئی مومن کافراں مارے نے ۔ لٹ کٹ گراں کئی ساڑے نے
دنیا جانے ظلم کفار اندا ۔ حملے کیتے تے وار و واری
اٹھ چل مجاہد غازیا ۔ ہن آئی جہاد دی واری
ہویاں قوم تے ظلم زیاتیاں ۔ کفری حملے کالیاں راتیاں
اٹھ لک بن لے چل غازیا ۔ کر جنت ول تیاری
اٹھ چل مجاہد غازیا ۔ ہن آئی جہاد دی واری
جونا گڑھ بھوپال دکن کشمیر ۔ کیتے قتل تے قیدی تیرے ویر
غیور مجاہد لیئن بدلہ ۔ صدیاں پچھوں آئی آ واری

اٹھ چل مجاہد غازیا ۔ ہن آئی جہاد دی واری
جانے بتخانہ غزنی خالی ئے ۔ اٹھ رب نبی تیرا والی ئے
غازی غزنویا ندی شان دکھا ۔ چھڑے چاون لال مداری
اٹھ چل مجاہد غازیا ۔ ہن آئی جہاد دی واری
تاریخ نویں کر غازیا ۔ اللہ والیا پاک نمازیا
سیالکوٹ لاہور دا معرکہ ۔ کہندی واوا دنیا ساری
اٹھ چل مجاہد غازیا ۔ ہن آئی جہاد دی واری
تیری مومن فوج شہیداندی ۔ او کافر فوج یزیداندی
نعرہ مار کفر دا پٹ تختہ ۔ گئی مت کفر دی ماری
اٹھ چل مجاہد غازیا ۔ ہن آئی جہاد دی واری
غازی رہتیوں سب کج وار دے نے ۔ اج حسینی نماز گزار دے نے
ایہ دائم زندگی دا رستہ ۔ ہن اللہ تیری یاری
اٹھ چل مجاہد غازیا ۔ ہن آئی جہاد دی واری
غازی نال خدا دا زور آیا ۔ مدت بعد غزا دور آیا
محمود جہاد دا ویلا ۔ اک ہو گئی امت ساری

۲۲ / اکتوبر ۱۳۸۵ھ ۱۹۶۵ء ۲۶ / جمادی الثانی بمقام جامع مسجد حنفیہ خانقاہ محبوب آباد شریف حویلیاں ہزارہ جمعتہ المبارک کے اجتماع میں محدث ہزاروی نے قوم سے ایک بصیرت افروز خطاب فرمایا جس کے اقتباسات ہدیہ ناظرین ہیں (یکے از عقیدتمندان درگاہ)

آپ نے حسب معمول قوم میں جذبہ جہاد کے بقاو ارتقاء کے سلسلہ میں کتاب و سنت و تاریخ اسلامی کے سنہری واقعات کی روشنی میں اپنے مخصوص موثر انداز سے حاضرین کو آگاہ فرمایا کہ پچھلے مہینہ میں کفار ہند کے جارحانہ حملوں کی مدافعت میں ملک و قوم پر جو بابرکت انقلاب آیا بلامبالغہ وہ دور حاضرہ کی کرامت کہا جاسکتا ہے۔

دشمن نے اپنی یار یار کی بربریت اور ہماری خاموشی سے یہ زعم کر لیا تھا کہ مسلم قوم کی پہلی تاریخ کے مسلمانوں میں سے آج دنیا میں کوئی باقی نہیں رہ گیا

اور نہ وہ عزم و استقلال اس قوم کو نصیب ہے لہذا
اس نے ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء ۹ جمادی الاول ۱۳۸۵ھ دوشنبہ کے روز
بغیر کسی اعلان جنگ کے اپنی تعداد کی کثرت اور سامان
کی بہتات پہ بھروسہ کر کے ہمارے ملک پہ حملہ کر دیا اسے خیال
تھا کہ ہم پہ وہ کوئی بڑی تباہی اور مصیبت لا رہا ہے۔
مگر محض اللہ کے فضل اور رسولؐ خدا اور اللہ کے سچے
دین کی برکت سے وہ بلا خود اسی پر الٹ گئی اور وہ
شر و فساد ہمارے لئے ایک عظیم خیر ثابت ہوا۔
جہاد کی وہ عظیم نعمت و طاقت جس سے اور دنیا
تو کیا خود عام مسلمان ابھی واقف نہیں ہیں نصیب
ہوئی جہاد ہی کی برکت سے اللہ نے اس شر کو
خیر بنا دیا اتنی سی جھپٹ سے ملک و قوم کی
رگ و ریشہ میں دین ایمان کی لہر دوڑ گئی اور
جو کام صدیوں کے مبلغ نہ کر سکتے وہ تھوڑے
دنوں کے جہاد نے کر دکھایا ہر طبقہ میں دینی

ایمانی روح پیدا ہو گئی۔ سچے مومن مجاہدوں کی بہادریاں اور ان پر اللہ کی غیبی امدادیں جو کتابوں میں لکھی ہوئی پڑھکر تعجب ہوتا تھا آج وہ دنیا نے اپنی آنکھوں دیکھ لیں

فوج کا یہ حال کہ پلٹنوں نے بریگیڈوں کو جہنم رسید کر دیا بریگیڈوں نے ڈویژنوں کے منہ پھیر کر رکھدیئے۔ نہتوں نے دنیا کی مانی ہوئی جنگی قوت اور ہتھیاروں سے لیس فوج کو دل کر رکھدیا۔ پیدل انسانوں نے فولادی ٹینکوں کو پاش پاش کر کے اڑا ڈالا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والوں نے بر و بحر و فضا میں شیطان کی بے پناہ قوتوں کو تباہ کر دیا۔ حتیٰ کہ ساری دنیا کی زبان سے مرحبا آفریں کی آواز آنے لگی۔ اور ہر محاذ پر کثرت کو قلت نے ایسی چپت رسید کی کہ وہ اپنا منہ لیکر پسپا ہونے پر مجبور ہو گئی۔

دنیا نے آج پھر دیکھا کہ قرآن کریم کا یہ اعلان حقیقت ہے کہ " اگر تم میں بیس صبر والے ہوں تو دو سو پر غالب رہیں گے ۔ اور تمہارے سو ہزار کفار پر بھاری ہوں گے "۔

یہ جہاد ہی کا کرشمہ ہے کہ اللہ کی رسی ملکر تھامنے اور منتشر نہ ہونے نیکی پر تعاون کا ارشاد خداوندی فوج اور رسول نے ایسا پورا کیا جس کی مثال نہیں یہ جہاد ہی کی برکت ہے کہ دنیا کی کوئی حکومت عوام کا یہ عالمگیر تعاون کسی طرح حاصل نہیں کر سکتی جو جہاد میں ہمارے عوام نے دکھایا ۔ عورتوں بچوں نے شہری دیہاتیوں ۔ تاجروں محنت مزدوری والوں ۔ زمینداروں درویشوں نے جس جذبہ اور ایثار کا ثبوت دیا ہے وہ حیران کن ہے ۔ وہ الفاظ میں نہیں آتا دشمن کی بمباری سے تباہ شدہ علاقہ کے لوگوں میں نہ ہراس ہے نہ مایوسی بلکہ امدادی رقمیں جہاد فنڈ میں واپس کر رہے ہیے

ہیں۔ شہروں بازاروں سے نہ چیزیں غائب ہوئیں نہ گراں فوجیوں مجاہدوں سے جس والہانہ محبت کا برتاؤ ہؤا وہ تعجب خیز ہے۔

بعض مجاہد نوجوانوں کو منگنی کے متعلق لکھا گیا کہ رخصت مل سکے تو آکر شادی کر جاؤ۔ انہوں نے جواب دیا رشتہ والوں سے کہہ دیا نہ عرض کر دو کہ جہاں مناسب سمجھو اپنا رشتہ اٹھا دو باقی ایسی لاکھ شادیاں جہاد اسلام پر قربان ہیں ہمارے سامنے صرف ایک بات ہے فتح یا شہادت۔ یونہی ہر محکمہ نے اخلاص کی مثال قائم کر دی ہے آخر میں ہمیں یہ یاد رہے کہ ہم پر جو ظلم جہاں جہاں کافر نے کئے ہیں اس کا بدلہ ضرور لینا ہے۔ یہ سب برکات جو دیکھے جا رہے ہیں جہاد کی بدولت ہمیں نصیب ہوئے ہیں لہٰذا جہاد کو ہمیشہ جاری رکھنا ہے اور برائی کے محکموں کو ختم کر کے نیکی کے محکمے جاری کرنا ہے۔ اللہ رسولؐ پر کمال ادب و محبت کے ساتھ ایمان رکھنا اسلام کا احترام و اتباع کرنا۔ کفر و معصیت سے

نفرت کرنا۔ جہاد سے پیار ہماری فطرت بن جائے جہاد کی امداد کا سلسلہ جاری رہے۔ بدی اور بدی کے رشتوں کو ختم کردو۔ جہادی مہارت ہر انسان میں لازمی ہے والسلام

(جہاد اسلام زندہ باد) پھر ۶ ستمبر کہا ہوا ایک جہادی ترانہ آپ نے پیش فرمایا جو ہدیہ ناظرین ہے (خادم آستانہ)

(۱۰) اللہ اللہ اسلام کے غازی

سچے خدا کے نام کے غازی

زخمی شیر اٹھا رہ رہ کر ۔ سالہا سال ستم سہہ سہہ کر

ہوتی ہے تاریخ اب تازی

اللہ اللہ اسلام کے غازی

ملت قوم پہ ظلم ہوا ہے ۔ ہند کشمیر میں ظلم بپا ہے

ظلم و ستم میں حال اور ماضی

ہند کا مسلم زیر مظالم ۔ منڈلائے کشمیر پہ ظالم

ظلم کا بدلہ لے اب غازی

کفر نے پھر حق کو للکارا ۔ ساتھ ہمارے رب ہمارا

اب بھی ہیں غزنی کے غازی

حفظِ حرم ہے کام ہمارا ۔ کفر پہ بھاری نام ہمارا
عابد ذاکر پاک نمازی

جانے دنیا نام ہمارا ۔ کفر مٹانا کام ہمارا
کرنا ہے یوں رب کو راضی

پاک نبی سردار ہمارے ۔ لشکر ہیں جرار ہمارے
خالدؓ ہیں کرارؓ ہیں غازی

غوث الاعظم پیر ہمارے ۔ تیر قضا ہیں تیر ہمارے
محمودؔ حق باطل کی بازی
اللہ اللہ اسلام کے غازی

ایک گذارش :۔ اہل اسلام کو لازم ہے کہ اللہ رسولؐ کے کمال ادب اور عشق سے بھرپور رہ کر اور اولیاء اللہ کا ساتھ لیکر بد اعتقادی بد اعمالی غفلت سے بچکر عبادات اور ذکر حق پر مضبوطی میں راہ خدا کے جہاد کو جاری رکھیں اور جذبۂ جہاد کو کبھی ٹھنڈا نہ ہونے دیں ظاہری باطنی برکات

اسی کا صدقہ ہیں سب کرے خانہ بدوشوں کی خدا خود خانہ سامانی۔
نیا منظر نئی منزل نیا دانہ نیا پانی ۔
والحمد للہ رب العالمین ۰

تاریخِ اسلام کا مجاہدِ اسلام سے خطاب

محمدﷺ محمدﷺ پکارے چلا جا
محمدﷺ محمدﷺ پکارے چلا جا

ہر اک مدعی ہے کہ میں ہوں خدا کا ۔ خدا کا وہی ہے جو ہے مصطفےٰ کا
مطیعِ محمدﷺ مطیع ہے خدا کا ۔ محمدﷺ محمدﷺ پکارے چلا جا
تو انکا ہے تو خشک و تر تیرے خادم ۔ تو انکا ہے شیر ببر تیرے خادم
جو انکا ہے تو غم نہیں دوسرا کا ۔ محمدﷺ محمدﷺ پکارے چلا جا
انہی کی یاد یادِ الٰہی تو ہے ۔ انہی کا قرب قربِ الٰہی تو ہے
یہی ہے ٹھکانہ تیرے مدعا کا ۔ محمدﷺ محمدﷺ پکارے چلا جا
شفیع الوریٰ اور وہی ہیں وسیلہ ۔ وہی ہیں خدا تک رسائی کا حیلہ
پیام خدا ہیں وہی نام مولا ۔ محمدﷺ محمدﷺ پکارے چلا جا
وہی حق کے پانے کا ہے اک ٹھکانا ۔ درِ مصطفےٰ جانتا ہے زمانہ

یہی رحمتِ حق کا ہوگا بہانہ - محمد محمد پکارے چلا جا
انہی کا ادب روحِ ملت ہے دیں ہے - نہیں عشق انکا تو ایماں نہیں ہے
ادب عشق رکھ مصطفےٰ اور خدا کا - محمد محمد پکارے چلا جا
شرک سے اور گناہوں سے پرہیز کر - ایک کے ایک کا ہو نہ ہو در بدر
سب میں ہیں ایک کا ایک ہی مصطفےٰ - محمد محمد پکارے چلا جا
ذکر سے ذکر ان کو خدا نے کیا - چرچا قرآن میں رفعتِ ذکر کا
نہ منکر کی شورش کو خطرے میں لا - محمد محمد پکارے چلا جا
جہاں پر تو غالب ہیں طوفان تیرے - کمک کو مہیا ہیں قدرت کے بیڑے
رُکے گا نہ باطل سے سیلاب تیرا - محمد محمد پکارے چلا جا
دیکھ تاریخ اسلام اے جان من - نام حق ہے وہی نام اے جان من
نام لے کام بگڑے سنوارے چلا جا - محمد محمد پکارے چلا جا
انکی کشتی سے تر تاروں پر رکھ نظر - آل و اصحاب ہیں رہبر بحر و بر
بے شبہ مامنِ کُل ہے در آپ کا - محمد محمد پکارے چلا جا
مظہرِ حق ہیں اور نائبِ کبریا - جانِ عالم ہیں اور وجہِ کون و بقا
شاہدِ عالمیں عبدہٗ مصطفےٰ - محمد محمد پکارے چلا جا

نام لیوا سدا فتح پاتے رہے ۔ حجتِ حق جہاں کو دکھاتے رہے
خالدؓ و مرتضیٰ کا وظیفہ رہا ۔ محمدؐ محمدؐ پکارے چلا جا
وسیلہ ہے ذاتِ محمدؐ سند ہے ۔ نہ ہو یہ وسیلہ تو توحید رد ہے
کھلا قُل سے یہ ہے خدا کا پتہ ۔ محمدؐ محمدؐ پکارے چلا جا
شریک اُس کا ہوگا نہ کوئی ہوا ہے ۔ خدائے محمدؐ ہی سچا خدا ہے
یہی خیر زِ جاں تو ہے محمود شاہ کا ۔ محمدؐ محمدؐ پکارے چلا جا

رازِ جہاد ۔ اے مجاہد تجھ میں ہے قدرت کا طوفاں + جو حق باطل کی ٹکر تک ہے پنہاں ۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ ادب عشق سے زندہ رہنے والے مسلمان تیری پہنچان میدان جہاد (حق و باطل کی ٹکر) ہی میں ہوسکتی ہے ۔ ادب و عشق حق اور معیتِ صادقین میں دنیا جہاں کی جس حق کی دشمن باطل طاقت سے بھی ٹکرلے تیری امداد کو اللہ رسولؐ کے وہ خفیہ بیڑے رہبر رو (تیار) ہیں جو شرق غرب شمال جنوب خشکی سمندر پہاڑ ۔ میدان زمین آسمان ظاہر باطن تمام جہاں پر محیط اور غالب ہیں نہ انہیں گولہ بارود کی حاجت نہ راشن وردی کی نہ وہ فضائی طیاروں اور بحری جہازوں کے منتظر ہیں نہ بکتربند گاڑیوں کی انہیں ضرورت نہ فولادی ٹینکوں کی نہ سکھلائی کی حاجت نہ انکی پرواز محدود نہ انکو کوئی روکنے والا مگر وہ کمک میدانِ جہاد ہی میں ملتی ہے (مجاہدِ اسلام زندہ باد)



دورانِ جہاد

جُملہ حقوق مُصنّف نے خدا کی راہ میں یہ کتاب چھپوانیوالوں کو بخش دیئے ہیں تاکہ میری سالہا سال کی محنت سے مسلمانانِ عالم فائدہ اٹھائیں اور اس نادر تحفہ کو اپنی بساط کے مطابق مزید چھپواکر مفت تقسیم کریں

تاکہ

اِس کتاب کے پڑھنے سے ہر ایک مجاہد یہ سمجھ سکے کہ مَیں جو جہاد کے میدان میں دشمن کے مقابلے کے لئے جان دینے آیا ہوں اِس کا کیا مطلب ہے اور اِس جانِ عزیز کے بدلے میں مجھے جان کا مالک کِن کِن انعامات سے نوازے گا ؁

از

فقیہِ ملّت ابو مسعود خواجہ سیّد محمود شاہ محدّث ہزاروی

سجادہ نشین خانقاہ محبوب آباد شریف

حویلیاں، ضلع ہزارہ